6

اِسلامیات (لازمی)

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اِسلامیات

جماعت ششم

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق تیار کردہ ہے۔ جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

منظور شدہ متحدہ علما بورڈ، پنجاب، لاہور [بمطابق مراسلہ نمبر: ایم یو بی (پی سی ٹی بی / 5 / درسی کتب) 47/2022 مورخہ 22-06-2022]

تمام مکاتبِ فکر کے علما کرام پر مشتمل، اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان (ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت (MoFE&PT)، اسلام آباد نے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر 3(8)/2015/E-III نوٹی فائی کیا۔ اس کمیٹی نے "دی علم فاؤنڈیشن، کراچی" کے مرتب کردہ قرآنِ مجید کے ترجمے پر مکمل اتفاق کیا، جسے اس درسی کتاب میں استعمال کیا گیا ہے۔

مصنف: حافظ غلام یاسین

ریویو کمیٹی

- پروفیسر علی احمد چودھری — شعبہ اسلامک ایجوکیشن، ادارہ تعلیم و تحقیق، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- حافظ محمد اقبال — سینئر ماہر مضمون (ر)، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
- محمد طیّب رضا ہاشمی — ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی سکول، بگڑیں، تحصیل شجاع آباد، ضلع ملتان
- سلمان زبیر خان — گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول، گھنیکے، تحصیل کوٹ رادھا کشن، ضلع قصور
- ڈاکٹر محمد اُویس سرور — صدر شعبہ عربی و علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج فار بوائز، لاہور کینٹ
- ڈاکٹر شاہد فریاد — ماہر مضمون، پنجاب ایگزیمینیشن کمیشن، وحدت کالونی، لاہور
- عبدالحفیظ — نمائندہ؛ قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور

ماہر زبان

- ڈاکٹر ریحانہ کوثر — چیئر پرسن، شعبہ اُردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

سبجیکٹ کوآرڈینیٹرز:

- ملک کرم حسین — ڈپٹی ڈائریکٹر، شعبہ نصاب، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
- محمد آصف — سینئر ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

تجرباتی ایڈیشن

نگران طباعت

- ڈاکٹر فخر الزمان — سینئر ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
- محمد صفدر جاوید — معاون ماہر مضمون، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

- ڈائریکٹر (مسوّدات): محترمہ فریدہ صادق
- ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس): سیدہ انجم واصف
- کمپوزنگ: عرفان شاہد، محمد اظہر
- لے آؤٹ اینڈ ڈیزائننگ: حافظ انعام الحق، عدنان سعید

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

تیار کردہ: علی برادران پبلشرز اینڈ پرنٹرز، لاہور

Publisher: Punjab Curriculum And Textbook Board, Lahore
Printer: Silver Classic Printing & Packaging, Lahore.

Date of Printing
June 2022

PMIU	PEF	PEIMA	MLWC	SP EDU	Total Quantity
579,834	115,198	17,744	254	1700	714,730

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

عنوانات	صفحات
بابِ اوّل: قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	
(الف) ترجمہ قرآنِ مجید	1
(ب) حفظِ قرآن مجید	2
(ج) حفظ و ترجمہ	4
(د) حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	7
(ہ) دعائیں (زبانی)	9
بابِ دوم: ایمانیات و عبادات	
الف: ایمانیات	
(الف) توحید کی اہمیّت اور اثرات	11
(ب) نُبوّت و رسالت	14
ب: عبادات	
(الف) اسلام میں عبادت کا جامع تصوُّر	18
(ب) طہارت و پاکیزگی	21
(ج) نماز کی فرضیّت و اہمیّت	24
بابِ سوم: سیرتِ طیّبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	
(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور مدنی معاشرے کا قیام	27
(ب) ریاستِ مدینہ کا قیام	31
(ج) ریاستِ مدینہ کا استحکام: جہاد، غزوۂ بدر	35
(د) غزوۂ اُحد	39
(ہ) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبّت و اطاعت	42
(و) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بچّوں کے ساتھ حسنِ سلوک	45
(ز) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ایفائے عہد	49

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale

عنوانات	صفحات
بابِ چہارم: اخلاق وآداب	
(الف) مشاورت کی اہمیّت	52
(ب) صبر و تحمُّل	55
(ج) اسلامی آدابِ زندگی (راستے، سفر اور عوامی مقامات کے استعمال)	59
(د) بری عادات سے اجتناب	62
بابِ پنجم: حسنِ معاملات ومعاشرت	
(الف) حُقوقُ العباد (والدین، بہن بھائی، رشتہ دار)	65
(ب) عدل واحسان	68
(ج) اسلام میں رفاہِ عامہ کی اہمیّت	71
بابِ ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام	
(الف) اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن (حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن)	74
(ب) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ	78
(ج) خاتونِ جنّت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا	82
(د) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم (حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زُبیر بن عوّام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعُبیدہ بن جراح، حضرت عبدالرَّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنھم)	85
(ہ) صوفیہ کرام (حضرت عبداللہ شاہ غازی، حضرت حسن بصری، حضرت بایزید بسطامی، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم)	90
(و) علماء ومفکرین	94
(ز) فاتحین (حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)	98
بابِ ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے	
(الف) انسانی زندگی میں ماحول کی اہمیّت	101
(ب) جانوروں کی اہمیّت اور ان کے حُقوق	104
فرہنگ	107

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

باب اوّل قرآنِ مجید وحدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(الف) ترجمہ قرآنِ مجید

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

★ جماعت ششم کے لیے نصاب میں منتخب سورتوں کے ترجمہ اور قصص الانبیاء کو سمجھ سکیں۔
★ ان سورتوں کے پس منظر اور ان میں بیان کردہ تعلیمات کا جائزہ لے سکیں۔
★ کلمہ اور اس کی اقسام (اسم، فعل اور حرف) بیان کر سکیں اور منتخب سورتوں کے قرآنی الفاظ کی پہچان ان بنیادوں پر کر سکیں۔
★ ان سورتوں میں بیان کردہ تعلیمات کو سمجھ کر ان پر عمل کر سکیں۔

جماعت ششم کے لیے ترجمہ قرآنِ مجید کا مقرّر کردہ نصاب درج ذیل ہے

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة، سُوْرَةُ الْفِيْل سے سُوْرَةُ النَّاس

قرآنِ مجید کی روشنی میں درج ذیل انبیائے کرام علیہم السلام کا تعارف

حضرت آدم علیہ السلام (سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، آیت 11 تا 27)
حضرت نوح علیہ السلام (سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، آیت 59 تا 64 / سُوْرَةُ هُوْد، آیت 25 تا 49 / سُوْرَةُ الشُّعَرَاء، آیت 105 تا 122)
حضرت ھود علیہ السلام (سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، آیت 65 تا 72 / سُوْرَةُ هُوْد، آیت 50 تا 60 / سُوْرَةُ الشُّعَرَاء، آیت 123 تا 140)
حضرت صالح علیہ السلام (سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، آیت 73 تا 79 / سُوْرَةُ هُوْد، آیت 61 تا 68 / سُوْرَةُ الشُّعَرَاء، آیت 141 تا 159)
حضرت لوط علیہ السلام (سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، آیت 80 تا 84 / سُوْرَةُ هُوْد، آیت 77 تا 83 / سُوْرَةُ الشُّعَرَاء، آیت 160 تا 175)
حضرت شعیب علیہ السلام (سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، آیت 85 تا 93 / سُوْرَةُ هُوْد، آیت 84 تا 95 / سُوْرَةُ الشُّعَرَاء، آیت 176 تا 191)

نوٹ: ترجمہ قرآنِ مجید کی تعلیم کے لیے الگ سے پیریڈ مختص کیے گئے ہیں۔ اس مضمون کا امتحان الگ سے ہوگا، جس کے لیے کل نمبر پچاس (50) مقرّر کیے گئے ہیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ طلبہ انبیائے کرام علیہم السلام کے قصص سے متعلق معلومات حاصل کریں اور ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے ترجمہ قرآنِ مجید (جماعت ششم) میں پڑھی گئی سورتوں کے اہم نکات کی فہرست بنوائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) حفظِ قرآن مجید

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ، سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ، سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ، سُوْرَۃُ الْعَصْرِ اور سُوْرَۃُ الْھُمَزَةِ کو درست تجوید کے ساتھ حفظ کر سکیں۔
- ★ مذکورہ سورتوں کو نماز میں اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔

رُکُوْعُھَا ١	سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ	اٰيَاتُھَا ٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿٧﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿٨﴾

رُکُوْعُھَا ١	سُوْرَۃُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ	اٰيَاتُھَا ١١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿٣﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿٤﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ
جَمْعًا ﴿٥﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿٦﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿٧﴾ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿٨﴾
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿٩﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿١٠﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ
لَّخَبِيْرٌ ﴿١١﴾

رُکُوْعُھَا ١	سُوْرَۃُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ	اٰيَاتُھَا ١١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾ وَ
تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿٥﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَ اَمَّا
مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٨﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُھَا ۸ — رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ
تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ
عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُھَا ۳ — رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ ۝۳

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

اٰیَاتُھَا ۹ — رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝۱ اِلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝۲ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝۳ كَلَّا
لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- سبق میں دی گئی سورتوں کو زبانی یاد کریں اور جماعت میں ایک دوسرے کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو معروف قراء کی آڈیو یا ویڈیو تلاوت سنوائی جائے اور طلبہ اس کی مشق کریں۔
- مقابلۂ حسنِ قراءت کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ج) حفظ و ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- سبق میں شامل دعاؤں کو یاد کر سکیں۔
- ان کے معنٰی اور مفہوم کو جان سکیں۔
- ان دعاؤں کو اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھ سکیں۔
- چھے مشہور کلماتِ طیّبات کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں اور عملی زندگی میں پڑھنے کے عادی بن سکیں۔

"دُعا" کا معنٰی ہے: مانگنا۔ دُعا عبادت ہے۔ انبیائے کرام علیہم السّلام کی اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کا ذکر قرآنِ مجید میں آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں زندگی کے مختلف اُمور کے لیے دعائیں مذکور ہیں۔ دُعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے۔ مختلف دعائیں احادیثِ مبارکہ میں بھی آئی ہیں۔

حضرت آدم علیہ السّلام کی دُعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ (سورۃ الاعراف:23)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور ہو جائیں گے نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔

رحمت اور ہدایت کے حصول کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ (سورۃ الکھف:10)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں رہ نمائی مہیا فرما۔

کلماتِ طیّبات (چھے کلمے)

پہلا کلمہ طیّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (حضرت) محمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اللہ کے رسول ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک (حضرت) محمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ
الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ
الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے۔ ہر اس گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر، اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جسے میں نہیں جانتا (اے اللہ!) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بُلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کُفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ
عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ
وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو جان بوجھ کر تیرا شریک بناؤں اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسے میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے (یعنی ہر طرح کے کُفر و شرک سے) توبہ کی اور بے زار ہوا کُفر، شرک، جھوٹ، غیبت، بدعت اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور بہتان باندھنے سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (حضرت) محمد خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ اس سبق میں آنے والی دعائیں اور مبارک کلمات ترجمہ کے ساتھ یاد کیجیے اور انھیں روزانہ پڑھنے کا معمول بنائیے۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ سبق میں دی گئی سورتیں اور دُعائیں طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔ تعلیمی سال کے دوران یہ سورتیں اور دُعائیں طلبہ سے سنتے رہیں۔
- ★ طلبہ کے درمیان دعائیں، مسنون کلمات طیبات اور ان کا ترجمہ سننے کی مشق اور مقابلہ کروایا جائے جس میں صحتِ تلفّظ کا اہتمام ہو۔
- ★ قرآنِ مجید سے چند انبیائے کرام علیہم السلام کی دعاؤں کی خطاطی کر کے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(د) حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ جماعت ششم کے نصاب میں موجود سات مختصر احادیثِ مبارکہ سمجھ سکیں۔
- ★ ان احادیثِ مبارکہ کو سمجھ کر روز مرّہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

احادیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

وَلَا تَحَاسَدُوْا

ترجمہ: آپس میں حسد نہ کرو۔

(صحیح بخاری: 6064، بحار الانوار ج 73، ص 38)

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

ترجمہ: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبّت رکھتا ہے۔

(صحیح بخاری: 6168، وسائل الشیعۃ، ج 16، ص 183)

لَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْكِ

ترجمہ: گن گن کر صدقہ نہ کیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھے گن گن کر دے گا۔

(سنن نسائی: 2550)

لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی ایمان دار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

(صحیح بخاری: 14، بحار الانوار ج 37، ص 86)

اِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ

ترجمہ: سچّائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے۔

(صحیح بخاری: 6094)

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ

ترجمہ: پانچ نمازوں کی مثال اس لبالب جاری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر ہو، وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔

(صحیح مسلم: 1523، الوافی ج 7، تہذیب الاحکام ج 2)

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ

ترجمہ: ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے (میری طرف سے) حُسنِ معاشرت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھارا باپ، پھر جو تمھارا زیادہ قریبی (رشتہ دار) ہو، (پھر جو اس کے بعد) تمھارا زیادہ قریبی ہو۔

(صحیح مسلم: 6501، بحار الانوار، ج 71، ص 49)

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ سبق میں دی گئی احادیثِ مبارکہ کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ کو حدیثِ نبوی کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ سبق میں دی گئی احادیثِ مبارکہ درست تلفظ اور ترجمہ کے ساتھ طلبہ کو زبانی یاد کرائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ہ) دعائیں (زبانی)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

★ سبق میں مذکور دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روزمرّہ زندگی میں پڑھنے کے عادی بن سکیں۔

★ منتخب مسنون دعاؤں کو مع ترجمہ پڑھ اور سنا سکیں۔

"دُعا" کے معنٰی مانگنے کے ہیں۔ دُعا عبادت ہے۔ انبیائے کرام علیہم السّلام کی اللہ تعالیٰ سے دُعاؤں کا ذکر قرآنِ مجید میں آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں زندگی کے مختلف اُمور کے لیے دعائیں مذکور ہیں۔ دُعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے۔ مختلف دعائیں احادیثِ مبارکہ میں بھی آئی ہیں۔

صبح، شام کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

(سنن ابوداؤد: 5088)

مرض سے بچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ

ترجمہ: اے اللہ! میں برص، پاگل پن، کوڑھ اور تمام بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن ابوداؤد: 1554)

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مریض کی عیادت کی دعا

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

ترجمہ: اے لوگوں کے ربّ! تکلیف کو دُور فرما دے، شِفا عطا فرما دے تو ہی شِفا دینے والا ہے۔ تیری شِفا کے علاوہ کہیں شِفا نہیں ہے۔ ایسی شِفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔

(صحیح بخاری: 5675)

اَسمائے حُسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے اَسمائے مبارکہ کو "اسمائے حُسنیٰ" کہتے ہیں۔ دعا مانگتے ہوئے اِن مبارک اسماء کا ذکر مسنون اور باعثِ برکت ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ بڑا مہربان	اَلرَّحِيْمُ نہایت رحم فرمانے والا	اَلْمَلِكُ سب سے بڑا بادشاہ
اَلْقُدُّوْسُ (ہر عیب سے) پاک ذات	اَلسَّلَامُ (ہر نقص سے) سالم ذات	اَلْمُؤْمِنُ اَمن بخشنے والا
اَلْمُهَيْمِنُ (سب کا) نگہبان	اَلْعَزِيْزُ بہت غلبہ والا	اَلْجَبَّارُ بڑی طاقت والا

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ جماعت ششم کے نصاب میں شامل دعاؤں کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- ★ دعاؤں کی فضیلت اور اہمیّت کے بارے میں تبادلہ خیال کریں اور اہم نکات جماعت میں سنائیں۔
- ★ صبح وشام کی دعا روزمرّہ کی بنیاد پر پڑھنے کا معمول بنائیں۔
- ★ آپ کا کوئی ہم جماعت بیمار پڑے تو جماعت میں اِجتماعی طور پر مریض کی شِفایابی کی دعا کے اہتمام کا معمول بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ طلبہ کو دعا کے آداب سے آگاہ کیجیے۔
- ★ سبق میں دی گئی دعائیں درست تلفّظ کے ساتھ طلبہ کو یاد کروائیں۔
- ★ طلبہ کو ترغیب دیں کہ ان دعاؤں کو پڑھنا عملی زندگی میں شامل کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

باب دوم

ایمانیات وعبادات

الف: ایمانیات

(الف) توحید کی اہمیّت اور اثرات

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عقیدۂ توحید کے معنیٰ، مفہوم اور اہمیّت کو سمجھ سکیں۔
- ★ توحید کے دلائل جان سکیں۔
- ★ توحید کے حقیقی تصوّر کو سمجھ کر توحید اور شرک میں فرق بتا سکیں۔
- ★ عقیدۂ توحید کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ عقیدۂ توحید کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان سے مُراد ہے کہ دنیا کو بنانے والا اور اسے چلانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا مسلمان ہونے کی پہلی شرط ہے۔ قرآنِ مجید میں بار بار اس کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''سب کے سب ایمان لائے اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر'' (سورۃ البقرۃ:285)

اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور اختیار میں کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ جیسا قرار دینا شرک ہے۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ اسی گناہ کی برائی اور مذمّت بیان کی گئی ہے۔ پچھلی قوموں کی تباہی کے اسباب میں سب سے بڑا سبب یہی تھا کہ وہ شرک کیا کرتے تھے۔

عقیدۂ توحید

عقیدۂ توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ اپنی ذات، صفات اور اختیارات میں مُطلق یعنی یکتا ہے۔
اس عقیدے پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں، اسی سے ہی مانگیں اور اسی کے نازل کردہ دین پر عمل کریں۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ (سورۃ الاخلاص:01)

ترجمہ: ''(اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔''

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ (سورۃ الحشر:22)

ترجمہ: ''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں''

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تو ان سے کہتے تھے: ”اے لوگو! تم اگر یہ اقرار کرلو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔“ (مسند احمد: 23151)

عقیدۂ توحید کی وضاحت

عقیدۂ توحید تمام اسلامی عقائد کی بنیاد ہے۔ اس عقیدہ پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ قبول نہیں ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اس عقیدہ کی تعلیم دی ہے۔ قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ زور عقیدۂ توحید پر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا اختیارات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے۔

عقیدۂ توحید کی وضاحت کچھ یوں ہے: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حقیقی مالک ہے۔ ہر چیز اسی نے ہی پیدا کی ہے۔ زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ بہت زیادہ مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ وہی سب کو رزق دیتا ہے۔

اسلام میں عقیدۂ توحید کی اتنی اہمیّت ہے کہ جو اس عقیدہ کو نہ مانے وہ کسی صورت جنّت میں نہیں جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق و مالک ہے۔ وہ ہمارا ربّ ہے۔ اس کی بے شمار نعمتیں پانے کے بعد ہم پر اس کے حُقوق ادا کرنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ بندے جب اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں انھیں اپنا خاص فضل عطا فرماتا ہے۔

عقیدۂ توحید کے اثرات

عقیدۂ توحید پر صدقِ دل سے ایمان لانے سے اِنسان کا دل پُرسکون ہو جاتا ہے۔ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا ہے، جب اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا تو دنیا اور آخرت کے کام سدھر جائیں گے۔ ایسے شخص کو ہر دَر پر جھکنا نہیں پڑتا اور نہ ہی اپنی مرادیں پوری کرنے کے لیے ناجائز کام کرنے پڑتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ اور رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرامین کے مطابق کام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اور مطمئن ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص اپنی تمام ذمّہ داریوں کو پوری دیانت داری سے ادا کرتا ہے، کیوں کہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ یہ شخص مالی معاملات میں بھی کسی کا حق نہیں مارتا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتا۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کو ذات، صفات اور اختیارات میں یکتا ماننا ہے:

(i) عقیدۂ آخرت (ii) عقیدۂ رسالت (iii) عقیدۂ توحید (iv) عقیدۂ تقدیر

(ب) تمام اسلامی عقائد کی بنیاد ہے:

(i) عقیدۂ توحید (ii) عقیدۂ شفاعت (iii) عقیدۂ علمِ غیب (iii) عقیدۂ آخرت

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

ج) قرآنِ مجید کے مطابق سب سے بڑا گناہ ہے:
(i) بدعہدی (ii) خیانت (iii) شرک (iv) فضول خرچی

د) ہر چیز کا حقیقی مالک ہے:
(i) مقرّرہ فرشتہ (ii) اللہ تعالیٰ (iii) حاکمِ وقت (iv) انسان

ہ) عقیدۂ توحید کو ماننے سے انسان کا دل ہو جاتا ہے:
(i) خوف زدہ (ii) بے چین (iii) یک سُو (iv) پُرسکون

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) ''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی ________ نہیں۔''
ب) عقیدۂ توحید تمام اسلامی عقائد کی ________ ہے۔
ج) ہر چیز کا حقیقی مالک ________ ہے۔
د) قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ زور ________ پر دیا گیا ہے۔
ہ) اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا اختیارات میں کسی کو شریک ٹھہرانا ________ کہلاتا ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف) اللہ تعالیٰ پر ایمان سے کیا مُراد ہے؟
ب) عقیدۂ توحید سے کیا مُراد ہے؟
ج) عقیدۂ توحید کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔
د) عقیدۂ توحید کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔
ہ) قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ زور کس عقیدے پر دیا گیا ہے؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف) عقیدۂ توحید کی اہمیّت بیان کریں۔
ب) عملی زندگی پر عقیدۂ توحید کے اثرات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ توحید کے موضوع پر قرآنِ مجید کی دو آیات اور دو مستند احادیثِ مبارکہ تلاش کر کے لکھیں اور ہم جماعت ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔
★ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ سنیں اور چند اسمائے حسنیٰ مثلاً اَحد، خالق اور مالک کے معانی پر مذاکرہ کریں۔
★ روزمرّہ زندگی میں توحید کے تقاضے کیسے پورے کیے جا سکتے ہیں؟ کمرا جماعت میں گفت گو کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی محبّت وعظمت کا احساس اُجاگر کیجیے۔ طلبہ کو اِسلامی اَقدار سے روشناس کرائیں اور اُن کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) نُبوّت و رسالت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عقیدۂ نُبوّت و رسالت کے معنٰی و مفہوم اور اہمیّت جان سکیں۔
- انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد سمجھ سکیں۔
- انبیائے کرام علیہم السلام کی مشترکہ صفات خصوصاً عصمتِ انبیائے کرام علیہم السلام سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی اور رسول کا فرق جان سکیں۔
- نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فضائل و خصائص (مثلاً ختمِ نبوّت، معراجِ نبوی، مقامِ محمود، شفاعتِ کبریٰ اور حوضِ کوثر وغیرہ) سمجھ سکیں۔
  حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حَسَنہ کے مطابق اپنی زندگی ڈھال سکیں۔

رِسالت سے مُراد "پیغام پہنچانا" ہے۔ رسول کا معنٰی "پیغام پہنچانے والا" ہے۔ رسول اس پاکیزہ ہستی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے چنا ہو۔ رسول زندگی کے تمام معاملات میں اِنسانوں کی رہ نمائی فرماتے تھے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام توحید کا پیغام لے کر آئے۔ ہر نبی کی دعوت یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی بِعثت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آخری نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہو گیا۔ تمام نبیوں اور رسولوں کی نُبوّت اور رسالت پر ایمان لانا عقیدۂ رسالت کا لازمی حصّہ ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی مشترکہ صفات

تمام انبیائے کرام علیہم السلام، اللہ تعالیٰ کے نیک اور چُنے ہوئے بندے تھے اور گناہوں سے پاک تھے۔ اسے عقیدۂ عصمتِ انبیاء کرام علیہم السلام کہتے ہیں۔

تمام رسول اللہ تعالیٰ کے انتہائی پسندیدہ اِنسان تھے۔ کسی بھی اِنسان کے مسلمان ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں پر ایمان لانا اور ان کا احترام کرنا لازم ہے۔ نُبوّت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ خاص وصف اور مرتبہ ہے۔ یہ مرتبہ اپنی ذاتی محنت یا کوشش سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اِنسانوں کی ہدایت کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ قرآنِ مجید میں صرف چند انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> ترجمہ: "اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول بھیجے ان میں کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات آپ سے بیان کر دیے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات بیان نہیں کیے" (سورۃ المؤمن: 78)

دنیا میں کوئی ملک یا جگہ ایسی نہیں، جہاں اللہ تعالیٰ کے نبی نے اللہ تعالیٰ کا پیغام نہ پہنچایا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں اپنے نبیوں کے ذریعے سے پہنچایا۔ ارشادِ ربّانی ہے:

وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۧ (سورة الرّعد:07)
ترجمہ: "اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت پہنچانے والا ہُوا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے کہ تمام رسولوں اور انبیائے کرام علیہم السّلام میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:

لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (سورۃ البقرۃ:285)
ترجمہ: "(اُن سب نے کہا) ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان (ایمان لانے) میں تفریق نہیں کرتے"

نبی اور رسول میں فرق

اسلامی اصطلاح میں رسول اس ہستی کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے اَحکام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہو۔ رسول کو نبی بھی کہا جاتا ہے۔ نبی کے معنیٰ ہیں "خبر دینے والا"۔ چوں کہ رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اِرشادات سے آگاہ کرتا ہے، اس لیے اسے نبی بھی کہا جاتا ہے۔ رسول اور انبیاء علیہم السّلام اپنے معاشرے کے سب سے سچّے اور پارسا اِنسان ہوتے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیات

یوں تو تمام انبیائے کرام علیہم السّلام ہی قابلِ احترام ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سب نبیوں میں عظیم مقام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو معراج عطا فرمائی۔ معراج کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کی اِمامت فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

روزِ محشر اللہ تعالیٰ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو درج ذیل عظیم مراتب عطا فرمائیں گے:

(1) مقامِ محمود: سورۃ بنی اسرائیل کی آیت اُناسی (79) میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مقامِ محمود عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مقامِ محمود کا معنیٰ ہے: ساری اِنسانیّت میں سب سے بڑھ کر تعریف کا مقام۔ مقامِ محمود کا سب سے مستند مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ساری اِنسانیّت کی شفاعت کا منصب عطا کیا جائے گا۔

(2) شفاعتِ کُبریٰ: قیامت کے دن دنیا بھر کے اِنسان اس دن کی شدّت اور ہولناکی کی وجہ سے پریشان ہوں گے اور حساب کتاب شروع ہونے کے منتظر ہوں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سفارش پر حساب کتاب کا آغاز فرمائیں گے، اس سفارش کو احادیثِ مبارکہ میں شفاعتِ کبریٰ کا نام دیا گیا ہے۔

(3) حوضِ کوثر: قیامت کے دن کی شدید ترین گرمی میں اللہ تعالیٰ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حوضِ کوثر عطا فرمائیں گے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس حوض سے جس کو چاہیں گے پانی پلائیں گے۔

ختمِ نبوّت

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا لقب ''خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ'' ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ جو شخص آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد رسالت یا نُبوّت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا (کذّاب) اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اسے عقیدۂ ختمِ نبوّت کہتے ہیں۔ یہ عقیدہ ہمارے ایمان کا لازمی حصّہ ہے۔ عقیدۂ ختمِ نبوّت قرآنِ مجید کی بہت سی آیات سے ثابت ہے۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ہیں۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (صحیح بخاری:3455)

ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر جو پیغام نازل کیا گیا، وہ نہ صرف جامع اور مکمّل ہے، بلکہ ہر زمانے، ہر جگہ اور ہر قوم کی رہنمائی کے لیے کافی ہے۔ قرآنِ مجید اور ہمارے پیارے نبی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ پوری اِنسانیّت کی رہنمائی کے لیے کافی ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) سب سے پہلے نبی ہیں:

(i) حضرت آدم علیہ السّلام (ii) حضرت ابراہیم علیہ السّلام (iii) حضرت موسیٰ علیہ السّلام (iv) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

(ب) نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، اس عقیدہ کو کہتے ہیں:

(i) عقیدۂ تقدیر (ii) عقیدۂ آخرت (iii) عقیدۂ ختمِ نبوّت (iv) عقیدۂ توحید

(ج) رسالت کا معنیٰ ہے:

(i) پیغام پہنچانا (ii) روکنا (iii) دعوت کرنا (iv) وحی نازل کرنا

(د) انبیائے کرام علیہم السّلام بھیجے گئے:

(i) اہلِ عرب کی طرف (ii) کچھ قوموں کی طرف (iii) اہلِ عراق کی طرف (iv) ہر قوم کی طرف

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ہ) روزِ محشر جن کی سفارش پر حساب کتاب کا آغاز ہوگا:

(i) حضرت موسیٰ علیہ السّلام (ii) حضرت داؤد علیہ السّلام

(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام (iv) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) تمام رسول اللہ تعالیٰ کے انتہائی پسندیدہ ____________ تھے۔

(ب) رِسالت سے مُراد "____________" ہے۔

(ج) رسول اس ہستی کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ____________ کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہو۔

(د) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ____________ کے موقع پر تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کی اِمامت فرمائی۔

(ہ) "خَاتَمُ النَّبِیّٖن" سے مراد ____________ ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) رسالت سے کیا مُراد ہے؟

(ب) مقامِ محمود سے کیا مُراد ہے؟

(ج) تمام نبیوں میں مشترک کوئی دو صفات تحریر کریں۔

(د) حوضِ کوثر سے کیا مُراد ہے؟

(ہ) ختمِ نبوّت کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) عقیدۂ رسالت کو تفصیل سے بیان کریں۔

(ب) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خصوصیات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ انبیائے کرام علیہم السلام کی چند خصوصیات کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- ★ انبیائے کرام علیہم السلام کے چند معجزات کاپی میں لکھیں اور ہم جماعت دوستوں کو سنائیں۔
- ★ شفاعت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حصول کے لیے اذان کے بعد پڑھی جانے والی دعا یاد کریں اور اسے باقاعدگی سے پڑھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ طلبہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت و عظمت کا احساس اجاگر کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

ب: عبادات

(الف) اسلام میں عبادت کا جامع تصوّر

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ اسلام میں عبادات کا مفہوم اور اس کا جامع تصوّر تحریر کر سکیں۔
- ★ اسلام میں عبادت کی اہمیّت جان سکیں۔
- ★ اسلام میں عبادت کی اقسام (فرض، سنّت اور نفل وغیرہ) کے متعلق جان سکیں۔
- ★ یہ جان سکیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِنسانوں کو اپنی عبادت اور معرفت کے لیے پیدا کیا ہے۔
- ★ حدیثِ جبریل علیہ السلام کے حوالے سے عبادت میں خشوع وخضوع، اخلاص اور احسان کا معنٰی ومفہوم بتا سکیں۔
- ★ عبادتِ الٰہی میں دوام اور استقامت کی اہمیّت سمجھ سکیں۔
- ★ عبادت کی اصل روح کو سمجھ کر عملی زندگی میں اس کے تقاضے پورے کر سکیں۔
- ★ عبادت کی اصل روح کو سمجھ کر عملی زندگی میں عبادت کا رجحان پیدا کر سکیں۔

"عبادت" کے معنٰی ہیں بندگی۔ شریعت کی اصطلاح میں عبادت سے مُراد اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر عمل کرنا، جن کا تعلّق ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ہے۔ قرآنِ مجید کی رُو سے اِنسان کی پیدائش کا مقصد عبادت ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (سورۃ الذاریات: 56)
>
> "اور میں نے جنّوں اور اِنسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں۔"

مشرک اپنے معبودوں کو اِنسانوں کی طرح سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ان معبودوں کو نذرانوں اور خوشامد کے ذریعے سے خوش کیا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اِنسان دنیاوی زندگی سے الگ تھلگ ہو کر ہی اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر سکتا ہے اور وہ دنیا کے چھوڑ دینے کو عبادت سمجھتے تھے۔

اسلام میں عبادت کا تصوّر ان دونوں طریقوں سے بالکل مختلف ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اِنسان اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اِنسان کا مالکِ حقیقی ہے، جس نے اِنسان کو زمین کی خلافت عطا کی۔ اس نے اسے کچھ اختیارات عطا کیے ہیں، کچھ ذمّہ داریاں دی ہیں اور کچھ خدمات بھی اس کے سُپرد کی ہیں۔ اس دنیا میں اِنسان کا کام ان ذمّہ داریوں کو ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی سُپرد کی ہوئی خدمتوں کو سرانجام دینا ہے۔

اسلام کے تصوّرِ عبادت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اِنسان کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی میں بسر ہو۔ اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے خالی نہ ہو۔ اس دنیا میں اِنسان جو عمل بھی کرے، اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرے۔ اس کا سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، الغرض ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔

عبادت کی مختلف صورتیں اور قسمیں

اِنسان کا ہر وہ قول یا عمل جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا ہو، عبادت کہلاتا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سچّائی، امانت داری، والدین سے

Web version of PCTB Textbook Not for sale

حُسنِ سلوک، صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک، اچھے کام کا حکم دینا، بُرے کام سے منع کرنا، پڑوسیوں، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کی مدد کرنا، دُعا، ذکر اذکار، تلاوت، صبر، شکر اور توکّل وغیرہ سب عبادت کی مختلف صورتیں ہیں۔

اِسلام میں عبادات کو فرض، سنّت اور نفل میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ وہ عبادت جس کا کرنا لازم ہو اور نہ کرنے والے کو سزا ہو، اسے فرض کہتے ہیں۔ سنّت سے مُراد وہ کام ہیں جو فرض تو نہیں لیکن اگر کیے جائیں تو بہت ثواب ملتا ہے۔ نفل سے مُراد ہر وہ کام ہے جو فرض یا سنّت تو نہیں مگر نیکی ہے۔ سنّت کا ثواب نفل سے زیادہ ہے۔

عبادت میں حالتِ احسان

حدیثِ جبریل علیہ السّلام کے مطابق ایک دن جبریل علیہ السّلام اِنسانی شکل میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ سوالات کیے۔ ان میں سے ایک سوال تھا: ''احسان کیا ہے؟'' آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہیں رہے (یعنی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی) تو کم سے کم یہ یقین کر لو کہ وہ تمھیں دیکھ رہا ہے''۔ (صحیح بخاری: 50)

احسان کی کیفیت اِنسان کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ خشوع و خضوع اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ خشوع و خضوع کا مفہوم یہ ہے کہ اِنسان عبادت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس کی عظمت کے احساس کے ساتھ انجام دے۔

اخلاص کا معنٰی ہے کہ اِنسان عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرے، عبادت میں دکھلاوا اور ریاکاری مقصود نہ ہو۔

اِسلامی شریعت کی روشنی میں سب سے بہترین عبادت وہ ہے جو مستقل مزاجی کے ساتھ کی جائے۔ ایک عمل کو کبھی کرنا اور کبھی چھوڑ دینا پسندیدہ نہیں ہے۔ اِنسان عبادت کا جو عمل کرے اسے باقاعدگی کے ساتھ کرے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔'' (صحیح مسلم: 783)

اِسلام میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی عبادتیں فرض کی گئی ہیں، جس کے نتیجے میں اِنسان کی تربیت ہوتی ہے اور وہ زندگی کا ہر عمل سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ اسی بنا پر ان فرض عبادات کو اَرکانِ اسلام کا حصّہ قرار دیا گیا ہے۔

نماز اِنسان کے ذہن میں یہ اِحساس پختہ کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہے۔ نماز اِنسان میں فرض شناسی، ضبطِ نفس اور مُساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔ روزہ احساسِ بندگی، قانون کی پابندی اور دوسرے اِنسانوں سے ہمدردی اور غم گساری کے جذبات کو مضبوط کرتا ہے۔ زکوٰۃ سے نہ صرف مال پاک ہوتا ہے بلکہ اس سے باہمی تعاون کا جذبہ بھی پروان چڑھتا ہے۔ حج اُمّتِ مُسلمہ کے اتّحاد کا درس دیتا ہے اور اِنسان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جانی اور مالی قربانی دینے کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔

اسلام میں عبادات کا مقصد یہ بھی ہے کہ اِنسان ہر کام میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ محسوس کرے۔ گھر میں والدین کے ساتھ، محلّے میں پڑوسیوں کے ساتھ، اپنے معاشرے میں دوستوں کے ساتھ اور کاروبار میں دوسروں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت وہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کا پابند رہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) عبادت کا لفظی معنیٰ ہے:

(i) بندگی (ii) روکنا (iii) ذکر کرنا (iv) مانگنا

(ب) جاہلیت اور اسلام کا تصوّرِ عبادت ہے:

(i) ایک جیسا (ii) مماثل (iii) بالکل مختلف (iv) انوکھا

(ج) حدیثِ جبریل علیہ السّلام کے مطابق حضرت جبریل علیہ السّلام حاضر ہوئے:

(i) اصل شکل میں (ii) اِنسانی شکل میں (iii) پرندے کی شکل میں (iv) رُوح کی شکل میں

(د) حج عبادت ہے:

(i) بدنی (ii) مالی (iii) بدنی اور مالی (iv) نفلی

(ہ) رشتہ داروں سے اچھا سلوک کہلاتا ہے:

(i) قطع رحمی (ii) صلہ رحمی (iii) رواداری (iv) میانہ روی

2 مختصر جواب دیں۔

(الف) عبادت کا کیا مفہوم ہے؟

(ب) اللہ تعالیٰ نے اِنسان اور جنّوں کو کس مقصد کے لیے پیدا کیا؟

(ج) عبادت کی اہمیّت پر ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(د) فرض، سنّت اور نفل میں کیا فرق ہے؟

(ہ) اِحسان سے کیا مراد ہے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) عبادت کے اسلامی مفہوم پر روشنی ڈالیں۔

(ب) عبادت میں حالتِ احسان سے کیا مُراد ہے؟ احسان، اخلاص اور خشوع وخضوع کی وضاحت کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ روزمرہ زندگی میں کی جانے والی عبادات کی مختلف صورتوں کی فہرست کا چارٹ بنائیں اور اسے کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔
- ★ عبادتِ الٰہی سے متعلق دو آیات اور دو مستند احادیثِ مبارکہ تلاش کر کے لکھیں اور ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ طلبہ کے دل میں عبادات کی رغبت پیدا کریں۔
- ★ طلبہ کو اِسلام کے جامع تصوّرِ عبادت سے روشناس کروائیں۔
- ★ طلبہ کو فرائض کے اہتمام کا خاص طور پر حکم دیں اور اُنھیں باور کرائیں کہ فرائض کو ادا کیے بغیر نوافل کی کثرت فائدہ نہیں دے سکے گی۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) طہارت و پاکیزگی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ طہارت و پاکیزگی کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- ★ طہارت و پاکیزگی کی فضیلت و اہمیّت سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ★ طہارت و پاکیزگی کی مختلف صورتیں (وضو، غسل اور تیمّم وغیرہ) اور ان کے احکام و آداب کو سمجھ سکیں۔
- ★ طہارت (وضو، غسل، تیمّم) اور عام صفائی کے درمیان فرق بتا سکیں۔
- ★ طہارت و پاکیزگی کے ظاہری اور باطنی تصوّر میں فرق سمجھ سکیں۔
- ★ ظاہری اور باطنی طہارت کے فوائد و ثمرات سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے عملی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق صحت کی حفاظت کرنا اور بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنا ہر اِنسان پر لازم ہے۔ خود کو بِلا ضرورت خطرے میں ڈالنا، اپنی صحت کا خیال نہ رکھنا اور اپنے جسم کے لیے نقصان دہ چیزوں سے پرہیز نہ کرنا گناہ کی بات ہے۔

اپنے جسم، لباس، رہائش اور گھر کو صاف رکھنے والا اِنسان صحت مند زندگی گزارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں، پاک صاف رہنے والے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے اور انھیں اپنا محبوب قرار دیا ہے۔ قرآنِ مجید میں قُبا بستی میں رہنے والے مسلمانوں کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ وہ خوب پاک رہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

> وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ (سورۃ التوبۃ:108)
>
> ترجمہ: ”اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“

اسلام صفائی کو نصف ایمان قرار دیتا ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مبارک ہے:

> اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (صحیح مسلم:223)
>
> ”پاکیزگی نصف ایمان ہے۔“

اسلامی تعلیمات میں کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا حکم ہے۔ نیز کھانے پینے کی گرم چیزوں میں پھونک مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ ماحول کو بیماریوں کے جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لیے کھانستے اور چھینکتے وقت ہاتھ یا کپڑا مُنھ پر رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

اگر ہم صحت مند اور تن درست رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں درج ذیل باتوں کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے:

- ★ باقاعدگی سے غسل کرنا۔
- ★ میلے کچیلے کپڑے تبدیل کرنا۔
- ★ دن میں کم از کم دو بار دانت صاف کرنا، اس کے لیے برش بھی استعمال کرنا چاہیے اور مسواک بھی۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

- کھانا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔
- بیت الخلا استعمال کرنے کے بعد اچھی طرح صفائی کرنا۔
- کوڑا کرکٹ، سڑکوں اور گلیوں میں پھینکنے کے بجائے مقرّرہ جگہ پر ڈالنا۔
- گھر اور کام کاج کی جگہ کو صاف سُتھرا رکھنا۔

جیسے لباس اور جسم کو صاف اور پاکیزہ رکھنا ضروری ہے، اسی طرح سوچ اور دل کو بھی پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔ بُری سوچ اور ناپاک خیالات بھی اِنسان کو میلا کر دیتے ہیں۔ دینِ اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے کپڑوں اور جسم کو پاک صاف رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو پاک صاف رہتے ہیں۔

پاکی اور صفائی کا ایک طریقہ وُضو کرنا ہے۔ جب اِنسان وُضو کر لیتا ہے تو وہ پاک صاف ہو جاتا ہے۔ وُضو میں ہم اپنے جسم کے مختلف حصّوں کو پانی سے دھوتے ہیں۔ جس سے ہمارے گناہ بھی معاف ہوتے ہیں اور ہمارا جسم بھی پاک ہو جاتا ہے۔

قرآنِ مجید کی سورۃ المائدۃ میں نماز سے پہلے وُضو کرنے کا حکم اور وُضو کے فرائض بیان ہوئے ہیں۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

بغیر وُضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم:225)

پاکی حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ غُسل ہے۔ غُسل میں ہم اپنے پورے جسم کو دھوتے ہیں۔ غُسل کے ذریعے اِنسان تب پاک ہوتا ہے جب وہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت کے مطابق غُسل کرے۔

اگر اِنسان کے پاس وُضو یا غُسل کے لیے پانی نہ ہو یا پانی تو ہو لیکن وہ کسی بھی وجہ سے پانی استعمال نہ کر سکتا ہو تو اسے پاک ہونے کے لیے تیمّم کرنا چاہیے۔ جو مٹّی سے یا مٹّی جیسی کسی چیز سے کیا جا سکتا ہے۔

تعلیماتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق سچّا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ لہٰذا ایک اچھّا مسلمان کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس سے لوگ تکلیف میں مبتلا ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے کمرے، گھر، گلی، محلّے اور سکول کو صاف سُتھرا رکھیں۔ کوڑا کرکٹ وغیرہ کو اس کی مقرّرہ جگہ پر ڈالیں۔ مناسب آواز میں بات کریں۔ درختوں، پودوں، پھولوں اور قومی اَملاک کی حفاظت کریں۔ اسی صورت میں ہم اچھّے شہری اور اچھّے مسلمان بن سکتے ہیں۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) دینِ اسلام حکم دیتا ہے کہ ہم پاک صاف رکھیں:

(i) جسم کو (ii) گھر کو (iii) کپڑوں کو (iv) جسم، گھر اور کپڑوں کو

(ب) نصف ایمان ہے:

(i) غُسل (ii) وُضو (iii) تیمّم (iv) پاکیزگی

Web Version PCTB Textbook Not For Sale

ج) صاف ستھرا رہنے والا اِنسان بچ جاتا ہے:

(i) نظرِ بد سے (ii) بیماری سے (iii) مالی نقصان سے (iv) مصیبت سے

د) دن میں کم از کم کتنی بار دانت صاف کرنے ضروری ہیں:

(i) دو بار (ii) تین بار (iii) چار بار (iv) پانچ بار

ہ) قرآنِ مجید کی سورۃ المائدۃ میں بیان ہوئے ہیں:

(i) وُضو کے آداب (ii) وُضو کے مستحبات (iii) وُضو کی سنّتیں (iv) وُضو کے فرائض

2) خالی جگہ پُر کریں۔

الف) کھانا کھانے سے پہلے ________ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

ب) قرآنِ مجید کی ________ میں نماز سے پہلے وُضو کرنے کا حکم ہے۔

ج) دینِ اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے کپڑوں اور جسم کو ________ رکھیں۔

د) غسل میں ہم اپنے پورے ________ کو دھوتے ہیں۔

ہ) سچّا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور ________ سے دُوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

3) مختصر جواب دیں۔

الف) طہارت و پاکیزگی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

ب) کوڑا کرکٹ کوٹھکانے لگانے کا کیا طریقہ ہے؟

ج) طہارت و پاکیزگی کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

د) وُضو کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

ہ) طہارت و پاکیزگی کے بارے میں ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

4) تفصیلی جواب دیں۔

الف) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صفائی ستھرائی کی اہمیّت پر نوٹ لکھیں۔

ب) ہمیں صاف ستھرا رہنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

ج) صحّت منداور تن درست رہنے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ اپنے اساتذہ کرام اور والدین سے وضو اور تیمم کا طریقہ سیکھیں۔
- ★ اپنے جسم اور لباس کو ہمیشہ پاک صاف رکھیں۔ مناسب وقت کے بعد اپنے ناخن تراشیں۔ بالوں کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے باقاعدگی سے کنگھی کریں۔ باقاعدگی سے مسواک اور برش کا استعمال کریں، تاکہ صحت مند رہ سکیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ عملی زندگی میں طہارت کی روحانی اور جسمانی برکات پر مذاکرہ کریں۔
- ★ طلبہ کے لباس، بال، دانت اور ناخن باقاعدگی سے مشاہدہ کریں۔
- ★ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں طہارت و پاکیزگی کے لیے پانی کے صحیح استعمال پر جماعت میں مباحثہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ج) نماز کی فرضیّت و اہمیّت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ نماز کی فرضیّت وفضیلت جان سکیں۔
- ★ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کی وعید کے متعلّق آگاہ ہو سکیں۔
- ★ نماز کی شرائط، فرائض، سنّتوں میں فرق، آداب اور باجماعت نماز کی اہمیّت کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ★ نماز کی حکمت اور اس کے معاشرتی، روحانی اور جسمانی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ نماز کی فرضیّت اور فوائد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں نماز کی پابندی کرنے والے بن سکیں۔

نماز کو عربی میں ''صلوٰۃ'' کہتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظی معنیٰ ہے دُعا۔ نماز اسلام میں سب سے اہم عبادت ہے۔ نماز ایک بدنی عبادت ہے۔ نماز تمام اُمّتوں میں فرض رہی ہے، البتّہ اس کے ادا کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا تھا۔

نماز معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ معراج کے موقع پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب نصیب ہوا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پانچ نمازوں کا تحفہ دیا۔

قرآنِ مجید میں جس عبادت کو سب سے زیادہ ادا کرنے کا حکم آیا ہے، وہ نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ:43)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا'' (سنن نسائی:464)

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وِصال سے پہلے یہ وصیّت فرمائی ''نماز قائم کرتے رہنا اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔'' آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ الفاظ کئی بار دہرائے۔ (سنن ابوداؤد:5156)

نماز اسلام کے ان پانچ بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے جن پر اِسلام کی عمارت قائم ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے رسول اور بندے ہیں۔ نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری:08)

نماز چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ترجمہ: بے شک آدمی اور شرک وکُفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والا عمل) نماز ہے۔ (صحیح مسلم:82)

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

نمازِ انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دیتی ہے۔ جب اِنسان اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کے لیے، رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ نماز اِنسان کے ذہن میں یہ احساس پختہ کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہے۔ نماز اِنسانی ذہن میں فرض شناسی اور مُساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔ نماز نظم وضبط کی دل کش تصویر ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنے سے اِطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہی صف میں کھڑے ہوکر، ایک ہی طرف رُخ کرکے، ایک ہی اِمام کی اقتدا کرنا نظم وضبط کی بہترین تعلیم ہے۔ نماز باجماعت اتحادِ ملّی کا بہترین نظارہ ہے۔ ایک اِمام کے پیچھے نماز ادا کرنا مسلمانوں کی قوّت اور اتحاد کا بہترین اظہار ہے۔ نماز کے لیے مسلمان مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اس موقع پر عوام کی اِصلاح وتربیت کے لیے علما مختلف اَخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر وعظ کرتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں اچھّی عادات فروغ پاتی ہیں۔ نماز کے اجتماع سے مسلمانوں کی شان وشوکت، قوّت اور اتحاد واتّفاق کا اظہار ہوتا ہے۔

نماز ادا کرنے کے لیے جگہ، لباس اور جسم کا پاک ہونا، ستر ڈھانپنا، خانۂ کعبہ کی طرف مُنھ کرنا، نماز کے وقت پر اسے ادا کرنا اور نیّت کرنا ضروری ہے۔ تکبیرِ تحریمہ، قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ (یعنی سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھنا) نماز کے اہم ترین ارکان ہیں۔

نماز کے فرائض سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے تو نماز ادا ہی نہیں ہوتی بلکہ وہ نئے سرے سے دوبارہ پڑھنی پڑتی ہے۔ نماز کے واجبات سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن میں سے اگر کوئی چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ نماز کی سنّتوں سے مُراد وہ امور ہیں جن میں سے اگر کوئی چھوٹ جائے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن نماز کے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) ''صلوٰۃ'' کا لفظی معنٰی ہے:
(i) ارادہ کرنا (ii) رُک جانا (iii) دُعا (iv) پاک ہونا

(ب) نماز فرض ہوئی:
(i) معراج کے موقع پر (ii) غزوہ بدر کے موقع پر (iii) غزوہ احد کے موقع پر (iv) غزوہ خندق کے موقع پر

(ج) قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ حکم آیا ہے:
(i) نماز پڑھنے کا (ii) روزے رکھنے کا (iii) قربانی کرنے کا (iv) حج کرنے کا

(د) اسلام کے بنیادی ستون ہیں:
(i) چار (ii) پانچ (iii) چھے (iv) سات

(ہ) نماز باجماعت بہترین نظّارہ ہے:
(i) رواداری کا (ii) میانہ روی کا (iii) اتحادِ ملّی کا (iv) قناعت کا

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

2 مختصر جواب دیں۔

(الف) نماز سے کیا مُراد ہے؟

(ب) نماز کی فضیلت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) نماز کی فضیلت پر ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(د) قیامت کے دن سب سے پہلے کس عمل کا حساب لیا جائے گا؟

(ہ) نماز کے دو فائدے تحریر کریں۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) نماز کی اہمیّت و فضیلت بیان کریں۔

(ب) نماز کے معاشرتی، جسمانی اور روحانی فوائد لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ پانچوں نمازوں بالخصوص جمعہ اور عیدین کی نمازوں کا خصوصی اہتمام کیجیے۔
- ★ مسجد اور خطبہ کے آداب سیکھ کر انھیں اپنانے کی کوشش کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ طلبہ کو نماز کے آداب بتائیں۔
- ★ طلبہ کو نماز باجماعت ادا کرنے کی ترغیب دیجیے۔
- ★ طلبہ کو ترغیب دیجیے کہ وہ نماز کا طریقہ گھر سے سیکھ کر آئیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

باب سوم

سیرتِ طیّبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور مدنی معاشرے کا قیام

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منوّرہ آمد پر اہلِ مدینہ کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔ (مسجدِ قُبا کی تعمیر، استقبال وغیرہ)
- ★ عہدِ نبوی میں مسجدِ نبوی کی تعمیر اور فضیلت کے متعلّق جان سکیں۔
- ★ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو درپیش مسائل و مشکلات کو سمجھ سکیں۔
- ★ اصحابِ صُفّہ کا تعارف جان کر ان کی تعلیمی، تبلیغی اور دعوتی سرگرمیوں سے آگاہ ہو کر اپنی عملی زندگی میں استفادہ کر سکیں۔
- ★ عہدِ نبوی میں مسجدِ نبوی کی تعلیمی و معاشرتی اہمیّت کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ مدنی معاشرے کی تشکیل میں مؤاخات کی اہمیّت بیان کر سکیں۔
- ★ مؤاخاتِ مدینہ کی روشنی میں اُخوّت اور بھائی چارہ کے عالم گیر تصوّر کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں اس کا نفاذ کر سکیں۔
- ★ مدنی معاشرے کے قیام کی اصل روح کو سمجھ کر معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

حضرت محمد رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکّہ مکرّمہ سے مدینہ منوّرہ ہجرت فرما کر مدینہ منوّرہ میں ریاستِ مدینہ کی بنیاد رکھی۔ ہجرت کرنے کے بعد اگرچہ مسلمانوں کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، لیکن اس ہجرت سے ایک ایسی ریاست وجود میں آئی جس کی روشنی ساری دنیا میں پھیلی اور دنیا بھر کے اِنسانوں نے اس ریاست کی روشنی سے فائدہ اٹھایا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہجرت کے موقع پر مدینہ منوّرہ پہنچنے سے پہلے قُبا نامی بستی میں رُکے۔ یہاں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چند دن قیام فرمایا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر حضرت علی کرّم اللّٰہ وجہہ مکّہ مکرّمہ میں تین دن ٹھہرے۔ اُنھوں نے لوگوں کی امانتیں واپس کیں اور پیدل ہی مدینہ منوّرہ کی طرف چل دیے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ قبا ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ حضرت علی کرّم اللّٰہ وجہہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ اس قیام کے دوران حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجدِ قُبا کی بنیاد رکھی۔ جزیرۂ عرب میں بیت اللّٰہ کے بعد یہ پہلی مسجد تھی۔ اس کا ذکر اللّٰہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:

لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ یَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِیۡهِ ؕ (سورۃ التوبۃ:108)

ترجمہ: "البتّہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی (وہ) زیادہ حق دار ہے کہ آپ اُس میں کھڑے ہوں"

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ قُبا سے مدینہ منوّرہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں جمعہ کا وقت آ گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بنوسالم کی آبادی میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مدینہ منوّرہ کی طرف روانہ ہونے کی خبر پہلے سے اہلِ مدینہ کو پہنچ چکی تھی۔ مدینہ منوّرہ کے سب لوگ بے چینی سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ روزانہ صبح شہر سے باہر نکل کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا انتظار کرتے اور دوپہر کو حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے۔ ایک دن وہ اسی چاہت کے ساتھ انتظار کر رہے تھے کہ

کسی نے اعلان کیا: "جن کا تم انتظار کر رہے تھے، وہ تشریف لے آئے۔"

یہ سُن کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے نعرے اس زور سے بُلند ہوئے کہ اور بہت سے مسلمان بے قرار ہو کر گھروں سے نکل آئے۔ انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پُرجوش استقبال کیا۔ مدینہ منوّرہ کی بچیوں نے نعتیہ اشعار پڑھ کر خوشی کا اظہار کیا۔

مدینہ منوّرہ کے رہنے والے جنھیں انصار کہا گیا، بہت زیادہ مال دار نہیں تھے، مگر ان میں سے ہر ایک کی خواہش تھی کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انھی کے ہاں قیام فرمائیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جس محلّے سے گزرتے وہاں کے لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اُونٹنی کی نکیل پکڑ کر اپنے ہاں قیام کی دعوت دیتے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان سے فرماتے: میری اُونٹنی کا راستہ چھوڑ دو، اسے جس جگہ ٹھہرنے اور رکنے کا حکم دیا گیا ہے، یہ وہیں جا کر رکے گی۔ بالآخر یہ اُونٹنی حضرت ابوایّوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے پاس جا کر رک گئی۔

مدینہ منوّرہ تشریف لانے کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوایّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر قیام فرمایا۔ اس طرح حضرت ابوایّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا میزبان ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس دوران مسجدِ نبوی اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رہائشی حجروں کی تعمیر مکمّل ہوگئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وہاں منتقل ہوگئے۔

ہجرتِ مدینہ کا فوری فائدہ یہ ہوا کہ یہاں آنے کے بعد مسلمان مکّہ والوں کے ظلم و ستم سے کافی حد تک محفوظ ہوگئے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کے سماجی مرکز کے طور پر مسجدِ نبوی کی تعمیر فرمائی۔ مدینہ منوّرہ کی صورت میں مسلمانوں کو ایک مضبوط مرکز مل گیا اور یہاں سے اِسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے ایک نئے دَور کا آغاز ہوا۔ مدینہ منوّرہ میں مسلمانوں کو اپنے دین پر کھل کر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کا موقع میسّر آیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی سالوں میں اسلام پورے جزیرۂ عرب پر غالب آ گیا۔

مؤاخاتِ مدینہ

جب نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ چلے گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار صحابہ کو مہاجر صحابہ کا بھائی قرار دیا۔ اس عمل کو "مُؤاخاتِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔

مدینہ مُنَوَّرہ کے مسلمانوں نے ہجرت کر کے آنے والے مسلمان بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی۔ اس لیے انھیں "اَنصار" یعنی مددگار کہا جاتا ہے اور ہجرت کر کے آنے والوں کو "مہاجرین" کہا جاتا ہے۔

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر مہاجر اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو جمع فرمایا۔ مُؤاخاتِ مدینہ کے موقع پر شرکا کی تعداد نوّے تھی، جن میں آدھے مہاجر اور آدھے انصار تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں ایک دوسرے کا بھائی، مددگار اور غم خوار قرار دیا۔

مسجدِ نبوی کی تعمیر

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منوّرہ تشریف آوری کے بعد ایک اہم کام مسجد کی تعمیر تھا، کیوں کہ مسجد صرف عبادت کے لیے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے جمع ہونے، دین کے سیکھنے اور سکھانے اور اُمّت کے اِجتماعی اُمور کے مشورہ کے لیے بھی ضروری تھی۔

مدینہ منوّرہ پہنچنے کے فوراً بعد نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کا فیصلہ فرمایا۔ اس کے لیے وہ جگہ منتخب کی گئی جس کے قریب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اُونٹنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیٹھی تھی۔ اس زمین کے مالک دو یتیم بچے تھے۔ انھوں نے بغیر قیمت کے زمین دینا چاہی لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قیمت ادا کر کے یہ زمین خریدی اور مسجدِ نبوی کی تعمیر شروع کر دی۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ساتھ مسجدِ نبوی کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی دورانِ تعمیر اینٹیں اور پتھر اٹھاتے رہے۔

صُفّہ کی درس گاہ کا قیام

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ میں مسجدِ نبوی کے ساتھ ایک درس گاہ قائم فرمائی، جسے صُفّہ کہا جاتا ہے۔ اس درس گاہ میں ان مسافر اور غریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا قیام تھا، جو دین کا علم سیکھنے کے لیے وہاں جمع رہتے تھے۔ اِن کا قیام وطعام مدینہ والوں کے ذمّہ ہوتا تھا۔ یہاں سے علم حاصل کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے دنیا کے کئی ممالک میں علم کے فروغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان مبارک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سب سے زیادہ اَحادیث کے راوی ہیں۔

صُفّہ کی درس گاہ میں قرآنِ مجید کے حفظ اور تفسیر کی تعلیم دی جاتی تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قرآنِ مجید کی تفسیر فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین کو محفوظ کر لیتے، اِن فرامین کو حدیث کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اس درس گاہ میں تزکیۂ نفس کا فریضہ بھی انجام دیا جاتا تھا، اور علم وتربیت کے متلاشی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو زندگی گزارنے کے وہ آداب بتائے جاتے تھے جن پر عمل کر کے وہ پوری دنیا کے اِمام بنے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) ریاستِ مدینہ قائم ہوئی:

(i) ہجرت مدینہ کے بعد (ii) ہجرت حبشہ کے بعد (iii) فتح مکّہ کے بعد (iv) غزوۂ تبوک کے بعد

(ب) مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کر کے آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو کہا جاتا ہے:

(i) انصار (ii) بدری صحابہ (iii) عشرہ مبشّرہ (iv) مہاجرین

ج) سب سے زیادہ احادیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے راوی ہیں:

(i) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ii) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(iii) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

د) انصار اور مہاجرین کے درمیان قائم ہونے والا بھائی چارہ کہلاتا ہے:

(i) حلف الفضول (ii) میثاقِ مدینہ (iii) مؤاخاتِ مدینہ (iv) صلحِ حدیبیہ

ہ) اسلام کی پہلی مسجد ہے:

(i) مسجدِ اقصیٰ (ii) مسجدِ قُبا (iii) مسجدِ خیف (iv) مسجدِ نمرہ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) مدینہ منوّرہ تشریف لانے سے پہلے حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ________ نامی بستی میں قیام فرمایا۔

ب) مکّہ مکرّمہ والوں کی امانتیں سُپرد کرنے کی ذمہ داری ________ کو سونپی گئی۔

ج) حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد پر مدینہ منوّرہ ________ کے نعروں سے گونج اٹھا۔

د) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو ایُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ________ ماہ قیام فرمایا۔

ہ) مسجدِ نبوی کی زمین کے مالک دو ________ بچّے تھے۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف) قرآنِ مجید کے مطابق کس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے؟

ب) ہجرت مدینہ کا فوری فائدہ کیا ہوا؟

ج) مؤاخاتِ مدینہ سے کیا مُراد ہے؟

د) مدینہ منوّرہ میں مسجد کی تعمیر کیوں ضروری تھی؟

ہ) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلا جمعہ کہاں ادا فرمایا؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف) مدینہ منوّرہ کے لوگوں نے حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کیسے استقبال کیا؟

ب) ریاستِ مدینہ کے قیام میں مؤاخات کی کیا اہمیّت ہے؟

ج) مسجدِ نبوی اور صُفّہ کی درس گاہ کا تعارف واہمیت بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ مسجدِ نبوی میں انجام دیے جانے والے مختلف امور اور معمولات کی فہرست تیار کریں۔ ★ مؤاخاتِ مدینہ میں شامل چند مہاجرین اور انصار کے ناموں کی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ کے درمیان مؤاخاتِ مدینہ کی چند عملی صورتوں پر مکالمہ کروائیں۔ ★ طلبہ سے اصحابِ صُفّہ کی خدمت پر مذاکرہ کریں یا ایک نوٹ لکھوائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) ریاستِ مدینہ کا قیام

(داخلی و خارجی امور، مہاجرین کی آبادکاری، میثاق، تحویلِ قبلہ)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- اسلامی ریاست کے تصوّر کی روشنی میں ریاستِ مدینہ کے قیام کے مقصد کو جان سکیں۔
- مہاجرین کی آبادکاری میں انصار کے ایثار و قربانی کے متعلق سمجھ سکیں۔
- ریاستِ مدینہ کو لاحق داخلی و خارجی خطرات اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دفاعی تدابیر کے متعلق جان سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کے پس منظر، اہمیّت اور اس کی نمایاں دفعات سے واقف ہو سکیں۔
- تحویلِ قبلہ کا واقعہ، اس کی وجوہات اور اس کی روشنی میں اتّباع رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور تسلیم و رضا کی اہمیّت سمجھ سکیں۔
- میثاقِ مدینہ کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کا جائزہ لے سکیں۔
- ریاستِ مدینہ کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے وطنِ عزیز کے نظم و نسق پر عمل درآمد میں اسوۂ حَسَنَہ سے رہنمائی حاصل کر کے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

حضرت محمد رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکّہ مکرّمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منوّرہ تشریف لائے تو یہاں ایک بڑا مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری کا تھا۔ ہجرت کر کے آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اپنا سب کچھ مکّہ مکرّمہ میں چھوڑ آئے تھے۔ جب وہ یہاں آئے تو مدینہ منوّرہ کے رہنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے سخاوت اور ایثار کی ایسی مثالیں پیش کیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ان کی تعریف فرمائی۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کی دل کھول کر مدد کی اور ان کی خدمت کے لیے اپنا سب کچھ پیش کر دیا۔ مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اگرچہ ضرورت مند تھے لیکن اُنھوں نے پوری کوشش کی کہ اَنصار پر بوجھ نہ بنیں۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرایا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ”اَنصار میں سب سے زیادہ مال دار میں ہوں، آپ میرا مال دو حصّوں میں بانٹ کر آدھا لے لیں۔“ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے انکار کر دیا اور فرمایا ”اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت عطا فرمائے۔ آپ مجھے بازار کا راستہ بتا دیجیے۔“ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار گئے اور تجارت شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مال میں اتنی برکت دی کہ ان کا شمار انتہائی مال دار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ہوتا ہے۔

مُؤاخاتِ مدینہ کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں سے جاہلیّت کا تعصُّب ختم ہو جائے۔ نسل، رنگ، وطن اور زبان کے فرق مٹ جائیں۔ اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار اِنسانیّت اور تقویٰ کے علاوہ کچھ نہ ہو۔ مُؤاخاتِ مدینہ کی وجہ سے مہاجرین کی معاشی مشکلات ختم ہو گئیں اور انھیں سہولت کے ساتھ اسلام کی نشر و اشاعت کا موقع بھی مل گیا۔

مہاجرین جو مدینہ منوّرہ آنے کے بعد خود کو تنہا محسوس کر رہے تھے، اپنے انصار بھائیوں کے ایثار سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنا وطن

چھوڑنے کا غم بھول گئے۔ انصار اور مہاجرین میں محبّت اور اتحاد کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایثار اور سخاوت پر قرآنِ مجید میں انصار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تعریف یوں فرمائی ہے:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۛ (سورۃ الحشر: 09)

ترجمہ: "اور وہ اپنے آپ پر (اُنھیں) ترجیح دیتے ہیں اگر چہ خود اُنھیں شدید حاجت ہو۔"

میثاقِ مدینہ

مدینہ منوّرہ کے ارد گرد بہت سے یہودی قبائل آباد تھے۔ وہ اہلِ مدینہ منوّرہ کے قریب ترین پڑوسی تھے۔ یہ لوگ اگر چہ اپنے دلوں میں مسلمانوں سے دشمنی رکھتے تھے لیکن کبھی کھل کر کسی جھگڑے یا محاذ آرائی کا اظہار نہیں کرتے تھے۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کے درمیان عقیدے، سیاست اور نظام میں اتّفاق کے ذریعے اسلامی معاشرے کی بنیادیں مضبوط کر لیں تو غیر مسلموں کے ساتھ تعلّقات کی طرف توجّہ فرمائی۔ اس مقصد کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے "میثاقِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے میں انھیں دین و مذہب کی آزادی اور جان و مال کی حفاظت دی گئی، گویا میثاقِ مدینہ سے مُراد یہودیوں کے ساتھ کیا جانے والا ایک معاہدہ ہے، جس میں ان کے ساتھ پُرامن اور خیر خواہی پر مشتمل زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا گیا۔

میثاقِ مدینہ کی شرائط

- یہود اور مسلمان ایک جماعت ہوں گے۔ یہود اپنے دین پر عمل کریں گے اور مسلمان اپنے دین پر۔
- یہود اپنے اخراجات کے ذمّے دار ہوں اور مسلمان اپنے اخراجات کے۔ البتّہ جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر اخراجات برداشت کریں گے۔
- اگر کوئی بیرونی دشمن مسلمانوں یا یہود میں سے کسی ایک پر حملہ کرے گا تو دونوں مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔
- اس معاہدے کے شرکا کے باہمی تعلّقات خیر خواہی اور نفع رسانی کی بنیاد پر ہوں گے، گناہ پر نہیں۔
- مظلوم کی مدد کی جائے گی۔
- باہمی اختلافات کی صورت میں فیصلہ اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمائیں گے۔
- قُریشِ مکّہ اور ان کے مددگاروں کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

اس معاہدے کے طے ہو جانے سے مدینہ منوّرہ اور اس کے اطراف کا علاقہ ایک حکومت بن گیا، جس کا دارالحکومت مدینہ تھا۔ اس حکومت کے سربراہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تھے۔ امن و سلامتی کے دائرہ کو وسعت دینے کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دوسرے قبائل سے بھی حالات کے مطابق اسی قسم کے معاہدے کیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

میثاقِ مدینہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان طے ہونے والا ایک تاریخی معاہدہ ہے۔ اس معاہدے سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مقصد یہ تھا کہ ساری انسانیّت امن وسلامتی کی سعادتوں اور برکتوں سے فائدہ اٹھائے۔ اس مقصد کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رواداری اور کشادہ دلی کے ایسے اُصول طے فرمائے جن کا تعصّب اور نفرت سے بھری ہوئی دنیا میں کوئی تصوّر رہی نہ تھا۔

میثاقِ مدینہ کو امنِ عالَم کا پہلا تحریری دستور کہا جاتا ہے۔ موجودہ زمانے میں بھی اس معاہدے کی بہت اہمیّت ہے۔ اس قسم کے معاہدات دنیا کو آج بھی امن وسلامتی سے ہم کنار کر سکتے ہیں۔

تحویلِ قبلہ

مسلمانوں کے مدینہ منوّرہ آنے کے بعد جو اہم واقعات پیش آئے، ان میں سے ایک واقعہ تحویلِ قبلہ کا بھی ہے۔ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے، پھر حکم ہوا کہ اب خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں۔

تحویلِ قبلہ کا حکم دو ہجری میں نازل ہوا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں دعوت پر گئے ہوئے تھے۔ وہاں ظہر کا وقت ہو گیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو نماز پڑھانے کھڑے ہوئے۔ دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تیسری رکعت میں وحی کے ذریعے سے تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ اسی وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اقتدا میں تمام لوگ بیت المقدس سے بیت اللہ کے رخ پھر گئے۔ اس کے بعد مدینہ منوّرہ اور اِردگرد کے علاقوں میں اس کا عام اعلان کیا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "یقیناً ہم آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو اُس قبلہ کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پسند کرتے ہیں تو (اب سے) اپنے چہرے مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجیے اور (مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو تو اپنے چہروں کو (نماز کے لیے) اُس (مسجدِ حرام) کی طرف پھیر لو۔" (سورۃ البقرۃ:144)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تحویلِ قبلہ کا حکم آنے سے پہلے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس تبدیلی کے منتظر تھے اور خود بھی محسوس فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل کی اِمامت کا دور ختم ہو چکا۔ لہٰذا اب مرکزِ ابراہیمی کی طرف رخ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جس مسجد میں نماز کے دوران تحویلِ قبلہ کا حکم آیا اسے "مسجدِ قِبلتَین" یعنی دو قبلوں والی مسجد کہتے ہیں، جو آج بھی قائم ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) انتہائی مال دار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں شمار ہوتے ہیں:

(i) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(iii) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(iv) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب مدینہ منوّرہ کے اِردگرد آباد تھے:

(i) یہودی قبائل (ii) مجوسی قبائل (iii) مسیحی قبائل (iv) سیاہ فام قبائل

ج میثاقِ مدینہ کے مطابق مسلمان اور یہودی عمل کرنے کے پابند تھے:

(i) اسلام پر (ii) دینِ موسوی پر (iii) دینِ مسیح پر (iv) اپنے اپنے دین پر

د خانۂ کعبہ کی طرف رخ کرنے سے پہلے نماز پڑھی جاتی تھی:

(i) مسجدِ نبوی کی طرف (ii) مسجدِ اقصیٰ کی طرف (iii) مسجدِ قُبا کی طرف (iv) مسجدِ نمرہ کی طرف

ہ تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا:

(i) دو ہجری میں (ii) تین ہجری میں (iii) چار ہجری میں (iv) پانچ ہجری میں

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف ہجرت کے بعد مدینہ منوّرہ میں سب سے بڑا مسئلہ مہاجرین کی ____________ تھا۔

ب تحویلِ قبلہ کے حکم کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ____________ کی نماز کی امامت فرما رہے تھے۔

ج مؤاخاتِ مدینہ کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں سے جاہلیّت کا ____________ ختم ہو جائے۔

د میثاقِ مدینہ کو امنِ عالَم کا پہلا تحریری ____________ کہا جاتا ہے۔

ہ تحویلِ قبلہ سے پہلے مسلمان ____________ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف قرآنِ مجید میں کس وجہ سے انصار کی تعریف کی گئی ہے؟

ب میثاقِ مدینہ میں اخراجات کی ذمّہ داری کس پر ڈالی گئی؟

ج میثاقِ مدینہ کی روشنی میں بیرونی حملے کی صورت میں کیا طے پایا؟

د ظہر کی نماز کی کس رکعت میں تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا؟

ہ تحویلِ قبلہ سے کیا مراد ہے؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف میثاقِ مدینہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ب تحویلِ قبلہ پر نوٹ لکھیں۔

ج میثاقِ مدینہ کی دفعات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ مؤاخاتِ مدینہ کے تحت قائم ہونے والی مہاجر اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی چند جوڑیوں کے نام چارٹ پر لکھیں اور اسے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- ★ مسجدِ قبلتین کی تصویر اپنی نوٹ بک پر چسپاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ طلبہ کے درمیان میثاقِ مدینہ کی عصرِ حاضر میں اہمیّت پر مذاکرہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ج) ریاستِ مدینہ کا استحکام

جہاد، غزوۂ بدر

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- جہاد کا معنٰی و مفہوم جان سکیں۔
- جہاد کی فرضیّت اور فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- غزوہ اور سریّہ کے معنٰی، مفہوم اور ان کے مابین فرق کو جان کر غزوات نبوی کے پس منظر کو جان سکیں۔
- غزوۂ بدر کا پس منظر، اسباب اور اس کی تیاری کے بارے میں حقائق جان سکیں۔
- غزوۂ بدر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کے نمایاں کردار سے واقف ہو سکیں۔
- غزوۂ بدر کے واقعات اور غزوۂ بدر کے موقع پر رونما ہونے والے معجزات کے بارے میں جان سکیں۔
- غزوۂ بدر کے جنگی قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے تعلیم کی اہمیّت سمجھ سکیں۔
- غزوۂ بدر کے نتائج کے باعث مسلمانوں کو حاصل ہونے والے دینی، معاشی اور سیاسی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔

جہاد کے معنٰی ہیں ''کوشش کرنا''۔ شریعت میں جہاد سے مُراد اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے جان و مال سے کوشش کرنا ہے۔ معاشرے سے ظلم و بربریّت کے خاتمے اور امن و امان کے قیام کے لیے کی جانے والی کوششیں بھی جہاد کہلاتی ہیں۔ خاص طور پر جب اسلام کے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں، لوگوں کو اَحکامِ اسلام پر عمل کرنے کا حق نہ دیا جائے اور انھیں اپنے ربّ کی بندگی سے روکا جائے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ گویا جہاد کا مقصد معاشرے میں امن و سلامتی کا قیام اور مظلوموں کی مدد ہے۔

جہاد ایک عظیم الشّان عبادت ہے جس میں مسلمان اپنا مال، وقت، صلاحیّت، حتّٰی کہ اپنی جان تک دِین کی حفاظت اور سربلندی کے لیے قربان کر دیتا ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے جب سوال کیا گیا کہ افضل ترین عمل کون سا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

> اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ (صحیح بخاری: 2518)

جب تک نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکّہ مکرّمہ میں تھے، جہاد کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ تشریف لے گئے اور کفّار کی سازشوں اور ظلم و ستم کا سلسلہ جاری رہا تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جہاد کا حکم نازل فرما دیا۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت سے کفّارِ مکّہ کے ساتھ ساتھ مدینہ منوّرہ کے یہود اور دیگر اسلام دشمن بھی سخت پریشان تھے۔ وہ کسی طور بھی مسلمانوں کو طاقتور ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ انھوں نے اسلام کو مٹانے کے لیے کئی جنگیں لڑیں، جن میں غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور غزوۂ خندق نمایاں ہیں۔ ان غزوات میں کافروں نے اسلام کے خلاف اپنی تمام کوششیں صَرف کیں۔ غزوہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خود شریک رہے ہوں، جب کہ سریّہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ

Web Version Not For Sale

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بنفسِ نفیس شرکت تو نہ فرمائی ہو لیکن اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو اس کے لیے بھیجا ہو۔

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر کا معرکہ سترہ (17) رمضان المبارک دو ہجری کو مدینہ منوّرہ کے قریب بدر نامی میدان میں ہوا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کے سپہ سالار رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے اور کافروں کی قیادت ابوجہل کے پاس تھی۔ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو شان دار کامیابی نصیب ہوئی۔

اسباب

ہجرتِ مدینہ کے بعد اسلام بہت تیزی سے پھیل رہا تھا اور یہ بات مشرکینِ مکّہ کو کسی صورت گوارا نہ تھی۔ وہ ہر صورت اسلام کی شمع کو بجھانا چاہتے تھے۔ مشرکین کی یہ سوچ غزوۂ بدر کا بنیادی سبب تھی۔ مکّہ مکرّمہ سے جو راستہ شام جاتا تھا، وہ مدینہ منوّرہ کے قریب تھا اور مسلمانوں کی رسائی میں تھا۔ اس راستے سے مکّہ مکرّمہ والوں کی تجارت اور معیشت وابستہ تھی۔ انھیں ڈر تھا کہ اگر مسلمانوں نے یہ راستہ بند کر دیا تو مکّہ مکرّمہ کی تجارت ٹھپ ہو جائے گی، لہٰذا وہ کسی صورت مسلمانوں کو مضبوط ہوتا نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

اس صورتِ حال کے پیشِ نظر قُریشِ مکّہ نے اسلامی ریاست کو ختم کرنے کے لیے کوششیں تیز کر دیں اور جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ انھوں نے مکّہ مکرّمہ کے گرد بسنے والے قبائل سے مختلف معاہدے کیے۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ اس مرتبہ جو قافلہ شام جائے، اس سے حاصل ہونے والا سارا نفع مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے لگایا جائے۔ ابوسفیان کو اس قافلے کا قائد مقرّر کیا گیا۔ ابوسفیان کا یہ قافلہ جب ملک شام سے واپس آ رہا تھا تو اسے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ قافلہ راستے میں ہی نہ لوٹ لیا جائے۔ چناں چہ اس نے ایک قاصد کو مکّہ مکرّمہ بھیج کر امداد طلب کی۔ اس پر ایک ہزار کافر جنگجوؤں کا لشکر مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے مدینہ منوّرہ روانہ ہو گیا۔

واقعات

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب کفّارِ مکّہ کے لشکر کی آمد کی خبر ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ساتھیوں کو جمع فرمایا۔ سب نے جاں نثاری کا یقین دلایا۔ مشاورت کے بعد مجاہدین کو تیاری کا حکم ہوا۔ شوقِ شہادت اور جذبۂ جہاد سے لبریز صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی کل تعداد صرف تین سو تیرہ (313) تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میدانِ جنگ کی طرف اس حال میں بڑھے کہ کسی کے پاس لڑنے کے لیے پورے ہتھیار نہ تھے۔ پورے لشکر کے پاس صرف ستّر (70) اُونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ ان کے مقابلے میں ابوجہل کی قیادت میں کفّار کا ایک ہزار کا لشکر سر سے پاؤں تک آہنی لباس میں ملبوس تھا۔ ان کے پاس ایک سو گھوڑے، چھے سو زرہیں اور سیکڑوں اُونٹ تھے۔ وہ اس خیال میں تھے کہ صبح ہوتے ہی ان مٹھی بھر مسلمانوں کا خاتمہ کر دیں گے، لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

رات بھر قُریش کا لشکر عیّاشی اور بدمستی کا شکار رہا، جب کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ساری رات اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کی مدد و نصرت کی دُعا مانگتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو موسلا دھار بارش برسا دی، جس سے مسلمانوں کی طرف والی ریتلی زمین سخت ہو گئی اور کافروں کی چکنی مٹّی والی زمین کیچڑ میں تبدیل ہو گئی۔

جنگ کی ابتدا میں کفّارِ مکّہ کی جانب سے عتبہ بن ربیعہ، اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید بن عتبہ مسلمانوں سے لڑنے کے لیے آگے بڑھے۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عُبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا مقابلہ کیا اور تینوں کافروں کو جہنّم واصل کر دیا۔

اس کے بعد عام لڑائی شروع ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد سے مسلمانوں نے دلیری اور ایمانی جذبے کے ساتھ کافروں کا مقابلہ کیا اور اُن کے لشکر کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا۔ کافروں کے سردار ابوجہل کا غرور خاک میں ملانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے دو نوعمر مجاہدوں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معوّذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے سے قتل کروایا۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم دیا۔ ان میں جو فِدیہ دے سکتے تھے انھیں فِدیہ لے کر آزاد کر دیا گیا۔ جو فِدیہ نہیں دے سکتے تھے اور لکھنا پڑھنا جانتے تھے، انھیں کہا گیا کہ وہ مسلمان بچّوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں، یہی ان کا فدیہ ہے۔ مسلمانوں کے حُسنِ سلوک سے متاثّر ہو کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

غزوۂ بدر کے نتائج

غزوۂ بدر کے درج ذیل نتائج حاصل ہوئے:

- ★ غزوۂ بدر حق و باطل کا پہلا معرکہ تھا، جس میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ حق کو فتح یاب کیا۔
- ★ غزوۂ بدر میں چودہ مسلمان شہید ہوئے، جب کہ ستّر کافر مارے گئے، جن میں اُن کے بڑے بڑے سردار بھی شامل تھے۔ اتنی ہی تعداد میں کافر قیدی بنے۔
- ★ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد کی۔ اس سے مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔
- ★ غزوۂ بدر میں شکست سے کافروں کا زور اور اُن کا غرور ٹوٹ گیا۔
- ★ کافر قیدیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک نے اسلام کی اَخلاقی تعلیمات کا تعارف سب لوگوں کو کروا دیا۔
- ★ غزوۂ بدر میں کامیابی سے مسلمانوں کے ایک قوّت ہونے کا تاثّر پورے عرب میں پھیل گیا اور اسلامی دعوت کو قبولیت حاصل ہوئی۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) غزوۂ بدر ہوا:

(i) دو ہجری میں (ii) تین ہجری میں (iii) چار ہجری میں (iv) پانچ ہجری میں

(ب) بدر کا میدان ہے:

(i) جدّہ کے قریب (ii) مدینہ منوّرہ کے قریب (iii) طائف کے قریب (iv) مکّہ مکرّمہ کے قریب

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

ج) غزوۂ بدر میں کافروں کا سپہ سالار تھا:

(i) عبداللہ بن ابی (ii) عمرو بن عبدود (iii) ابوجہل (iv) ابوسفیان

د) ننھے مجاہدین حضرت مُعاذ اور حضرت مُعوّذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قتل کیا:

(i) امیہ بن خلف کو (ii) ابولہب کو (iii) ابوجہل کو (iv) ابوسفیان کو

ہ) پڑھے لکھے کافروں کا فِدیہ مقرّر ہُوا:

(i) دس غلام (ii) مسلمان بچّوں کی تعلیم (iii) ایک سو اُونٹ (iv) ایک ہزار درہم

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) جہاد کے معنٰی ہیں "_______"

ب) غزوۂ بدر سترہ (17) رمَضان المبارک دو ہجری کو مدینہ منوّرہ کے قریب _______ نامی میدان میں ہُوا۔

ج) مکّہ مکرّمہ سے جو راستہ شام جاتا تھا، وہ مدینہ منوّرہ کے قریب تھا اور _______ کی رسائی میں تھا۔

د) غزوۂ بدر میں مسلمان مجاہدین کی کل تعداد صرف _______ تھی۔

ہ) غزوۂ بدر میں شکست سے _______ کا زور اور اُن کا غرور ٹوٹ گیا۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف) جہاد کا کیا معنٰی ہے؟

ب) جہاد کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

ج) غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس کتنے اُونٹ اور گھوڑے تھے؟

د) غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

ہ) غزوۂ بدر کے نتائج میں سے کوئی سے دو لکھیں۔

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف) جہاد کا معنٰی و مفہوم اور اسلام میں جہاد کا تصوّر لکھیں۔

ب) غزوۂ بدر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- غزوۂ بدر میں شریک چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فہرست بنوائیں۔
- حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شجاعت کے چند قصے اپنے ہم جماعتوں کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ایک ایسا چارٹ تیار کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے جس میں غزوۂ بدر کے شرکا کی تعداد، شہدائے بدر اور کفّار کے مقتولین سے متعلّقہ تفصیلات مذکور ہوں۔
- طلبہ کو غزوۂ بدر کے بعد دو ہجری میں نازل ہونے والے مختلف احکام مثلاً روزے کی فرضیت، صدقۂ فطر، عیدالفطر اور زکوٰۃ کے نصاب وغیرہ کی فہرست بنوائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(د) غزوۂ اُحد

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ غزوۂ اُحد کا پس منظر، اسباب، مشاورت اور جنگی تیاری کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ منافقین اور ان کے مکروہ کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ غزوۂ اُحد میں رونما ہونے والے معجزات اور واقعات کے بارے میں بیان کر سکیں۔
- ★ غزوۂ اُحد میں بچّوں اور خواتین کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ غزوۂ اُحد کے شرکا مہاجرین و انصار اور خصوصاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت حمزہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے جان نثاری کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- ★ غزوۂ اُحد کے نتائج و اثرات کو سمجھ کر مسلمانوں کو حاصل ہونے والے دینی اور سیاسی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ غزوۂ اُحد کے تناظر میں مشاورت کی اہمیت کو سمجھ کر اپنی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کر کے عملی نمونہ پیش کر سکیں۔

غزوۂ اُحد سات شوال المکرّم تین ہجری کو جبلِ اُحد کے پاس ہوا۔ اس غزوہ میں بھی مسلمانوں کی قیادت رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمائی، جب کہ مشرکین مکّہ کی قیادت ابوسفیان کے پاس تھی۔ مشرکین مکّہ کا لشکر تین ہزار افراد پر مشتمل تھا اور انھوں نے اس جنگ کی باقاعدہ تیاری کی تھی۔ اس جنگ میں مسلمان مجاہدین کی تعداد ایک ہزار سے زائد نہ تھی۔ یہ لڑائی باقاعدہ طور پر فیصلہ کُن نہ تھی، البتّہ قُریش کا لشکر لڑائی چھوڑ کر مکّہ مکرّمہ واپس چلا گیا تھا۔

اسباب

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو شان دار فتح نصیب ہوئی تھی۔ اس کے بعد عرب کے لوگوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ مسلمان معمولی قوّت نہیں رہے۔ شکست کھانے کے بعد مشرکینِ مکّہ غصّے میں تھے اور اپنی شکست کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ وہ تجارتی راستوں پر قبضے کے بھی خواہش مند تھے۔ وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ غزوۂ بدر میں قُریش کی بے عزّتی کا بدلہ لیا جائے اور مسلمانوں کو شکست دے کر اپنا کھویا ہوا وقار بحال کیا جائے۔

واقعات

مشرکین نے غزوۂ اُحد کے لیے بھرپور تیاری کی تھی۔ ابوسفیان، اس کی بیوی ہندہ اور ایک یہودی کعب بن اشرف نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے لوگوں کو آمادہ کیا۔ غزوۂ اُحد میں مشرکین مکّہ کا لشکر تین ہزار سے زائد اَفراد پر مشتمل تھا، جن میں سے سات سو زرہ پوش تھے۔ انھوں نے دو سو گھوڑے اور تین سو اُونٹ بھی تیار کیے۔ اس لشکر میں عورتیں بھی ساتھ لائی گئیں جو رجزیہ اشعار پڑھ پڑھ کر مشرکین کو جوش دلاتی تھیں۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مکّہ مکرّمہ میں رہتے تھے۔ انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مشرکین کی اس سازش سے بروقت آگاہ کر دیا تھا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قُریش سے مقابلے کے لیے مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو جمع کیا اور فیصلہ ہوا کہ یہ جنگ مدینہ منوّرہ سے باہر نکل کر لڑی جائے گی۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

چھے شوال المکرّم تین ہجری کو جمعہ کی نماز کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ایک ہزار نفوس کے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے۔ مدینہ منوّرہ سے باہر جا کر لڑنے کے فیصلے کو بہانہ بنا کر منافقین کا سردار عبد اللہ بن اُبَی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر جنگ سے الگ ہو گیا۔ اس نے بہانہ بنایا کہ شہر کے اندر رہ کر جنگ لڑنے کا اس کا مشورہ نہیں مانا گیا۔ ان لوگوں کے ساتھ چھوڑ جانے کے بعد اسلامی لشکر کے اَفراد کی تعداد مزید کم ہو گئی۔

اگلے دن جبلِ اُحد کے دامن میں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ اُحد پہاڑ مسلمانوں کی پشت پر تھا۔ وہاں ایک دَرّے پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عبد اللہ بن جُبَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ مقرر کیا تا کہ دشمن اس راستے سے میدانِ جنگ میں نہ آسکے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان مجاہدین کو تاکید کی کہ جب تک حکم نہ ملے اس جگہ کو ہرگز نہ چھوڑنا۔

جنگ کے شروع میں ہی مسلمان غالب آ گئے اور کچھ دیر بعد کفّار شکست کھا کر فرار ہونے لگے۔ مسلمان سمجھے کہ وہ جنگ جیت گئے ہیں، لہٰذا جو جماعت دَرّے کی نگرانی پر مقرر تھی اس میں چند مجاہدین کے علاوہ باقی نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ کافر فوج نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اُس دَرّہ پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں پر دوبارہ حملہ آور ہو گئے۔ اس دوران میں یہ افواہ بھی اڑا دی گئی کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نعوذُ باللہ شہید کر دیے گئے ہیں۔ اس افواہ نے مسلمانوں کے حوصلے پست کر دیے۔ سب لوگ ادھر ادھر بکھر گئے، البتّہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی پاک خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس دوران میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور بہت سے مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا، جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔

غزوۂ اُحد میں دلیری اور جاں نثاری کا مظاہرہ کرنے پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ دن تو طلحہ کا تھا۔ جب مسلمان مجاہدین کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ محفوظ ہیں تو وہ آہستہ آہستہ دوبارہ جمع ہونا شروع ہوئے اور کفّار کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مسلمانوں کی بہادری اور جذبہ دیکھ کر کافروں نے لڑائی سے پیچھے ہٹ جانے میں ہی عافیت سمجھی اور میدانِ جنگ چھوڑ کر مکّہ مکرّمہ روانہ ہو گئے۔ اس جنگ میں مَردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی بہت بہادری دکھائی۔ حضرت عائشہ صدّیقہ اور حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما زخمیوں کو پانی پلاتی اور ان کی مرہم پٹّی کرتی تھیں۔

نتائج

غزوۂ اُحد میں ستّر (70) مسلمان شہید ہوئے جب کہ کافروں کے بائیس (22) آدمی مارے گئے۔ اس جنگ سے مسلمانوں کو قیامت تک کے لیے یہ سبق حاصل ہو گیا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ہدایات کو فراموش کرنے اور نظم وضبط کو چھوڑنے سے کتنا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے، کیوں کہ اگر دَرّے پر مقرّر لوگ درّہ نہ چھوڑتے تو مسلمان یہ جنگ بآسانی جیت جاتے اور جانی نقصان بھی نہ ہوتا۔ اس لڑائی میں منافقین کھل کر سامنے آ گئے اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جو نقصان ہو رہا تھا وہ ختم ہو گیا۔ غزوۂ اُحد مسلمانوں اور کافروں کے درمیان برپا ہونے والا اہم

Web Version Not For Sale

غزوہ ہے۔ یہ غزوہ اگرچہ فیصلہ کُن تو نہ تھا، لیکن اس میں مسلمانوں کی تربیت کا سامان موجود تھا۔ اس جنگ نے ثابت کر دیا کہ رسول اللہ خاتم النّبیّین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت نہ کرنے کی صورت میں نا قابلِ تلافی نقصان ہو سکتا ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) غزوۂ اُحد پیش آیا:

(i) دو ہجری میں (ii) تین ہجری میں (iii) چار ہجری میں (iv) پانچ ہجری میں

(ب) غزوۂ اُحد میں سازش کرنے والا منافق سردار تھا:

(i) اُمیّہ بن خلف (ii) عتبہ بن ربیعہ (iii) شیبہ بن ربیعہ (iv) عبداللہ بن اُبی

(ج) مشرکینِ مکہ کے لشکر کی قیادت کر رہا تھا:

(i) اُمیّہ بن خلف (ii) ابولہب (iii) ابوسفیان (iv) عبداللہ بن اُبی

(د) دَرّے کے تیراندازوں کی قیادت سونپی گئی:

(i) حضرت عبدُ اللہ بن جُبَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو (ii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو

(iii) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو (iv) حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ کو

(ہ) غزوۂ اُحد میں مسلمان شہدا کی تعداد ہے:

(i) پچاس (ii) ساٹھ (iii) ستّر (iv) اسّی

2 مختصر جواب دیں۔

(الف) غزوۂ اُحد کب اور کہاں پیش آیا؟

(ب) غزوۂ اُحد کا سبب کیا تھا؟

(ج) غزوۂ اُحد میں منافقین کا کیا کردار تھا؟

(د) غزوۂ اُحد میں خواتین نے کیا خدمت کی؟

(ہ) غزوۂ اُحد کا کیا نتیجہ نکلا؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) غزوۂ اُحد کے اسباب اور دونوں لشکروں کی جنگی تیاریوں پر نوٹ لکھیں۔

(ب) غزوۂ اُحد کے واقعات اور نتائج پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ غزوۂ اُحد کے چند شہداء کی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ غزوۂ اُحد کے واقعات نقشے کی مدد سے طلبہ کے سامنے بیان کریں۔ ★ طلبہ سے کمرا جماعت میں غزوۂ اُحد میں خواتین کے عملی کردار پر مذاکرہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ہ) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبّت و اِطاعت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ یہ جان سکیں کہ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبّت و عشق رکھنا ایمان کا لازمی جز ہے۔
- ★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فضائل و مناقب اور کمالاتِ عالیہ سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ سمجھ سکیں کہ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- ★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نسبت سے اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے محبّت کرنے والے بن سکیں۔
- ★ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبّت کے جذبے سے سرشار ہو کر اَخلاقِ حَسَنہ کو اپنا سکیں۔
- ★ روزمرّہ زندگی کے معمولات میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اِطاعت کر سکیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اُمّتِ مسلمہ پر اتنے احسانات ہیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس محبّت کے بغیر اِنسان کا ایمان مکمّل نہیں ہو سکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "آپ فرما دیجیے (مسلمانو!) اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے خود کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں خسارے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جنھیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب) تمھیں زیادہ محبوب ہیں اللہ سے اور اُس کے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سے اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو تم انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"
(سورۃ التوبۃ:24)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک میں اُسے اُس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (صحیح بخاری:15)

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبّت رکھنے کا صلہ جنّت ہے۔ ایک آدمی نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے قیامت کے لیے بہت زیادہ روزے، نمازیں اور صدقے تو تیار نہیں کر رکھے، البتّہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبّت ضرور کرتا ہوں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

ترجمہ: پھر تو انھی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبّت ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اسلام لانے کے بعد کسی اور چیز پر اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمان پر ہوئی۔ مجھے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سچی محبّت ہے، لہٰذا مجھے اُمید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا، اگرچہ میں نے ان جیسے نیک کام نہیں کیے۔ (صحیح مسلم: 2636)

اِطاعتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

اِطاعت کا معنٰی ہے: بات ماننا۔ اِطاعتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مُراد ہے کہ اِنسان زندگی کے ہر معاملے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لائے ہوئے دین اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کہی ہوئی بات کو حرفِ آخر سمجھے اور اسی پر عمل کرے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات ماننا اور اس پر عمل کرنا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کی علامت ہے۔ جو شخص آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر عمل نہیں کرتا وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اِطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اپنی اِطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورۃ النساء: 80)

ترجمہ: جس نے رسول (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کی اِطاعت کی تو یقیناً اُسی نے اللہ کی اِطاعت کی۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں فرماتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وہی بات بیان فرماتے تھے جو وحی کی جاتی تھی۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی امّت کو حکم دیا کہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات مانے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لائے ہوئے دین پر عمل کرے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت جنّت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میری امّت کا ہر شخص جنّت میں داخل ہوگا سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا ''یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے میری اِطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے جو عظیم مقام عطا فرمایا، اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر حکم پر لبّیک کہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانِ مبارک سے جو بات نکلتی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوراً اس پر عمل شروع کر دیتے تھے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی اِطاعت کریں۔ اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا اور ہماری دنیا و آخرت بھی سنور جائیں گی۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) قیامت کے دن انسان ساتھ ہوگا:

(i) والدین کے (ii) جس سے محبت کرتا ہے (iii) رشتہ داروں کے (iv) بہن بھائیوں کے

(ب) اِطاعت کا معنٰی ہے:

(i) حکم عدولی کرنا (ii) تحفہ دینا (iii) بات ماننا (iv) تقلید کرنا

(ج) نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات ماننا اور اس پر عمل کرنا علامت ہے:

(i) علم کی (ii) سخاوت کی (iii) آپ سے محبت کی (iv) شجاعت کی

(د) نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت دراصل اِطاعت ہے:

(i) صالح لوگوں کی (ii) فرشتوں کی (iii) انبیائے کرام علیہم السلام (iv) اللہ تعالیٰ کی

(ہ) اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کو قرار دیا ہے:

(i) صبر آزما (ii) بہترین نمونہ (iii) دائمی (iv) معجزہ

2 مختصر جواب دیں۔

(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کی کیا فضیلت ہے؟

(ب) اِطاعتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) اِطاعتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

(د) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کا اِظہار کیسے کیا جا سکتا ہے؟

(ہ) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عظیم مقام و مرتبہ کی سب سے بڑی وجہ کیا تھی؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کے فضائل تحریر کریں۔

(ب) اِطاعتِ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا مُراد ہے؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت اور اطاعت سے متعلق ایک قرآنی آیت تلاش کر کے ایک چارٹ پر تحریر کریں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ سے "اِطاعت اور حبِّ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تقاضائے ایمان" کے عنوان پر تقریر کروائیں۔

★ طلبہ کے گروپ بنوا کر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاقِ حَسَنہ کے مختلف پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(و) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا بچّوں کے ساتھ حسنِ سلوک

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا بچّوں کے ساتھ حسنِ سلوک جان سکیں۔
- ★ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی بچّوں خصوصاً حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ محبّت وشفقت کے چند واقعات سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ★ سمجھ سکیں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کس طرح بچّوں کی تربیت کا اہتمام فرماتے تھے۔ (خصوصاً حضرت اُسامہ بن زید، حضرت اَنس بن مالک اور حضرت سیّدہ اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم)
- ★ یتیم بچّوں کے ساتھ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حسنِ سلوک کے بارے میں آگاہ ہو سکیں۔ (خصوصاً اولادِ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- ★ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی بچّوں کے ساتھ خوش طبعی، دل جوئی اور حوصلہ افزائی کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ روزمرّہ زندگی میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی شفقت ومحبّت اور تربیت کے پہلوؤں کی عملی پیروی کر سکیں۔

بچّے کسی بھی قوم کے مستقبل کا اثاثہ ہوتے ہیں۔ بچّوں سے محبّت کرنا اور ان کی اچھّی تربیت کرنا اس لیے ضروری ہے تاکہ آنے والی نسل کی حفاظت کی جاسکے۔ ہر مہذّب قوم اپنے بچّوں کی تعلیم و تربیت کا خاص انتظام کرتی ہے۔ بچّوں کی تعلیم و تربیت کا خیال نہ رکھنے والی قوموں کا مستقبل تاریک ہوتا ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بچّوں سے بہت محبّت فرماتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بچّوں کو خود سلام کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نماز میں کسی بچّے کے رونے کی آواز سُن لیتے تو نماز کو مختصر کر دیا کرتے تھے۔ جب کوئی نومولود بچّہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں لایا جاتا تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے، اسے گھٹّی دیتے اور اس کے لیے برکت کی دعا فرماتے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو سب ہی بچّوں سے محبّت تھی، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ خاص طور اپنے ان ننھے نواسوں سے بہت محبّت فرماتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اکثر انھیں اپنے ساتھ رکھتے۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے کسی ضرورت سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دروازے پر دستک دی، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ باہر تشریف لائے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس چادر کے نیچے کیا ہے۔ جب میں واپس جانے لگا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے چادر اٹھائی، میں نے دیکھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اٹھا رکھا تھا۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں اِن دونوں سے محبّت کرتا ہوں تُو بھی اِن سے محبّت فرما اور اُن لوگوں سے بھی محبّت فرما جو اِن دونوں سے محبّت رکھتے ہیں۔" (جامع ترمذی: 3769)

کئی بار ننھے نواسے نماز میں بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ہوتے۔ ایک رات آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سجدے کے لیے سر جھکاتے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کمر مبارک پر چڑھ جاتے۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سجدے سے سر اٹھاتے تو دونوں کو شفقت سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیتے۔ پھر جب دوبارہ سجدہ کرتے تو وہ دونوں پھر سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کمر مبارک پر چڑھ جاتے۔ نماز کے دوران آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک سجدہ لمبا کر دیا۔ نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! نماز میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک سجدہ بہت لمبا کیا، ہم سمجھے شاید کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے یا پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی کی جا رہی ہے۔'' آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> ''ایسی کوئی بات نہیں، بات دراصل یہ تھی کہ میرے بیٹے نے مجھے سواری بنا لیا تھا، میں نے اس کی خواہش پوری ہونے تک سجدے سے اٹھنا پسند نہ کیا۔'' (سنن نسائی: 1141)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مُنہ بولے بیٹے تھے۔ اُن کے حقیقی والد کا نام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت محبّت فرماتے اور ان کی تربیت فرماتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کی لازوال خدمت انجام دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنھیں ایک ایسے لشکر کا امیر مقرّر فرمایا تھا جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی موجود تھے۔

حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگِ مؤتہ میں شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور محبّت سے غمزدہ بچّے کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرتے رہے۔ جب منبر پر چڑھے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر کی نیچے والی سیڑھی پر بٹھا لیا اور لوگوں کو اُن کے والِد کی شہادت کی خبر دی۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا زیادہ وقت نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ گزارتے تھے۔ انھیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے خوب توجّہ اور محبّت ملتی تھی، خاص طور پر ان کے والِد کی شہادت کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شفقت اور بھی بڑھ گئی تھی۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے بچّوں سے ملتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک سفر سے واپس آئے تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ سوار کر لیا۔ اس طرح تینوں ایک ہی سواری پر سوار ہو کر مدینہ منوّرہ داخل ہوئے۔

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دس سال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان

دس سالوں میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ (صحیح بخاری: 6038)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بیٹیوں سے بہت محبّت کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پہلے عرب کے لوگ بیٹی کی پیدائش کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو بتایا کہ جو شخص بیٹی سے محبّت کرے گا اور اس کی اچھی تربیت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں میرے قریب رکھے گا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی چار بیٹیاں ہیں: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت رُقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی حضرت اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت محبّت فرماتے تھے۔ بعض اوقات آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نماز ادا کر رہے ہوتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ننھی نواسی آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک کندھوں پر سوار ہو جاتی۔

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک بہت خوب صورت ہار لایا گیا جس میں قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ یہ ہار میں اپنے گھر والوں میں سے اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی حضرت اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور وہ ہار ان کے گلے میں ڈال دیا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نہ صرف بچّوں سے بہت محبّت فرماتے تھے بلکہ ان کی تربیت بھی فرماتے تھے۔ جب کوئی بچّہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کھانا کھاتا تو اسے کھانے پینے کے آداب بھی سکھاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بچّوں کو اچھی اچھی نصیحتیں بھی فرماتے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھی بچّوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، اُن سے محبّت کرنے اور ان کی تربیت کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) بچّے کسی بھی قوم کا اثاثہ ہوتے ہیں:

(i) ماضی کا (ii) حال کا (iii) مستقبل کا (iv) تینوں کا

(ب) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں:

(i) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ii) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) ضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی:

(i) پانچ سال (ii) دس سال (iii) پندرہ سال (iv) بیس سال

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(د) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے:

(i) غزوۂ بدر میں (ii) غزوۂ اُحد میں (iii) جنگِ موتہ میں (iv) جنگِ یمامہ میں

(ہ) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی بیٹی کا نام ہے:

(i) اُمامہ (ii) اُمِّ کلثوم (iii) فاطمہ (iv) رقیّہ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نماز میں کسی بچّے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز کو ______ کر دیا کرتے تھے۔

(ب) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ہار اپنی نواسی ______ کو عطا فرمایا۔

(ج) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بیٹیوں سے بہت ______ کرتے تھے۔

(د) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی ______ بیٹیاں تھیں۔

(ہ) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نہ صرف بچّوں سے بہت محبّت فرماتے تھے بلکہ ان کی ______ بھی فرماتے تھے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نومولود بچّے پر کس طرح شفقت کا معاملہ فرماتے تھے؟

(ب) حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی فضیلت میں ایک حدیثِ نبوی لکھیں۔

(ج) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کس طرح شفقت فرماتے تھے؟

(د) بیٹیوں کی تربیت اور پرورش کی فضیلت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(ہ) حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیوں میں سے کسی دو کے نام لکھیں۔

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے ننھے نواسوں سے کس طرح محبّت فرماتے تھے؟

(ب) حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنی بیٹیوں سے کس طرح محبّت کا اظہار فرماتے تھے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ عہد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں ان بچّوں کے ناموں کی فہرست بنوائیں جنھوں نے براہ راست حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے بچپن میں تربیت حاصل کی۔
- ★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے نواسوں حضرات حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے متعلّق معلومات پر مبنی چارٹ بنائیں اور کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیّبہ سے بچّوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کے واقعات پر مذاکرہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ز) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا اِیفائے عہد

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ اِیفائے عہد کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- ★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی مکّی زندگی سے اِیفائے عہد کی چند مثالوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ میں غیر مسلموں سے اِیفائے عہد کی چند مثالیں جان سکیں۔
- ★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اِیفائے عہد کے حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تربیت کے بارے میں حقائق سمجھ سکیں۔
- ★ اِیفائے عہد کے معاشرتی فوائد اور عہد شکنی کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے روزمرّہ زندگی میں اِیفائے عہد کی صفت کو اپنا سکیں۔

اِیفائے عہد کا معنیٰ ہے: وعدہ پورا کرنا، یعنی اِنسان اگر کسی سے کوئی وعدہ یا معاہدہ کرے تو اسے پورا کرے۔ اپنی ذمّہ داری نبھانا بھی اِیفائے عہد کا حصّہ ہے۔ وعدہ پورا کرنا ہمارے دین کا حکم ہے۔ ایک اِنسان اس وقت تک کامل مسلمان نہیں بن سکتا جب تک وہ دوسروں سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں وعدہ پورا کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" (سورۃ بنی اسرائیل: 34)

ایک اور جگہ فرمایا:

"اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو" (سورۃ المائدۃ: 01)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے وعدہ پورا کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

"جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے" (مسند احمد: 5140)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے وعدہ خلافی کرنے کو منافق کی نشانی قرار دیا اور فرمایا: "منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدے کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔" (صحیح بخاری: 6095)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اعلانِ نبوّت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کسی شخص کے ساتھ معاملہ ہوا اور آپس میں یہ طے ہوا کہ فلاں جگہ پر کل ملاقات کریں گے۔ دن، جگہ اور وقت سب طے ہو گیا۔ جب وقتِ مقرّرہ آیا تو نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس جگہ پر پہنچ گئے مگر وہ شخص جس سے وعدہ کیا ہوا تھا، وہ اس جگہ نہیں آیا۔ انتظار کرتے ہوئے کئی گھنٹے گزر گئے مگر وہ شخص نہیں آیا۔ روایات میں آتا ہے کہ تین دن تک مسلسل نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس شخص کا انتظار کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ صرف ضرورت کے لیے گھر جاتے اور دوبارہ واپس اُسی جگہ

آ جاتے۔ تین دن بعد جب وہ صاحب آئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اتنا کہا کہ تم نے وعدے پر نہ آ کر مجھے تکلیف پہنچائی۔ (سنن أبی داؤد:4344)

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی کے ساتھ وعدہ خلافی نہ کی، خواہ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کھلا دشمن ہی ہو۔ غزوۂ بدر کے موقع پر مشرکینِ مکّہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کر لیا اور پھر اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ غزوۂ بدر میں ہمارے خلاف شریک نہیں ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد ہونے کے لیے یہ وعدہ کر لیا۔ نبی مکرّم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات ہوئی اور سارا واقعہ سنایا۔ پھر انھوں نے غزوۂ بدر میں ساتھ چلنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا لیکن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنھیں منع کر دیا کیوں کہ وہ مشرکین کے ساتھ وعدہ کر کے آئے تھے کہ شریک نہیں ہوں گے۔
(الاصابہ، ج1، ص:316)

حدیبیہ کے معاہدے میں کافروں نے ایک شرط یہ بھی رکھی تھی کہ اگر مکّہ مکرّمہ کا کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ منوّرہ جائے گا تو مسلمانوں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اسے واپس مکّہ مکرّمہ بھیجیں اور اگر کوئی شخص مدینہ منوّرہ چھوڑ کر مکّہ مکرّمہ آئے گا تو قُریش کے ذمّہ یہ نہیں ہوگا کہ وہ اسے واپس مدینہ منوّرہ بھیجیں۔ یہ شرط بھی مسلمانوں کے لیے بہت تکلیف دہ تھی اور اس کی وجہ سے وہ یہ چاہتے تھے کہ ان شرائط کو قبول کرنے کی بجائے ان کافروں سے ابھی ایک فیصلہ کُن معرکہ ہو جائے۔ ابھی معاہدۂ حدیبیہ لکھا جا رہا تھا کہ قُریشِ مکّہ کے نمائندہ سہیل بن عمرو کے اپنے بیٹے حضرت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مسلمان ہو چکے تھے، کسی طرح قُریش کی قید سے نکل کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچ گئے۔ سہیل بن عمرو نے انھیں دیکھ کر کہا: یہ پہلا شخص ہے جسے مسلمان واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ابھی تو معاہدے پر دستخط بھی نہیں ہوئے۔ سہیل بن عمرو نے کہا: اگر اسے واپس نہ کیا گیا تو میں معاہدہ کیے بغیر واپس چلا جاؤں گا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر حالت میں یہ معاہدہ کرنا چاہتے تھے، اس لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

> دیکھو! اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کوئی اور راستہ نکال دے گا، صبر کرو اور اس آزمائش کو باعثِ اَجر و ثواب سمجھو۔ ہم نے قُریش سے معاہدہ کر لیا ہے۔ اب ہم اپنے وعدے کو توڑ نہیں سکتے۔ (صحیح بخاری:2529)

وعدے پورا کرنے سے اِنسان کی عزّت میں اِضافہ ہوتا ہے اور لوگ اس پر اِعتماد کرنے لگتے ہیں۔ وعدہ پورا کرنے والا تاجر کبھی گھاٹے کا شکار نہیں ہوتا۔ اِنسان کو وعدہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے تا کہ بعد میں وعدہ خلافی کی نوبت ہی نہ آئے۔ ہمیں وعدے کی پابندی کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔ یہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت اور حکم ہے۔ اس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا اور لوگوں میں بھی ہماری عزّت بڑھے گی۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) اِنسان کا کسی سے کوئی وعدہ یا معاہدہ پورا کرنا کہلاتا ہے:

(i) اِیفائے عہد (ii) صلہ رحمی (iii) کفایت شعاری (iv) عدل و احسان

(ب) وعدہ پورا کرنا نشانی ہے:

(i) عالم کی (ii) قاضی کی (iii) کامل مسلمان کی (iv) منافق کی

(ج) حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے مطابق وعدہ خلافی کرنا نشانی ہے:

(i) مسلمان کی (ii) منافق کی (iii) یہودی کی (iv) مشرک کی

(د) غزوۂ بدر کے موقع پر مشرکینِ مکّہ نے گرفتار کر لیا تھا:

(i) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ii) حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(iii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (iv) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ہ) نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے وعدہ پورا کرنے کے حوالے سے آدمی کا انتظار کیا:

(i) دو دن تک (ii) تین دن تک (iii) چار دن تک (iv) پانچ دن تک

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) وعدے پورا کرنا ہمارے دین کا ________ ہے۔

(ب) ''جو ________ پورا نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔''

(ج) سہیل بن عمرو کے بیٹے کا نام ________ تھا۔

(د) وعدہ پورا کرنے والا تاجر کبھی ________ کا شکار نہیں ہوتا۔

(ہ) وعدہ پورا کرنے سے اِنسان کی ________ میں اضافہ ہوتا ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) وعدہ پورا کرنے سے کیا مُراد ہے؟

(ب) وعدے پورا کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

(ج) وعدے پورا کرنے کی اہمیت پر ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(د) وعدے پورا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(ہ) منافق کی تین نشانیاں کون سی ہیں؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) اِیفائے عہد کے معنیٰ اور اہمیّت پر روشنی ڈالیں۔

(ب) سیرتِ طیّبہ سے اِیفائے عہد کی مثالیں بیان کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ اِیفائے عہد کے متعلق مستند احادیث کا ایک چارٹ تیار کیجیے اور اسے کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ کی زندگی میں اِیفائے عہد کی عملی صورتوں کے متعلق مذاکرہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

باب چہارم

اَخلاق و آداب

(الف) مشاورت کی اہمیّت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

★ مشاورت کے معنی و مفہوم کو جان کر اس کی اہمیّت و فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔ ★ قرآن و سنّت کی روشنی میں مشاورت کے احکام و آداب سمجھ سکیں۔

★ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حَسَنَہ کی روشنی میں مشاورت سے متعلّق آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طرزِ عمل کا جائزہ لے سکیں۔

★ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشاورت کے چیدہ چیدہ واقعات جان سکیں۔

★ روزمرّہ زندگی کے معاملات میں مشاورت کے فوائد وثمرات کا جائزہ لے سکیں۔ ★ اپنی زندگی میں مشاورت کی عملی صورتوں کو اختیار کر سکیں۔

مشاورت کا مفہوم اور اہمیّت

مشاورت کا معنی ہے: دوسروں کی رائے لینا۔ اسلام مسلمانوں کو تمام معاملات میں مشورہ کرنے کا حکم دیتا ہے، تاکہ بعد میں ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (سورۃ آلِ عمران:159)

ترجمہ: اور (ضروری) معاملات میں ان سے مشورہ کیجیے۔

مشورے کی اہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں "شوریٰ" نام کی ایک سورت ہے۔ اس سورت میں ایمان والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (سورۃ الشوریٰ:38)

ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں۔

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مشورہ کرنے والا نادِم نہیں ہوتا۔ (المعجم الاوسط:6627)

جس شخص سے مشورہ لیا جائے اسے مشورہ امانت سمجھ کر دینا چاہیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔ (سنن ابی داؤد:5128)

حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جان بوجھ کر غلط مشورہ دینے کو خیانت قرار دیا ہے۔ (سنن ابی داؤد:3657)

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام اہم اجتماعی معاملات میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منوّرہ کی حفاظت کے اسباب کے لیے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم سے مشورہ لیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا، کیوں کہ ان کے علاقے میں حفاظت کے لیے خندقیں کھودی جاتی تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے مشورے کو پسند فرمایا، اس پر عمل کیا اور اس حکمتِ عملی کی وجہ سے غزوۂ خندق میں کافروں کو عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مشورہ کیا تھا۔ اسی طرح صلحِ حدیبیہ کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مشورہ فرمایا تھا۔

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنھم اُمّتِ مُسلمہ کے فیصلے تنِ تنہا نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ کسی بھی اہم معاملے کا فیصلہ کرنے کے لیے مجلسِ مشاورت منعقد کی جاتی تھی۔ سب کی رائے لی جاتی تھی اور پھر کسی کام کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نوجوانوں کو بلاتے اور ان کی عقل و سمجھ کی تیزی کو اختیار کرتے ہوئے ان سے مشورہ لیتے۔

مشاورت کے معاشرتی فوائد

مشورے سے اپنے کام کرنے والے شخص کو درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

(1) اِنسان فیصلہ کرنے میں غلطی سے بچ جاتا ہے۔
(2) بہت سی ایسی چیزیں معلوم ہوجاتی ہیں جو پہلے علم میں نہیں ہوتیں۔
(3) فیصلہ کرنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔
(4) انسان پچھتاوے سے بچ جاتا ہے۔

مشورہ لینے سے کام میں برکت بھی آتی ہے اور سنّت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے۔ جو لوگ کسی سے پوچھے جانے بغیر خود ہی سارے کاموں کے فیصلے کرتے ہیں وہ اکثر نقصان اٹھاتے ہیں۔ طلبہ کو اپنی زندگی کے ہر معاملے میں اپنے والدین اور اساتذہ کرام سے ضرور مشورہ لینا چاہیے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) دوسروں کی رائے لینا کہلاتا ہے:

(i) اِیفائے عہد (ii) رحم دلی (iii) کفایت شعاری (iv) مشاورت

(ب) قرآنِ مجید میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا:

(i) فرشتوں سے (ii) اہلِ طائف سے
(iii) صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم سے (iv) انصار سے

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

ج مشورہ کرنے والے کو سامنا نہیں کرنا پڑتا:

(i) ندامت کا (ii) غریبی کا (iii) امیری کا (iv) بیماری کا

د غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ دینے والے صحابی ہیں:

(i) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ii) حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(iii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اہم اُمور میں فیصلہ کرتے تھے:

(i) مجلسِ مشاورت کی رائے سے (ii) اَنصار کی رائے سے
(iii) نوجوانوں کی رائے سے (iv) اپنی بصیرت سے

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف اسلام مسلمانوں کو تمام معاملات میں ______ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

ب حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جان بوجھ کر غلط مشورہ دینے کو ______ قرار دیا ہے۔

ج صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زوجہ مطہرہ ______ سے مشورہ لیا تھا۔

د مشورہ کرنے سے اِنسان فیصلہ کرنے میں ______ سے بچ جاتا ہے۔

ہ مشورہ کرنے سے کاموں میں ______ آجاتی ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف مشاورت کا کیا معنیٰ ہے؟

ب مشاورت کی اہمیّت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

ج مشاورت کی اہمیّت پر ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

د مشورہ کس سے کرنا چاہیے؟

ہ مشاورت کے کوئی سے دو فوائد تحریر کیجیے۔

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف قرآن وسنّت کی روشنی میں مشاورت کی اہمیّت بیان کریں۔

ب مشاورت کے فوائد تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ مشاورت کی اہمیّت سمجھتے ہوئے اپنی روزمرہ زندگی میں مشاورت پر عمل پیرا ہونے کے فوائد واثرات اپنے گھر والوں اور ہم جماعتوں کو بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ کمرا جماعت اور درس گاہ میں تعلیم و تربیت کے اصول وضوابط کی تشکیل کے سلسلے میں طلبہ کی مشاورت سے کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) صبر و تحمّل

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- صبر و تحمّل کے معنٰی و مفہوم جان سکیں۔
- صبر و تحمّل کی اہمیّت و فضیلت سمجھ سکیں۔
- سیرت رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں صبر و تحمّل کی مثالیں سمجھ کر اس صفت کو اپنی زندگیوں میں اپنا سکیں۔
- اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی زندگیوں سے صبر و تحمّل کی مثالیں جان کر ان سے سبق حاصل کر سکیں۔
- روزمرّہ معاملات میں صبر و تحمّل اختیار نہ کرنے کے نقصانات کا جائزہ لے کر ان سے بچنے کی کوشش کر سکیں۔

صبر کے لغوی معنٰی روکنے کے ہیں اور تحمّل کے معنٰی اٹھانے اور برداشت کرنے کے ہیں۔ کسی کام کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرنا، بے قرار نہ ہونا، مشکلات کی پروانہ کرنا، درگزر کرنا، ثابت قدم رہنا، ہر طرح کی تکلیف اٹھا کر فرض کو ادا کرنا وغیرہ سب صبر کی مختلف صورتیں ہیں۔

قرآنِ مجید نے صبر کو بڑی اہمیّت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مختلف مواقع پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ (سورۃ طٰہٰ: 130)

ترجمہ: تو آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) ان کی باتوں پر صبر کیجیے۔

ایک اور جگہ ارشادِ ربّانی ہے:

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۞ (سورۃ المدّثّر: 07)

ترجمہ: اور آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اپنے ربّ کے لیے صبر کریں۔

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۞ (سورۃ البقرۃ: 153)

''بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے مومن کے حال پر تعجّب ہوا کہ اس کے لیے تو ہر حال میں خیر ہے۔ یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں، کیوں کہ اگر اسے کوئی خوشی اور نعمت ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے، یہ شکر ادا کرنا اس کے لیے خیر ہے۔ اگر اسے کوئی پریشانی لاحق ہو تو وہ صبر کرتا ہے، یہ صبر اس کے لیے خیر کا باعث ہے۔ (صحیح مسلم: 5318)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلصَّبْرُ ضِيَاءٌ (صحیح مسلم: 328)

ترجمہ: صبر روشنی ہے۔

صبر و تحمل اور اُسوۂ حَسَنَہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ چل رہا تھا، اس وقت آپ نے موٹے کناروں والی ایک چادر زیب تن فرما رکھی تھی۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی چادر کو اس زور سے کھینچا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی گردن مبارک پر اس کے نشان پڑ گئے۔ پھر وہ دیہاتی کہنے لگا "جو مال اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کیا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دو۔" اُس کی اِس حرکت پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مسکرا دیے اور اُسے اس کی ضرورت کے مطابق مال عطا فرمایا۔

ابولہب کی بیوی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے راستے میں کانٹے بچھا دیتی، تاکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ان سے تکلیف پہنچے۔ ابولہب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھر کے سامنے گندگی ڈال دیتا۔ ایک دن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک کافر نے اُونٹ کی اوجھڑی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کمر مبارک پر رکھ دی۔ بوجھ کی وجہ سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے سجدے سے سر اٹھانا مشکل ہو گیا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر ہوئی تو وہ دوڑ کر آئیں اور اس بوجھ کو دُور کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: "آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں غزوۂ اُحد سے بھی زیادہ مشکل دن کوئی آیا ہے؟" نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "ہاں! وہ دن جب میں طائف کے رہنے والوں کو اسلام کی دعوت دینے گیا تھا، ان لوگوں نے میری بات کی طرف توجّہ نہ دی اور مجھے ستایا۔" طائف کے سفر کے موقع پر حضرت جبریل علیہ السّلام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئے اور کہا: "اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسے جو حُکم دیں گے یہ پورا کرے گا۔" پھر پہاڑوں کے فرشتے نے آکر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سلام کیا اور کہا: "میں پہاڑوں پر مقرّر فرشتہ ہوں، اگر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ چاہیں تو میں طائف کے دونوں پہاڑوں کو ملا دیتا ہوں اور ان لوگوں کو ختم کر دیتا ہوں۔" نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے طائف والوں پر مہربانی فرماتے ہوئے کہا:

> "نہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صِرف اسی کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔" (صحیح مسلم: 1795)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زندگی میں سخت تکلیفیں برداشت کیں۔ نُبوّت کا اعلان فرمایا تو اپنا ہی شہر دشمن بن گیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دباؤ قبول نہ کیا تو پورے خاندان کے ساتھ گھاٹی میں محصور کر دیا گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھی چمڑا اُبال کر کھانے پر مجبور ہو گئے۔ طائف گئے تو لوگوں نے اتنے پتھر مارے کہ جوتے خون سے بھر گئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دشمنوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیشانی تک زخمی کر دی۔ لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کے منصوبے بناتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہجرت

کا غم بھی اٹھایا۔ اولادِ نرینہ ملی اور اللہ تعالیٰ نے واپس لے لی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے دوست اور چچا کا ایسا جسدِ خاکی دیکھنا پڑا جس کا سینہ چاک تھا اور دشمن کلیجہ نکال کر لے گئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹوں اور قریبی ساتھیوں کو قبر میں اتارا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحراؤں میں پیدل سفر بھی کیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بیماری بھی دیکھی، بے وطنی اور عُسرت بھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان تمام مصائب اور غموں کو صبر و تحمّل کے ساتھ برداشت فرمایا اور ایک دن ایسا آیا کہ دینِ اسلام کا تعارف دُنیا کے ہر خطّے میں پہنچ گیا۔

صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا صبر و تحمّل

اللہ تعالیٰ کے راستے میں سخت سے سخت حالات کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرنا صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا ایسا وصف ہے جس میں دنیا کی کوئی جماعت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح راہِ حق میں صبر و استقامت کے ساتھ اپنی جانوں کو قربان کیا، اِنسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنھم زندگی کے تمام معاملات میں صبر و تحمّل سے کام لیتے تھے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری آنکھیں دُکھ گئیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر تمھاری آنکھیں یونہی دُکھتی رہیں اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی اُمید رکھی تو تمھیں اس کے بدلہ میں جنّت ملے گی۔

حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ نے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے بیٹے کی وفات پر تسلّی دی اور فرمایا: "اگر آپ صبر کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کا بدل عطا فرمائیں گے۔ اگر صبر کرو گے تو بھی تقدیر کا لکھا پورا ہو کر رہے گا، لیکن آپ کو اَجر و ثواب ملے گا اور اگر گلہ شکوہ کرو گے تو بھی تقدیر کا لکھا پورا ہو کر رہے گا۔"

صبر کے فوائد اور بے صبری کے نقصانات

صبر کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ صبر کرنا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنّت ہے۔ صبر کرنے والا اِنسان تکلیف میں بہت سی نیکیاں حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ جب اِنسان اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس نعمت کا بہترین بدل عطا فرماتے ہیں جو اس نے کھودی ہے۔ صبر کرنے والا اِنسان نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتا۔ جو لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں، ہر وقت اپنے حالات کا گِلہ کرتے رہتے ہیں وہ بہت سی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور لوگ بھی اُنھیں پسند نہیں کرتے۔

مشکل مواقع پر خود کو قابو میں رکھنا اور بے صبری اختیار نہ کرنا اِنسان کی اعلیٰ خوبی ہے۔ صبر و تحمّل ہی وہ اعلیٰ صفَت تھی جس کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تئیس (23) سال کے قلیل عرصہ میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا اور پورے عرب کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنا دیا۔

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صبر کو قرار دیا:

(i) چاشنی (ii) روشنی (iii) دولت (iv) عزّت

(ب) انبیائے کرام علیہم السلام کی صفات میں بطورِ خاص ذکر کیا گیا ہے:

(i) مال داری کو (ii) تجارت کو (iii) حکومت کو (iv) صبر کو

(ج) حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے صبر کی سب سے روشن مثال ہے:

(i) غزوۂ بدر (ii) واقعہ طائف (iii) ہجرتِ مدینہ (iv) غزوۂ احزاب

(د) مومن کو نعمت ملے تو کرتا ہے:

(i) صبر (ii) شکر (iii) فکر (iv) ذکر

(ہ) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی:

(i) ابولہب کی بیوی (ii) ابوجہل کی بیوی (iii) ابوسفیان کی بیوی (iv) امیہ کی بیوی

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) تکالیف پر ثابت قدم رہنا ______ کہلاتا ہے۔

(ب) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کمر مبارک سے اُونٹ کی اوجھڑی کو ______ نے ہٹایا۔

(ج) ہر بات کو خیر بنانا ______ ہی کا کام ہے۔ (د) "بے شک اللہ ______ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(ہ) دیہاتی کے رویّے کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ______ سے برداشت کیا۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) صبر و تحمّل کے لغوی معنیٰ کیا ہیں؟ (ب) حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے صبر و تحمّل کی ایک مثال دیں۔

(ج) صبر و تحمّل سے متعلّق ایک حدیثِ نبوی کا ترجمہ لکھیں۔ (د) تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ تکالیف کسے پہنچائی گئیں؟

(ہ) اہلِ طائف کے ظلم و ستم پر پہاڑوں کے فرشتے نے حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے کیا عرض کیا؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں صبر و تحمّل پر نوٹ لکھیں۔ (ب) صبر کے فوائد اور بے صبری کے نقصانات بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ روزمرّہ زندگی میں چند ایسے مواقع کی فہرست بنائیں جہاں صبر و تحمّل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ کو رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے صبر و تحمّل کے دو ایسے واقعات سنائیں جو اس سبق میں شامل نہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ج) اسلامی آدابِ زندگی

(راستے، سفر اور عوامی مقامات کے استعمال)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ راستے، سفر، عوامی مقامات کے استعمال کے آداب سے متعلق اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ سیرتِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آدابِ زندگی کی مثالیں جان سکیں۔
- ★ اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی زندگیوں سے آدابِ زندگی کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- ★ روز مرہ زندگی میں ان آداب کو ترک کرنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیوں کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ راستے، سفر، عوامی مقامات کے استعمال کے آداب پر عمل کر کے ان کے فوائد و ثمرات سے مستفید ہو سکیں۔
- ★ آدابِ زندگی اختیار کر کے اور مہذب طریقوں پر عمل کر کے سچے مسلمان اور اچھے شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔

ایک مسلمان کی پہچان ہے کہ وہ دوسروں کے لیے راحت اور آسانی کا ذریعہ بنتا ہے۔ رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مسافر کو راستہ بتانے پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے راستوں کو خراب کرنے اور آنے جانے والوں کے لیے مشکل بنانے سے سختی سے منع فرمایا۔ جہاد کے ایک سفر میں کچھ لوگوں کے خیمے راستے میں آ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جن لوگوں کے خیمے راستے میں آئے ہیں وہ اپنے خیمے ہٹا لیں ورنہ اللّٰہ تعالیٰ ان کے جہاد کو قبول نہیں کرے گا۔

مسلمان کی شان ہے کہ وہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں، اس میں سب سے افضل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا ہے اور حیا ایمان کا حصّہ ہے۔" (صحیح مسلم:35)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اَجر کا کام ہے اور اس میں ضروری نہیں کہ کوئی بہت بڑی چیز ہی دُور کی جائے، تکلیف دینے والا ایک کانٹا، کوئی پتّھر کا ٹکڑا بھی اگر کسی نے ہٹایا تو اس پر بھی اس کو اَجر ملے گا۔

رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص راستے سے گزر رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹا دیکھا اور اسے راستے سے ہٹا دیا، اس عمل پر اللّٰہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔" (صحیح بخاری:2472)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "انسان کے ہر جوڑ کی سلامتی پر صدقہ واجب ہے۔" پھر فرمایا: "اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔" (صحیح بخاری:2989)

رسول اللّٰہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص نے راستے میں گرا ہوا درخت لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے ایک طرف کر دیا، اُس کے اِس عمل پر اللّٰہ تعالیٰ نے اُسے جنّت میں داخل کر دیا۔" (سنن ابو داؤد:5245)

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

راستے میں چلنے کے آداب

★ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگ کر اور اس سے مدد طلب کر کے گھر سے نکلنا چاہیے۔
★ عوامی جگہوں پر بھاگنے دوڑنے اور بے ہنگم طریقے سے چلنا معیوب عمل ہے۔
★ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ راستوں کو بند کرنے اور ان میں رکاوٹ ڈالنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔
★ اگر کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرنی چاہیے۔
★ راستے میں اگر کوئی تکلیف دہ چیز پڑی ہو تو اسے ہٹا دینا چاہیے۔
★ ہمارے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب چلتے تھے تو نگاہیں نیچی رکھتے تھے۔ ہمیں بھی راستہ میں چلتے ہوئے بلاضرورت اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہیے۔
★ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب بُلندی پر چڑھتے تو کہتے:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ"
"اللہ سب سے بڑا ہے۔"

★ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب نیچے کی طرف اترتے تو کہتے:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ"
"اللہ پاک ہے۔"

★ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر ملنے والے کو سلام کرتے تھے اور جب کوئی دوسرا اسلام کرتا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کے سلام کا جواب ضرور دیتے تھے۔

دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ راستوں کو بند کرنا درست نہیں۔ سچّے مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ وہ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا کر لوگوں کے لیے آسانی اور راحت کا انتظام کرتا ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) مسافر کو راستہ بتانے پر ثواب ملتا ہے:
(i) صدقہ کا (ii) حج کا (iii) روزہ کا (iv) نفل کا

(ب) بلندی پر چڑھتے ہوئے پڑھنا چاہیے:
(i) سُبْحَانَ اللّٰهِ (ii) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (iii) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (iv) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(ج) حدیثِ نبوی کے مطابق ایمان کا سب سے افضل شعبہ ہے:
(i) حیا (ii) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (iii) طہارت (iv) راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

(د) نیچے کی طرف اترتے ہوئے پڑھنا چاہیے:

(i) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (ii) سُبْحَانَ اللّٰہِ (iii) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (iv) اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(ہ) راستہ میں چلنے کا ایک ادب ہے:

(i) دوڑ کر چلنا (ii) آہستہ چلنا (iii) نگاہوں کو جھکا کر چلنا (iv) لوگوں سے آگے آگے چلنا

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) ایک ________ کی پہچان ہے کہ وہ دوسروں کے لیے راحت اور آسانی کا ذریعہ بنتا ہے۔

(ب) مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ راستے سے ________ چیز کو ہٹا دیتا ہے۔

(ج) اِنسان کے ہر جوڑ کی سلامتی پر ________ واجب ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر اور اس سے ________ طلب کر کے گھر سے نکلنا چاہیے۔

(ہ) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر ملنے والے کو ________ کرتے تھے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) راستوں اور عوامی مقامات کے بارے میں شریعت کی تعلیم کیا ہے؟

(ب) راستوں کے حق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) سڑک عبور کرتے ہوئے کس اُصول کا خیال رکھنا چاہیے؟

(د) حدیثِ نبوی کے مطابق اِیمان کے کتنے شعبے ہیں؟

(ہ) "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کے معنیٰ لکھیں۔

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) اسلامی تعلیمات میں راستوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

(ب) راستہ چلنے کے آداب تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- غور کریں کہ آپ روزمرہ زندگی میں کون کون سے آدابِ زندگی پر کتنا عمل کرتے ہیں، ان کی فہرست بنائیں۔
- راستے، سفر اور دیگر عوامی مقامات کے آداب کے بارے میں خاکہ پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کریں اور ان سے کہیں کہ ہر گروہ آدابِ زندگی کے کسی ایک موضوع پر مکالمہ کرے۔
- طلبہ کی مدد کیجیے کہ وہ عوامی مقامات کے استعمال کے آداب کے متعلق کمرا جماعت میں تصاویر پر مبنی ایک چارٹ بنا کر آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(د) بری عادات سے اجتناب

(چوری، غصب، دھوکا دہی)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ چوری، غصب اور دھوکا دہی کا مفہوم جان سکیں۔
- ★ اسلام میں چوری، غصب اور دھوکا دہی کی مذمت اور وعید کو سمجھ سکیں۔
- ★ روز مرّہ زندگی میں چوری، غصب اور دھوکا دہی کی مختلف صورتوں اور مثالوں کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ چوری، غصب اور دھوکا دہی کے دنیوی اور اُخروی نقصانات کو سمجھ سکیں۔
- ★ کسی جگہ سے ملنے والی گم شدہ اشیا (لُقَطہ) کے بارے میں بنیادی اسلامی احکامات کا شعور حاصل کر سکیں۔

کسی دوسرے کا مال یا اس کی کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر چھُپ کر حاصل کر لینا چوری کہلاتا ہے۔ چوری کرنا انتہائی بُرا عمل ہے۔ کسی بھی معاشرے میں چور کو اچھّی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اسلام میں چوری کرنے والے کے لیے سخت سزا رکھی گئی ہے کیوں کہ جب تک چور کو سخت سزا نہیں دی جائے گی لوگوں کے مال محفوظ نہیں رہ سکتے۔ کسی کا حق چھیننے اور دبانے کو غصب کرنا کہتے ہیں۔ چوری کی طرح غصب بھی بہت بڑا گناہ ہے۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"کسی شخص کا مال اس کی دِلی اجازت کے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔" (مسند احمد:20695)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے چوری کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔" (صحیح بخاری:6783)

اگر کوئی شخص کسی کی چوری کرتا ہے تو چوری کرنے والے کو قیامت کے دن اپنی نیکیاں اسے دینی پڑیں گی یا اس کے گناہ چور کے نامۂ اعمال میں ڈال دیے جائیں گے۔

چوری اور دھوکا دہی کی مختلف صورتیں

چوری اور دھوکا دہی کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً کسی کی چیز کو اس کی اجازت اور دِلی خوشی کے بغیر اٹھا لینا یا استعمال کرنا۔ اسی طرح کسی کا راز اس کی مرضی کے بغیر جاننے کی کوشش کرنا بھی چوری کی ایک قسم ہے۔ امتحان میں نقل کرنا بھی چوری اور دھوکا دہی کی ایک قسم ہے۔ کسی کو دھوکا دے کر اس کی چیز ہتھیا لینا بھی چوری کی ہی ایک قسم ہے۔ سرکاری وسائل لُوٹنا، بجلی اور گیس چوری کرنا اور سرکاری یا نجی زمین پر قبضہ کرنا چوری کی بدترین صورتیں ہیں۔

چوری، غصب اور دھوکا دہی کے نقصانات

چوری اور دھوکا دہی سے اِنسان کو جو نقصان ہوتے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

★ چوری کی عادت اِنسان کو نکمّا بنا دیتی ہے۔
★ چور اپنی عزّت اپنے ہاتھوں برباد کر لیتا ہے۔
★ اس جرم کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔
★ چور محنت سے خود کوئی کام نہیں کرتا بس اس تاک میں رہتا ہے کہ کسی کا مال چُرا لے۔
★ چور کو سب بُرا سمجھتے ہیں۔ اس کے اس بُرے کام کے اثرات اس کے گھر والوں پر اور پورے معاشرے پر پڑتے ہیں۔

لُقطہ کا معنیٰ اور شرعی حکم

کوئی چیز جو ہمیں کہیں گری پڑی ملے، اسے لُقطہ کہتے ہیں۔ ایسی چیز کو اگر کسی نے اٹھالیا ہے تو اس کے مالک تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرنا اس پر لازم ہے۔ اگر اس چیز کو اس کے مالک تک پہنچانے کی اُمید ختم ہو جائے تو وہ چیز یا اس کی رقم کسی فقیر کو بطور صدقہ دے دی جائے۔
اگر لُقطہ کی چیز کے مالک کی تلاش میں ضائع یا خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے فوری طور پر کسی ضرورت مند کو دیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر وہ چیز فوری خراب یا ضائع ہونے والی نہیں ہے تو اس کے مالک کی تلاش کرنا اور اس تک پہنچانے کی کوشش کرنا اس شخص پر لازم ہے جسے وہ چیز ملی ہے۔
ہمیں کبھی بھی دوسروں کی چیز نہیں چرانی چاہیے۔ چوری کرنے والا اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بھی گر جاتا ہے اور لوگوں میں بھی اس کی عزّت نہیں رہتی۔ کسی کی چیز ہمیں کتنی ہی پیاری کیوں نہ ہو اس پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔ مسلمان کبھی کسی کی چیز چوری نہیں کرتا۔ اگر اسے کسی کی چیز گری ہوئی مل جائے تو وہ اسے بھی مالک تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) کسی دوسرے کا مال یا اس کی کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر چھپ کر حاصل کرنے کو کہتے ہیں:
(i) سود (ii) رشوت (iii) خیانت (iv) چوری

(ب) قیامت کے دن چوری کرنے والے کو دینا پڑیں گی / گے:
(i) اپنے ہاتھ (ii) اپنی نیکیاں (iii) اپنی برائیاں (iv) اپنی آنکھیں

(ج) چوری کی بدترین قسم ہے:
(i) جھوٹ بولنا (ii) غیبت کرنا (iii) سرکاری وسائل لوٹنا (iv) خوشامد کرنا

(د) جو چیز ہمیں کہیں گری پڑی ملے اسے شریعت میں کہتے ہیں:
(i) مالِ غنیمت (ii) ہوائی روزی (iii) اللہ کا مال (iv) لُقطہ

Web Version of PCTB Textbook Not for sale

ہ) چوری کرنے والا گر جاتا ہے:

(i) چھت سے (ii) اپنی نظروں سے (iii) پہاڑ سے (iv) اللہ تعالیٰ کی نظروں سے

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) کسی دوسرے کا مال یا اس کی کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر ________ کر حاصل کر لینا چوری کہلاتا ہے

ب) اللہ تعالیٰ نے چوری کرنے والے پر ________ فرمائی ہے۔

ج) امتحان میں ________ بھی چوری اور دھوکا دہی کی ایک قسم ہے۔

د) چوری کی عادت اِنسان کو ________ بنا دیتی ہے۔

ہ) کوئی چیز جو ہمیں کہیں گری پڑی ملے، اسے ________ کہتے ہیں۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف) چوری کسے کہتے ہیں؟

ب) چوری کی مذمّت میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

ج) غصب سے کیا مراد ہے؟

د) چوری کرنے کا کوئی ایک نقصان بیان کریں۔

ہ) لُقطہ کسے کہتے ہیں؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف) چوری کرنے اور دھوکا دینے کے تدارُک کے حوالے سے قرآن وسنّت کی تعلیمات بیان کریں۔

ب) لُقطہ کسے کہتے ہیں اور اس کے شرعی احکام کیا ہیں؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ روزمرہ زندگی میں چوری، غصب اور دھوکا دہی کی مختلف صورتوں (نقل کرنا، دوسروں کی چیزیں بلا اجازت لے لینا وغیرہ) پر مشتمل چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ سے کہیں کہ وہ جماعت میں "چوری سے اجتناب" کے موضوع پر ایک خاکہ پیش کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

باب پنجم

حسن معاملات و معاشرت

(الف) حُقُوق العباد

(والدین، بہن بھائی، رشتہ دار)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ حُقُوق العباد کا معنٰی اور مفہوم بیان کر سکیں۔
- ★ حُقُوق العباد کی ادائیگی کی اہمیّت و فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- ★ والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے متعلق جان سکیں۔
- ★ اپنی عملی زندگی میں والدین اور بڑوں کی فرماں برداری اور خدمت کی فضیلت کو سمجھتے ہوئے اسے اپنا شعار بنا سکیں۔
- ★ اسلام میں صلہ رحمی کی فضیلت، قطع رحمی کی ممانعت اور ان کے دنیوی و اُخروی فوائد و نقصانات کو جان کر عمل کرنے والے بن سکیں۔

حُقُوق العباد کا معنٰی ہے: بندوں کے حُقُوق۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے حُقُوق کے ساتھ اپنے بندوں کے حُقُوق بھی لازم فرمائے ہیں۔ ان حُقُوق کو حُقُوق العباد کہا جاتا ہے۔ حُقُوق العباد میں والدین، اساتذہ کرام، بہن بھائیوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں، ساتھیوں اور خواتین کے حُقُوق شامل ہیں۔

آخرت کی کامیابی کے لیے جیسے اللہ تعالیٰ کے حُقُوق ادا کرنا ضروری ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حُقُوق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

والدین کے حُقُوق

تمام لوگوں میں سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔ ماں باپ اپنی اولاد کے لیے ہر دکھ اور تکلیف خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں۔ ماں باپ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد ہمیشہ خوش رہے۔ وہ اولاد کی خوشی کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے والدین کی نافرمانی کو کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ قرار دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ بھی فرمایا:

> "اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔" (صحیح الجامع، 3506:)

ماں باپ کے حُقُوق میں سے کچھ حُقُوق یہ ہیں:

ماں باپ کا کہا مانا جائے۔ ماں باپ سے نرم اور دھیمے لہجے میں بات کی جائے۔ ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔ ان سے کبھی جھوٹ نہ بولا جائے۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کے علاج اور ضروریات کا خاص خیال رکھا جائے۔ ماں باپ کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا جائے۔ جب وہ دنیا سے رُخصت ہو جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے اور نیک اعمال کے ذریعے سے انھیں ثواب پہنچایا جائے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

بہن بھائیوں کے حقوق

بہن بھائیوں کا ہم پر بہت حق ہے۔ ہم بہن بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اور ان کی خدمت کر کے بہت سی نیکیاں کما سکتے ہیں۔

بڑے بہن بھائیوں کی عزّت و احترام کرنا اور ان کا کہنا ماننا اسی طرح ضروری ہے جیسے ماں باپ کا حکم ماننا ضروری ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ (شعب الایمان:7929)

چھوٹے بہن بھائیوں پر شفقت کرنا، ان سے نرمی سے پیش آنا اور ان کی مدد کرنا اللّٰہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد:4945)

اگر بہن بھائیوں سے کسی بات پر ناراض ہو جائیں تو جلد ہی صلح کر لینی چاہیے، کیوں کہ تین دن سے زیادہ ناراض رہنا اللّٰہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:5670)

رشتہ داروں کے حقوق

والدین اور بہن بھائیوں کے بعد انسان کا قریبی تعلّق اپنے خونی رشتہ داروں سے ہوتا ہے۔ ان میں چچا، تایا، ماموں، خالہ، پھوپھی، ان کی اولاد اور دوسرے رشتہ دار شامل ہوتے ہیں۔ رشتہ داروں کی ہر لحاظ سے اَخلاقی اور مالی مدد کرنا، خوشی اور غم کے موقعوں پر ان کا ساتھ دینا، بیماری میں ان کی عیادت کرنا، ان کے گھر اور بچّوں کا خیال رکھنا اور جب وہ مدد کے لیے بلائیں تو ان کی مدد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ (سورۃ بنی اسرائیل:26)

ترجمہ: اور رشتہ دار کو اُس کا حق ادا کرو

حدیثِ نبوی کے مطابق نادار کو صدقہ دینا نیکی ہے، لیکن رشتہ دار کو صدقہ دینے سے دوگنا ثواب ملتا ہے، ایسے صدقہ بھی ادا ہوگا اور رشتہ داری کا حق بھی۔ (سنن نسائی:2374)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

رشتہ دار کے حُقوق ادا نہ کرنے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری:5984)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو، اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔ (صحیح بخاری:1925)

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) ہم پر لوگوں میں سب سے پہلا حق ہے:

(i) استاد کا (ii) پڑوسی کا (iii) ضرورت مند کا (iv) والدین کا

(ب) ماں باپ کی نافرمانی کو قرار دیا گیا ہے:

(i) کبیرہ گناہ (ii) مکروہ عمل (iii) مباح عمل (iv) صغیرہ گناہ

(ج) حدیث نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسے ہے جیسے:

(i) ماں کا حق بیٹی پر (ii) آقا کا حق غلام پر (iii) استاد کا حق شاگرد پر (iv) باپ کا حق بیٹے پر

(د) کسی سے ناراض رہنے کی زیادہ سے زیادہ حد ہے:

(i) ایک دن (ii) دو دن (iii) تین دن (iv) چار دن

(ہ) رشتہ دار کو صدقہ دینے سے ثواب ملتا ہے:

(i) ایک گنا (ii) دو گنا (iii) تین گنا (iv) چار گنا

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) ماں باپ سے ______ لہجے میں بات کی جائے۔ (ب) اور رشتہ دار کو اُس کا ______ ادا کرو۔

(ج) ______ کا معنٰی ہے "تمام رشتہ داروں کے ساتھ تعلّق جوڑ کر رکھنا۔"

(د) رشتہ دار کے حُقوق ادا نہ کرنے والا ______ میں داخل نہیں ہوگا۔ (ہ) رشتہ دار کو صدقہ دینے سے ______ ثواب ملتا ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) حُقوق العباد سے کیا مُراد ہے؟

(ب) ماں باپ کے حُقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) ماں باپ کے دو حُقوق تحریر کریں۔

(د) بہن بھائیوں کے حُقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(ہ) رشتہ دار کو صدقہ دینے کا کتنا ثواب ہے؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) ماں باپ کے حُقوق بیان کریں۔ (ب) بہن بھائیوں کے حُقوق بیان کریں۔ (ج) رشتہ داروں کے حُقوق بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ جائزہ لیں کہ آپ اپنے والدین اور بڑوں کی خدمت کس انداز میں کرتے ہیں اور اس کا تذکرہ جماعت میں کریں۔
- ★ رشتہ داروں کے حُقوق پر مشتمل دو مستند احادیثِ مبارکہ (متن کے علاوہ) تلاش کر کے چارٹ پر تحریر کریں اور ان کے موضوع پر آپس میں تبادلۂ خیال کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک پر ایک تقریری مقابلہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) عدل و احسان

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ عدل و احسان کا معنیٰ و مفہوم اور ان کے درمیان فرق بیان کر سکیں۔
- ★ عدل و احسان کی اہمیت و فضیلت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ سیرت رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے معمولات کی روشنی میں عدل و احسان کی مثالیں جان سکیں۔
- ★ روزمرہ زندگی میں عدل و احسان کی مختلف صورتوں کو سمجھ سکیں۔
- ★ عدل و احسان کے معاشرتی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ روزمرہ زندگی سے عدل و احسان کی مثالیں بیان کر سکیں۔
- ★ عدل و احسان کی صفات کو اپنا کر ایک مثالی مسلمان بن کر معاشرے کی خدمت کر سکیں۔

عدل کا معنیٰ برابری اور احسان کا معنیٰ نیکی کرنا اور کسی کام کو انتہائی عمدہ طریقے سے انجام دینا ہے۔ ہر حق دار کو اس کا حق دینا اور ہر چیز کو اس کے اصل مقام پر رکھنا عدل کہلاتا ہے۔ عدل کا متضاد ظلم ہے، جس کا مطلب کسی چیز کو اس کے اصل مقام سے ہٹانا اور صاحبِ حق کو اس کے حق سے محروم کرنا ہے۔

عدل اور احسان ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ عدل کی صفت جب اپنے کمال پر پہنچتی ہے تو اسے احسان کہا جاتا ہے، کیوں کہ احسان میں کسی کو اس کے حق کے ساتھ ساتھ اس سے زیادہ ادا کرنے کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور نماز کا عدل یہ ہے کہ اس کے فرائض و واجبات پورے پورے ادا کیے جائیں۔ سنّتوں اور مُستحبّات کی رعایت کی جائے اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔ لیکن اگر نماز میں ان تمام باتوں کے ساتھ انسان کو یہ دھیان بھی ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں تو اسے احسان کہا جائے گا۔ اسلام میں عدل و احسان پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

> اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (سورۃ النحل:90)
>
> ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ فرمایا جن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان سات خوش نصیبوں میں سب سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جس کا تذکرہ کیا، وہ ہے:

> اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ (صحیح بخاری:660)
>
> ترجمہ: عدل سے کام لینے والا حکمران یا قاضی

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کو صدقے سے تعبیر فرمایا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تمھارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔“
(صحیح بخاری:2767)

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ”اگر کوئی مومن کسی مومن پر ظلم کرے اور اس ظلم کا بدلہ دنیا میں اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس کا بدلہ دلوائے گا۔“ (مصنف عبدالرزاق:18037)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عدل وانصاف کی آواز کو ایک ایسے زمانے اور حالات میں بُلند فرمایا جب ظلم وستم میں پسی ہوئی اِنسانیّت انصاف کی بھیک مانگ رہی تھی، ”جس کی لاٹھی اس کی بھینس“ کا قانون نافذ تھا۔ حکمرانوں کا کام رعایا کا خون چوسنا اور طاقتور کا پیشہ غریب کے حق پر ڈاکہ ڈالنا تھا۔ ان حالات میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عدل وانصاف کا پرچم بُلند کیا اور اِنسانیّت کو ظلم وستم سے نجات دلا کر عدل رائج کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سسکتی اِنسانیّت کو غموں کا علاج دیا اور تڑپتی ہوئی نسلوں کے دکھوں کا مُداوا کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غریبوں، غلاموں اور عورتوں کو اُن کا حق دلایا۔

ایک مرتبہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ کچھ لوگوں کے کہنے پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو سزا سے بچانے کے لیے حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے سفارش کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ناراض ہو کر فرمایا:

”بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہو گئے کہ وہ امیروں کو چھوڑ دیتے تھے اور غریبوں کو سزا دیتے تھے۔“ (صحیح بخاری:3475)

آٹھ (08) ہجری کو فتحِ مکّہ کے موقع پر لشکرِ اسلام فاتحانہ شان کے ساتھ مکّہ مُکرَّمہ میں داخل ہوا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اعلان فرمایا کہ ہر اس شخص کو امان حاصل ہے، جو ہتھیار نہ اٹھائے، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے، جو ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں داخل ہو جائے اور جو بیت اللہ میں پناہ لے لے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مجاہدین کو ہدایت کی کہ پُرامن طور پر شہر میں داخل ہوں اور کسی سے زیادتی نہ کریں۔ خانۂ کعبہ کا صحن اسلام کے دشمنوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ سب مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے۔ اُن میں وہ لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے راستے میں کانٹے بچھائے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مکّہ مکرّمہ سے ہجرت کر جانے پر مجبور کیا تھا۔ انھی لوگوں نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے کئی بار مدینہ مُنَوَّرہ پر حملہ بھی کیا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے سوال کیا: اے گروہِ قُریش! آج تم مجھ سے کس سلوک کی توقّع رکھتے ہو؟ سب نے کہا: بھلائی کی، کیوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شریف بھائی اور شریف باپ کے بیٹے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السّلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا: آج کے دن تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

جب کوئی معاشرہ عدل واحسان کی صفت اپنا لیتا ہے تو اس معاشرے میں امن قائم ہو جاتا ہے۔ ہر شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے اور اسے اس کا حق ملنے لگتا ہے۔ دنیا کے ہر مہذّب معاشرے کی پہلی خوبی عدل ہے۔ اس کے بغیر نہ معاشرے قائم رہ سکتے ہیں اور نہ ہی ریاستیں۔ جن معاشروں میں عدل ہوتا ہے وہاں رہنے والے لوگ زیادہ خوش اور پُرسکون ہوتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا ہے:

(i) تسبیح (ii) دُعا (iii) صدقہ (iv) تحمید

(ب) حدیثِ مبارک کے مطابق جن خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایے میں جگہ ملے گی، ان کی تعداد ہے:

(i) چار (ii) پانچ (iii) چھے (iv) سات

(ج) اسلامی لشکر فاتحانہ انداز میں مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوا:

(i) چھے ہجری میں (ii) سات ہجری میں (iii) آٹھ ہجری میں (iv) نو ہجری میں

(د) جس عورت نے چوری کی اس کا تعلّق تھا:

(i) قبیلہ بنو مخزوم سے (ii) قبیلہ بنو امیّہ سے (iii) قبیلہ بنو عدی سے (iv) قبیلہ بنو تمیم سے

(ہ) قانون کا نفاذ ہونا چاہیے:

(i) امیروں پر (ii) غریبوں پر (iii) حکمرانوں پر (iv) سب پر

2 مختصر جواب دیں۔

(الف) عدل کی صفت جب اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو اسے کیا کہتے ہیں؟

(ب) عدل کی اہمیّت پر ایک آیتِ قرآنی کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) احسان کی اہمیّت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(د) عادل حکمران کی فضیلت پر ایک حدیث نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ترجمہ تحریر کریں۔

(ہ) بنی اسرائیل کیوں تباہ ہوئے؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) عدل و احسان کا مفہوم اور اس کی اہمیّت بیان کریں۔

(ب) اُسوۂ حَسَنہ کی روشنی میں عدل و احسان پر نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ روزمرّہ زندگی میں عدل و احسان کی مختلف صورتوں پر مشتمل چارٹ بنا کر جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ خلفائے راشدین کے عدل و احسان کے واقعات پر مذاکرہ منعقد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ج) اسلام میں رفاہِ عامہ کی اہمیّت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- رفاہِ عامہ کی اہمیّت وفضیلت سے واقف ہو سکیں۔
- سیرت رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں رفاہِ عامہ کی مثالوں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی زندگیوں سے رفاہِ عامہ کی مثالوں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- روزمرّہ زندگی میں رفاہِ عامہ کی مختلف صورتوں اور مثالوں کو سمجھ سکیں۔
- رفاہِ عامہ کے معاشرتی اثرات کا تقابلی تجزیہ پیش کر سکیں۔
- رفاہِ عامہ کے دنیوی واُخروی فوائد کو سمجھ کر ان کو اپنی عملی زندگی میں اپناتے ہوئے معاشرے کی خدمت کر سکیں۔

حُقوقُ العباد میں سے ایک حق رفاہِ عامہ ہے۔ رفاہِ عامہ سے مُراد اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے۔ مخلوق میں صرف اِنسان ہی شامل نہیں۔ اس میں پرندے، جانور اور پودے سب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت اور ان کے ساتھ مہربانی بہت بڑی نیکی ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى (سورۃ المائدۃ:02)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیز گاری کے کام میں باہم تعاون کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کا ذکر یوں فرمایا ہے:

ترجمہ: اور وہ اس کی محبّت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (سورۃ الدّھر:08)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ (مسند احمد:9187)

ترجمہ: لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پوری زندگی رفاہِ عامہ کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اعلانِ نُبوّت سے پہلے بھی رفاہِ عامہ کے کام کیا کرتے تھے۔ پہلی وحی کے موقع پر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اِن اَلفاظ میں تسلّی دی:

"اللہ تعالیٰ آپ کو بے یارومددگار نہیں چھوڑے گا، کیوں کہ آپ رشتے داروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں، حاجت مندوں کی حاجت پوری کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت کے ماروں کی مدد کرتے ہیں۔"

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ان کی بکریوں کا دودھ دوہنے تشریف لے جاتے تھے کیوں کہ ان کے گھر دودھ دوہنے والا کوئی اور نہ تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بھی رفاہِ عامہ کی بہترین مثالیں پیش کیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم رفاہِ عامہ کے کاموں میں شوق سے حصّہ لیتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ معذوروں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نابینا خاتون کے گھر جھاڑو دیتے، صفائی کرتے اور پانی بھرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راتوں کو شہر کی گلیوں میں چکر لگاتے اور ضرورت مند لوگوں کی ضروریات کو پورا کرتے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قحط کے زمانے میں اپنا سارا غلّہ لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی سے پانی کا کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی غلاموں کو بھاری رقم ادا کر کے آزاد کروایا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو اس لیے معاف فرما دیا کہ اس نے ایک پیاسے کتّے کو پانی پلایا تھا اور ایک عورت کو اس لیے عذاب دیا کہ اس نے ایک بلّی کو باندھ دیا تھا اور وہ بھوک پیاس سے مر گئی تھی۔

رفاہِ عامہ کی مختلف صورتیں ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- ★ کسی کو کھانا کھلا دینا یا پانی پلا دینا۔
- ★ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا۔
- ★ اچھی بات بتانا یا اچھّا مشورہ دینا۔
- ★ ماں باپ اور گھر والوں کے کام کر دینا مثلاً بازار سے سودا لے آنا۔
- ★ مسجد یا ہسپتال بنانا۔
- ★ ضرورت مندوں کی مدد کرنا۔
- ★ بیمار کی بیمار پرسی اور خدمت کرنا۔
- ★ یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھنا۔
- ★ پڑوسیوں سے اچھّا برتاؤ کرنا۔
- ★ مہمان نوازی کرنا۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) بہترین شخص وہ ہے جو:
(i) خوب صورت ہو (ii) لوگوں کو فائدہ پہنچائے (iii) طاقتور ہو (iv) مال و دولت جمع کرے

(ب) نابینا خاتون کے گھر کے کام کاج کرتے تھے:
(i) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (ii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (iii) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (iv) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

(ج) جانوروں کے ساتھ اچھّا سلوک کرنا حصّہ ہے:
(i) سخاوت کا (ii) رواداری کا (iii) میانہ روی کا (iv) رفاہِ عامہ کا

Web Version PCTB Textbook Not For Sale

(د) رفاہِ عامہ میں شامل ہے:

(i) روزہ رکھنا (ii) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا (iii) نوافل پڑھنا (iv) تلاوت کرنا

(ہ) لوگوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لیے رات کو گلیوں میں چکر لگایا کرتے تھے:

(i) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ii) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حُقوق العباد میں سے ایک __________ رفاہِ عامہ ہے۔

(ب) نیکی اور پرہیز گاری کے کام میں باہم __________ کرو۔

(ج) لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو __________ کو فائدہ پہنچائے۔

(د) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے __________ کے زمانے میں اپنا سارا غلّہ لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا۔

(ہ) حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ خود __________ رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) رفاہِ عامہ سے کیا مُراد ہے؟

(ب) رفاہِ عامہ کے بارے میں ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) رفاہِ عامہ کے بارے میں ایک حدیثِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(د) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کے حوالے سے رفاہِ عامہ کی مثال دیں۔ (ہ) رفاہِ عامہ کی کوئی سی تین صورتیں لکھیں۔

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) اسلامی تعلیمات میں رفاہِ عامہ کی اہمیّت پر نوٹ لکھیں۔

(ب) رفاہِ عامہ کی مختلف صورتیں بیان کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے عہد میں رفاہِ عامہ کے مختلف کاموں کی فہرست بنائیں اور اپنے ہم جماعتوں کو سنائیں۔

★ روزمرّہ زندگی میں رفاہِ عامہ کی مختلف صورتوں پر مشتمل چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ کو مواقع فراہم کریں کہ وہ رفاہِ عامہ کے مختلف کاموں میں عملی شرکت کریں، مثلاً پودے لگانا، راستے میں پڑی رکاوٹ دور کرنا، سڑک پار کرانا وغیرہ اور ان موضوعات سے متعلق پوسٹر بنانے میں بھی ان کی مدد کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

باب ششم
ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(الف) اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن

(حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کا اجمالی تعارف حاصل کر سکیں۔
- ★ قرآنِ مجید کی روشنی میں اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے مقام سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی سیرت و کردار اور ان کی دینی و معاشرتی خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے ذوقِ علم و عبادت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی دینی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی گھریلو زندگی کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی کو ان کے اُسوہ مبارکہ کے مطابق مثالی بنا سکیں۔

اُمّہاتُ المومنین سے مُراد حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہّرات یعنی بیویاں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تمام ازواج ایمان والوں کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ (سورۃ الاحزاب:6)

ترجمہ: ''اور آپ کی ازواج (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں''

جیسے کوئی اپنی ماں کی عزّت کرتا ہے اس سے بڑھ کر اسے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہّرات کی عزّت اور احترام کرنا چاہیے۔ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن دُنیا کی سب سے زیادہ خوش نصیب خواتین ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نسبت عطا فرمائی ہے۔

اس سبق میں ہم اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن میں سے تین کے بارے میں پڑھیں گے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پہلی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے دعوتِ اسلام کے مراحل میں حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بے مثال خدمت سر انجام دی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں پچیس (25) سال گزارے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے شوہرِ نامدار رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کے لیے وقف تھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے دُکھ کی ہر گھڑی کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے شانہ بشانہ خندہ پیشانی کے ساتھ

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

برداشت کیا۔ انھوں نے اپنا سارا مال اسلام کی خدمت کے لیے پیش کر دیا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے:

"جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا، وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھے اولاد عطا فرمائی۔" (مسند احمد:10560)

حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں شخصیات کا ایک ہی سال میں انتقال ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس سال کو "عَامُ الْحُزْن" یعنی غم کا سال قرار دیا گیا۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت دین مکّہ مکرّمہ میں پھیل رہی تھی۔ اسی دوران حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر مسلمان ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے خاندان میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون ہیں۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد رمضان المبارک دس (10) نبوی میں حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکّہ مکرّمہ ہی میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے گھر آ گئیں اور پھر مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دل دنیا کی محبّت سے بالکل پاک تھا۔ اس مزاج اور تربیت نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سخاوت و فیاضی کے اس مرتبہ تک پہنچایا جو بہت کم کسی کو ملتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دست کاری میں مہارت رکھتی تھیں۔ اس سے جو آمدنی ہوتی تھی اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دراہم سے بھری ہوئی ایک تھیلی حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمام دراہم ضرورت مندوں میں کھجوروں کی طرح تقسیم فرما دیے۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے آخری زمانہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پوری زندگی فیاضی اور سخاوت کا نمونہ تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت اُمّ رُومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ''حمیرا'' اور ''صدّیقہ'' ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکّہ مُکرَّمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن سے ہی بے حد ذہین تھیں۔

حضورِ اقدس خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں نو برس گزارے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حُجرے میں کئی مرتبہ وحی نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ

"اے عائشہ! یہ جبریل ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔"

جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی انھیں سلامتی اور رحمت کی دُعا دی۔ (صحیح بخاری:6201)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھر میں حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صحبت میسّر تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حُجرہ مسجدِ نبوی کے ساتھ تھا، جہاں تعلیم وارشاد کی محفلیں ہوتی تھیں۔ اس بنا پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر سے باہر بھی جو درس دیتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس میں شریک رہتی تھیں۔ خود حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رحلت کے بعد صحابیات کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دینی تعلیم وتربیت اور مسائل دریافت کرنے کے لیے کثرت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہزاروں مسائل میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گفتگو انتہائی مدلّل اور فصیح وبلیغ ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی زندگی علم کی خدمت کے لیے وقف کردی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تاریخ، ادب اور طب میں بھی کمال حاصل تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اٹھاون (58) ہجری میں انتقال فرمایا۔ نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تدفین مدینہ منوّرہ کے قبرستان جنۃ البقیع میں ہوئی۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) "عَامُ الْحُزْن" کا معنٰی ہے:

(i) غم کا سال (ii) راحت کا سال (iii) خوشی کا سال (iv) قحط کا سال

(ب) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں گزارے:

(i) پچیس سال (ii) چھبیس سال (iii) ستائیس سال (iv) اٹھائیس سال

(ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کی خدمت کے لیے پیش کردیا:

(i) اپنا سارا مال (ii) اپنا سارا خاندان (iii) اپنا باغ (iv) اپنا مکان

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(د) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں عرصہ گزارا:

(i) آٹھ سال (ii) نو سال (iii) دس سال (iv) گیارہ سال

(ہ) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا:

(i) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں (ii) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں

(iii) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں (iv) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں

2 مختصر جواب دیں۔

(الف) اُمّہاتُ المومنین کن ہستیوں کو کہا جاتا ہے؟

(ب) دس نبوی کو "عَامُ الْحُزْن" کیوں کہا جاتا ہے؟

(ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

(د) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت کا ایک واقعہ لکھیں۔

(ہ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کب ہوئی؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

(ب) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف تحریر کریں۔

(ج) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ سبق میں مذکور اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی حیاتِ طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا نام، ولدیت، پیدائش، قبیلہ، عمر، مروی احادیث کی تعداد اور تاریخ وفات شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کی سربلندی کے لیے مالی خدمات پر طلبہ کے درمیان مذاکرہ کروائیں۔

★ اُمُّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی خدمات سے متعلق جماعت میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ (بیٹوں اور بیٹیوں) سے متعارف ہو سکیں۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنے بیٹے اور بیٹیوں کے ساتھ شفقت و محبّت کو جان سکیں۔
- بناتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات، عبادت و ریاضت اور گھریلو زندگی کے روشن پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں۔
- بناتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دینِ اسلام کے لیے خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹیوں رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی سیرت و کردار سے آگاہ ہو کر اپنی عملی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اَولاد میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماسوا تمام بیٹے اور صاحبزادیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بطن سے تھیں۔ صاحبزادگان میں سے تو کسی کو دنیا کی لمبی زندگی نہ ملی، البتّہ صاحبزادیاں حیات رہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹیوں میں سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی ولادت بعثت سے دس سال قبل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے زیرِ تربیت پروان چڑھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی شادی ہجرت سے پہلے حضرت ابو العاص بن ربیع سے ہوئی۔

حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولاد میں دوسری صاحبزادی رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بعثت سے سات سال قبل پیدا ہوئیں۔ حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا حبشہ اور مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا۔ نبوّت کے پانچویں سال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ان کے ساتھ تھیں۔ حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے دو ہجری کو وفات پائی اور جنّت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تیسری صاحبزادی ہیں۔ بعثت سے کچھ عرصہ قبل پیدا ہوئیں۔ اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے ساتھ اسلام قبول کیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

دو ہجری میں غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت غم گین رہنے لگے۔ انھیں اس بات کا بہت زیادہ غم تھا کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے قرابت داری کا جو اہم رشتہ تھا وہ ٹوٹ گیا۔

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین ہجری میں حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا اور اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دامادی کا شرف پھر حاصل ہوا۔ اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذُو النُّوْرَیْن" یعنی دو نُوروں والا کہتے ہیں۔

نو ہجری میں حضرت اُمّ کُلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اِن کی نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ منوّرہ کے قبرستان جنّت البقیع میں سُپردِ خاک فرمایا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام مسلمانوں کے نزدیک ایک برگزیدہ ہستی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت 20 جمادی الثانی بروز جمعہ بعثت کے پانچویں سال میں مکّہ مکرّمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں ہستیوں کو بہترین اولاد عطا فرمائی، جن میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرفہرست ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات اپنے والد ماجد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وفات کے کچھ ماہ بعد میں ہوئی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تفصیلی حالات و مناقب ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعثت سے پہلے پیدا ہوئے اور مکّہ مکرّمہ میں بعثت سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر دو سال سے بھی کم تھی۔ انھی کی وجہ سے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کنیّت "ابوالقاسم" ہے۔ آپ کو مکّہ مکرّمہ کے قبرستان "جَنَّةُ الْمُعَلّٰی" میں سُپردِ خاک کیا گیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ کو طاہر اور طیّب بھی کہا جاتا ہے۔ آپ بھی بہت چھوٹی عمر میں ہی انتقال کر گئے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کی خوشی میں حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کا عقیقہ فرمایا اور دو مینڈھے ذبح فرمائے، پھر ان کے سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔ عرب کی روایات کے مطابق بچپن میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پرورش و نگہداشت کے لیے اُمّ سیف نامی دائی کے سُپرد کر دیا گیا، جن کو حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کچھ بکریاں بھی عنایت فرمائی تھیں۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غم گین تھے۔ مبارک آنکھوں سے اشک جاری تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے کہ دل غم گین ہے، آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں لیکن ہم زبان سے وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا ربّ راضی ہو۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سب سے بڑی بیٹی کا نام ہے:

(i) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ii) حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(iii) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (iv) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ب) حبشہ اور مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا:

(i) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (ii) حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

(iii) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (iv) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

(ج) حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی:

(i) نو ہجری میں (ii) دس ہجری میں (iii) گیارہ ہجری میں (iv) بارہ ہجری میں

(د) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں:

(i) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ii) حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(iii) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (iv) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ہ) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں:

(i) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ii) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(iii) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (iv) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حبشہ اور مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ______________ شامل تھیں۔

(ب) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ______________ میں وفات پائی۔

(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ______________ ہے۔

(د) حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ______________ ہیں۔

(ہ) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ______________ ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی چاروں صاحبزادیوں اور ان کی والدہ ماجدہ کا نام لکھیں۔

(ب) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو کون کون سی ہجرت کا اعزاز حاصل ہوا؟

(ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذُو النُّوْرَيْنِ" کیوں کہا جاتا ہے؟

(د) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا کب پیدا ہوئیں؟

(ہ) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کنیّت ابوالقاسم کیوں ہے؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ اطہار کا تعارف تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ پر معلوماتی چارٹ تیار کریں جس میں ان کے نام، ولدیت، پیدائش، لقب، عمر، اولاد اور تاریخ وفات شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ پر جماعت میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale

(ج) خاتونِ جنّت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ خاتونِ جنّت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقام و مرتبہ اور سیرت و کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبّت اور ان کی حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے مشابہت کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفات: شرم و حیا، عبادت و ریاضت، سادگی، محنت و جفاکشی اور گھریلو زندگی کے روشن پہلوؤں کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ کے نکاح سے سادگی کا سبق حاصل کر سکیں۔
- ★ تسبیحاتِ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں جان کر اس پر عمل کر سکیں۔
- ★ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دینِ اسلام کے لیے خدمات کو سمجھ کر ان کے طرزِ زندگی کو اپنی عملی زندگی کا حصّہ بنا سکیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی اور چہیتی صاحبزادی ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعثتِ نبوی سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب "زہراء" اور "بتول" ہے۔ روشن چہرے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو "زہراء" اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے "بتول" کہا جاتا تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک لقب "صدّیقہ" بھی ہے اور اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ سچ بولتی تھیں۔

اسلام کا ابتدائی دور انتہائی مشکل اور تکلیف کا دَور تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کم عمری کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔ جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے خاندان کے ہمراہ شعبِ ابی طالب میں محصور ہونا پڑا تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ اُنھوں نے تکلیف اور اذیت کے ان تین سالوں کو بہت خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور اپنے عزم میں ذرّہ برابر بھی فرق نہ آنے دیا۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت زیادہ محبّت و الفت و شفقت فرماتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے جگر کا ٹکڑا قرار دیتے، کبھی جنّت کا پھول فرماتے، سفر سے واپسی پر پہلے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبّت و الفت کا برتاؤ فرماتے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عاداتِ مبارکہ اپنے والد ماجد حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وِصال کے وقت بلایا اور اُن کے کان میں کوئی بات کہی جس پر وہ رو پڑیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے پھر اُنھیں بلا کر ان کے کان میں کوئی بات کہی جس پر وہ مسکرا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے وِصال کے بعد

میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پہلے مجھے بتایا کہ اس بیماری میں ان کا انتقال ہو جائے گا تو میں رو پڑی۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بتایا کہ میں ان کے خاندان میں سب سے پہلے ان سے جا کر ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا بہت عبادت گزار تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا گھر کے کام کاج کے دوران بھی قرآنِ مجید کی تلاوت کرتی رہتی تھیں۔ زہد و قناعت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی زندگی کا نمایاں وصف تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو نصیحت کی کہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 34 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو۔ ان تسبیحات کو "تسبیحات فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا" کہا جاتا ہے۔

ایک دفعہ کسی نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے پوچھا، چالیس اُونٹوں کی زکوٰۃ کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تمھارے لیے صرف ایک اُونٹ اور اگر میرے پاس چالیس اُونٹ ہوں تو میں سارے ہی اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دوں۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دروازے پر ایک سائل نے صدا دی: اے رسول اللہ کی بیٹی! میں دو وقت کا بھوکا ہوں، میرا پیٹ بھر دو۔ والدہ محترمہ نے فوراً مجھ سے فرمایا: جاؤ یہ کھانا سائل کو دے آؤ، مجھے تو ایک ہی وقت کا فاقہ ہے اور اس نے دو وقت سے نہیں کھایا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نکاح حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کے ساتھ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی گھریلو زندگی بہت خوش گوار تھی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھرپور ساتھ دیا۔ گھر کا کام کاج خود ہی انجام دیتی تھیں۔ گھر کے کاموں کے ساتھ بچّوں اور خواتین کی تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی آپ کے ذمّے تھا جسے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے بخوبی انجام دیا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے اولاد کی تربیت کا حق ادا کیا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے زندگی کے جو سنہری آداب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے حاصل کیے انھیں اپنی اولاد کو سکھایا۔ انھیں مشکلات پر صبر کا درس دیا اور ہمیشہ حق پر ڈٹے رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے صاحبزادوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنھما نے دینِ اسلام کے لیے بے مثال خدمات انجام دیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وِصال کے بعد بہت غم گین رہنے لگیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وِصال کے قریباً چھے ماہ بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا بھی وفات پا گئیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا تمام جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا اُسوۂ حَسَنہ تمام خواتین کے لیے مثالی نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے اسلام کی نشر و اشاعت میں بھی حصّہ لیا اور خواتین کی تعلیم و تربیت میں بھی۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی زندگی کا ہر پہلو تابناک اور روشن ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) زہراء کا معنٰی ہے:

(i) عبادت گزار (ii) روشن چہرے والی (iii) پرہیزگار (iv) عالمہ

(ب) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایک لقب زہراء کے علاوہ دوسرا لقب ہے:
(i) حمیرا (ii) حوراء (iii) اُمُّ المساکین (iv) بتول

(ج) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کا نمایاں وصف تھا:
(i) خطابت (ii) زہد و قناعت (iii) جہاد (iv) سیاست

(د) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا:
(i) پانچ مہینے بعد (ii) چھے مہینے بعد (iii) سات مہینے بعد (iv) آٹھ مہینے بعد

(ہ) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی سردار ہیں:
(i) دنیا میں (ii) عرب میں (iii) جنّت میں (iv) حجاز میں

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ ____________ ہیں۔
(ب) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب بتول اور ____________ ہے۔
(ج) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ____________ شعبِ ابی طالب میں رہیں۔
(د) تسبیحاتِ فاطمہ ہر ____________ کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔
(ہ) حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ کا نام ____________ ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف لکھیں۔
(ب) ''تسبیحاتِ فاطمہ'' سے کیا مُراد ہے؟
(ج) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب پوچھنے والے سے کیا فرمایا؟
(د) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیا خوش خبری دی؟
(ہ) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وِصال کب ہوا؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دینی خدمات پر نوٹ لکھیں۔
(ب) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گھریلو زندگی پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ حضرت سیدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل پر مشتمل چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
★ حضرت سیدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی امتیازی خصوصیات کی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ ہم اپنی روزمرہ زندگی کے معاملات میں کس طرح حضرت سیدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں؟ تقریری مقابلہ کا انعقاد کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(د) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم

(حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زُبیر بن عوّام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعُبیدہ بن جراح، حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنھم)

حاصلاتِ تَعلُّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ عشرہ مبشّرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا مفہوم ان کے اسمائے گرامی اور ان کی فضیلت جان سکیں۔
- ★ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حالاتِ زندگی اور مقام و مرتبہ سے اجمالی طور پر آگاہ ہو سکیں۔
- ★ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اَخلاق وصفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ★ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی دینی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ★ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی امتیازی خصوصیات کا موازنہ کر سکیں۔
- ★ عشرہ مبشّرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے سبق حاصل کر سکیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم وہ مبارک ہستیاں ہیں جنھیں ایمان کی حالت میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زیارت نصیب ہوئی۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب سے بلند مرتبہ والی جماعت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی جماعت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں سب سے زیادہ فضیلت والے وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں جنھیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک ہی مجلس میں جنّت کی بشارت دی۔ ان دس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو عشرہ مبشّرہ کہا جاتا ہے۔ ان دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں خلفائے راشدین کے علاوہ جو چھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں، اس سبق میں ہم ان کے حالات اور مناقب پڑھیں گے۔

1- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبید اللہ اور والدہ کا نام صعبہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے والے پہلے آٹھ افراد میں سے ایک ہیں۔ خشیتِ الٰہی اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبّت سے ان کا دل لبریز تھا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ اُحد اور دوسرے غزوات میں بہت جذبے کے ساتھ پیش پیش رہے، انھیں اس راہ میں جان کے ساتھ مال کی قربانی سے بھی دریغ نہ تھا۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس بہادری اور جاں نثاری کا مظاہرہ فرمایا تھا، اسے دیکھ کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> "طلحہ نے اپنے لیے جنّت کو واجب کرلیا۔" (سنن ترمذی: 1692)

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حسنِ معاشرت کے باعث بیوی بچّوں میں نہایت محبوب تھے۔ اس کا اندازہ ان کی اہلیہ حضرت امّ ابان رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے اس بیان سے ہوتا ہے، وہ فرماتی ہیں کہ وہ گھر آتے ہیں تو ہنستے ہوئے، باہر جاتے ہیں تو مسکراتے ہوئے، کچھ مانگو تو بخل نہیں کرتے اور خاموش رہو تو مانگنے کا انتظار نہیں کرتے، اگر کوئی کام کر دو تو شکر گزار ہوتے ہیں اور خطا ہو جائے تو معاف کر دیتے ہیں۔

2- حضرت زُبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام زبیر، کنیت ابوعبد اللہ، لقب حواری رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔

حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ انھی سے آپ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے اٹھائیس (28) سال پہلے پیدا ہوئے۔ سولہ (16) برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ پہلے حبشہ اور پھر مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوۂ بدر میں بہت بہادری سے لڑے اور دیگر غزوات میں بھی بڑی شجاعت دکھائی۔ فتح مکّہ کے روز رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذاتی دستے کے علم بردار تھے۔ جنگِ فسطاط میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار افسروں کی معیت میں چار ہزار مجاہدین کی کمک مصر روانہ کی۔ جن میں ایک افسر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔

حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بہت بڑے عالم، بہادر اور مستقل مزاج تھے۔ تاجر ہونے کی وجہ سے کافی دولت مند تھے۔ سادہ لباس پہنتے اور سادہ غذا کھاتے تھے۔ البتّہ میدانِ جنگ میں ہمیشہ اعلیٰ قسم اور عمدہ ریشمی لباس پہن کر جاتے۔

3- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "فاتحِ ایران" کہا جاتا ہے۔ آپ کا تعلّق قُریش کے قبیلہ بنوزہرہ سے تھا جو حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ننھیالی خاندان ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رشتے میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ ہجرتِ مدینہ سے تیس برس پہلے پیدا ہوئے۔ پہلی وحی کے ساتویں روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترغیب دلانے پر مسلمان ہوئے۔

> خشیتِ الٰہی، حبِّ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور تقویٰ وہ صفات ہیں، جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ خوفِ خدا اور عبادت گزاری کا یہ حال تھا کہ عموماً رات کے آخری حصّے میں مسجد نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں آ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ (مسند ابن حنبل جلد 1 صفحہ 170)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوۂ اُحد میں جب مسلمانوں کو شکست کا خطرہ لاحق ہوا اور مجاہدین میدانِ جنگ میں اِدھر اُدھر بکھر گئے تو اس وقت نبی مکرّم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کا فریضہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرانجام دیا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں عموماً رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خیمے کے گرد رات بھر پہرا دیتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ رات کے وقت ایک

جگہ قیام ہوا جہاں دشمنوں کا خطرہ تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بہتر ہوتا اگر آج کوئی پہرہ دیتا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔" نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس جان نثاری سے خوش ہوئے اور انھیں دُعا دی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کا پہلا تیر انداز ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ سعد تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

4- حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام زید تھا۔ جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کو ان کے سامنے پیش کیا تو حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوش کے ساتھ لبّیک کہا اور اپنی زوجہ کے ساتھ مسلمان ہوئے۔ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سگی بہن تھیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا اور پھر ایک طویل عرصے تک اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

5- حضرت اَبوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام عامر بن عبداللہ ہے۔ ابوعُبیدہ کنیّت اور اَمین الاُمّۃ (اُمّت کا امین) لقب ہے۔ یہ لقب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عطا فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قُریش کی ایک شاخ بنوفہر سے تھا۔ ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا۔ دیگر مسلمانوں کی طرح ابتدا میں قُریش کے مظالم کا شکار ہوئے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اجازت لے کر حبشہ ہجرت کر گئے لیکن مکّی دَور میں ہی واپس لوٹ آئے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے چند روز قبل مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی اور حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد تک قُبا میں قیام کیا۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی۔ مؤاخات مدینہ میں انصاری صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی بنائے گئے۔

غزوۂ اُحد میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا تھا اور زرہ کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں پیوست ہوگئی تھیں، جس سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سخت تکلیف ہو رہی تھی۔ حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دانتوں سے پکڑ کر ان کڑیوں کو باہر نکالا تھا، ان کڑیوں نے نکلتے نکلتے اُن کے دو دانت شہید کر دیے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چار سو دینار اور چار ہزار درہم بطور انعام بھیجے۔ انھوں نے تمام رقم فوج میں تقسیم کر دی اور اپنے لیے کچھ بھی نہ رکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے لوگ بھی ہم میں موجود ہیں۔

6- حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بھی بڑے اور بہت فضیلت والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال و دولت کی نعمت سے نوازا تھا۔ ہجرت کے بعد آپ کا سلسلۂ مؤاخات ایک انصاری صحابی حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بنا۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پورے جذبۂ اُخوّت کے ساتھ اپنے مہاجر بھائی کو کہا: ''میں اپنی کُل دولت کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لوں گا۔'' حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ''اللہ تعالیٰ آپ کے مال کو باعثِ برکت بنائے، آپ مجھے بازار کا راستہ دکھا دیجیے۔''

کچھ عرصے بعد حضرت عبدالرّحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مالی حالت اس قدر مستحکم ہو گئی کہ انھوں نے نہ صرف شادی کر لی، بلکہ سونے کی کچھ مقدار بھی اپنی اہلیہ کو مَہر کے طور پر ادا کی۔ پھر ایک وقت آیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاروبار میں بہت برکت پیدا ہوئی۔ ان کے مال میں اتنا زیادہ اضافہ ہو گیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مسلمانوں کے دولت مند ترین لوگوں میں ہونے لگا۔

حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال بتّیس (32) ہجری میں ہوا۔ اپنی وفات کے وقت وصیّت فرمائی کہ ''میرے ترکے میں سے ہر بدری صحابی کو چار چار سو دینار دیے جائیں۔'' اُس وقت فہرست تیار ہوئی تو ان میں سے ایک سو بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم حیات تھے۔ ان میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیّت کے مطابق چار چار سو دینار تقسیم کیے گئے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) وہ غزوہ جس میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری کی خاص تعریف کی گئی:

(i) غزوۂ بدر (ii) غزوۂ تبوک (iii) غزوۂ خندق (iv) غزوۂ احد

(ب) حضرت زُبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

(i) حواریِ رسول (ii) امین الامۃ (iii) غنی (iv) صدّیق

(ج) اسلام کے لیے سب سے پہلا تیر چلانے کا اعزاز حاصل ہے:

(i) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ii) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(iii) حضرت ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (iv) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(د) حضرت ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

(i) حیدر (ii) حواری (iii) امین الامۃ (iv) سیف اللہ

(ہ) جن صحابی کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال و دولت سے نوازا تھا:

(i) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ii) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(iii) حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے والے پہلے ________ افراد میں شامل ہیں۔
(ب) حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلّق قریش کی شاخ ________ سے تھا۔
(ج) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کا نام ________ ہے۔
(د) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ________ کہا جاتا ہے۔
(ہ) حضرت ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام ________ ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصیت تحریر کریں۔
(ب) فتحِ مکّہ کے موقع پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟
(ج) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصیّت لکھیں۔
(د) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کا کیا عالَم تھا؟
(ہ) حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصیّت لکھیں۔

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف پیش کیجیے۔
(ب) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔
(ج) حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف پیش کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ والدین اور اساتذہ کرام کی مدد سے سبق میں مذکور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی حیاتِ طیّبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جن میں ان کے نام، القابات، ولدیت، پیدائش، قبیلہ، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد اور تاریخ وفات کا ذکر ہو۔

برائے اساتذہ کرام:

★ عشرہ مبشّرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی زندگی اور سیرت و کردار پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ہ) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

(حضرت عبداللہ شاہ غازی، حضرت حسن بصری، حضرت بایزید بسطامی، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن وسنّت کی روشنی میں تصوّف کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مختصر حالاتِ زندگی، مقام و مرتبہ اور کرامات سے واقف ہو سکیں۔
- ان کے اَخلاق و صفات اور اشاعتِ اسلام کے لیے خدمات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- تصوّف و روحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔

مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے حالاتِ زندگی سے سبق حاصل کر کے اپنی عملی زندگی میں اچھے اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کر سکیں۔

تصوّف، تزکیہ نفس کا ہم معنیٰ لفظ ہے۔ تزکیہ نفس کا معنیٰ ہے: اِنسانی نفس کو بُری عادات سے پاک کر کے اچھی عادات کا خُوگر بنانا۔
قرآنِ مجید میں اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والے یعنی اپنے نفس کو بُرے اَعمال اور بُرے اَخلاق سے پاک کرنے والے شخص کے لیے کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ (سورۃ الاعلیٰ:14)
ترجمہ: یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربّانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾ (سورۃ الشمس:09)
ترجمہ: یقیناً جس نے اس (نفس) کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اللہ تعالیٰ کے اُن نیک بندوں کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کے احکام اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم خود بھی دین کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ ہے۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے اچھے اَخلاق، اچھے اَعمال اور تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے بھٹکے ہوئے لوگ سیدھے راستہ پر آئے اور کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔
اس سبق میں ہم چند صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مختصر حالاتِ زندگی اور تعلیمات کے بارے میں پڑھیں گے۔

1- حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کراچی کے نہایت معروف و برگزیدہ ولی اللہ ہیں اور اُن کا مزار کلفٹن، کراچی میں واقع ہے۔
آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت اِمام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے، حضرت حسن مثنّٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور حضرت محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Web Version Not For Sale PCTB Textbook

کے فرزند ہیں۔ سنہ 720ء میں مدینہ منورہ میں ولادت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سندھ میں تقریباً 760ء میں تشریف لائے اور اپنے ساتھ بہت زیادہ مقدار میں گھوڑے لائے تھے جو اُنھوں نے کوفہ اور عراق سے خریدے تھے۔

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سب سے بڑی کرامت سمندر کے قریب مزار کے نیچے میٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ کراچی کے علاقے کلفٹن میں واقع حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار انتہائی تاریخی اہمیّت کا حامل ہے۔ بیسویں صدی کے اوائل تک یہ مزار، ایک ریتلی پہاڑی کے ٹیلے پر ایک چھوٹی سی کٹیا کی شکل میں واقع تھا۔ نئی تعمیر کے بعد اس وقت مزارِ اقدس کا سبز اور سفید دھاری دار گنبد کراچی کی شناخت بن چکا ہے۔

2- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت اکیس (21) ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کو گھٹّی دی اور ان کا نام "حسن" رکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ "اے اللہ! اسے دین کے علم کا ماہر بنا اور لوگوں میں محبوب بنا۔"

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع میں جواہرات کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ اس لیے "حسن لولوئی" کے نام سے مشہور تھے۔ جب عشقِ الٰہی کا غلبہ ہوا تو گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر و حدیث میں بھی امام تسلیم کیے جاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خشیتِ الٰہی کے سبب اس قدر گریہ کرتے کہ آپ کی آنکھیں کبھی خشک نہ دیکھی گئیں۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں ایک بار وعظ فرمانے کے علاوہ زیادہ وقت تنہائی اور عبادت میں گزارتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وعظ اکثر دل کے خطروں، اعمال کی خرابیوں اور نفس کے وسوسوں سے متعلّق ہوا کرتا تھا۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بھی اُن کے مواعظ سے اکتسابِ فیض کرتی تھیں۔

حضرت بلال بن ابی بردہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے میں نے حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے زیادہ کسی کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مشابہ نہیں پایا۔ یکم رجب المرجّب ایک سو دس (110) ہجری نواسی (89) سال کی عمر میں بصرہ، عراق میں انتقال کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بصرہ سے نو میل مغرب کی طرف واقع ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معروف ترین مسلم صوفیہ میں سے ایک ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شیخ ابویزید بسطامی" اور "طیفور ابویزید بسطامی" کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ فارس (ایران) کے صوبے بسطام میں پیدا ہوئے۔ بسطام ایک بڑا قصبہ ہے جو نیشاپور کے راستے میں واقع ہے۔ بسطامی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کے ساتھ اسی نسبت سے لگایا جاتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دُنیا ترک کر دی اور بارہ سال تک ریاضت کی۔ تصوُّف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرتبہ بہت بُلند ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلّق فرمایا: "مقامِ توحید میں دوسرے لوگوں کی انتہا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدا ہے کیوں کہ لوگ ابتدائی مقام میں ہی سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پندرہ (15) شعبان المعظم دوسو اکتیس (231) ہجری بسطام میں وِصال فرمایا۔ کچھ لوگوں کے نزدیک ان کا وِصال دوسو اکسٹھ (261) ہجری میں ہوا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت تیسری صدی ہجری کے شروع میں عراق کے شہر بغداد میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے نامور ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشہور لقب سید الطائفہ (صوفیہ کی جماعت کے سردار) ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور صوفی بزرگ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے، مرید اور شاگرد ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وِصال ستائیس (27) رجب المرجّب بروز جمعہ دوسو ستانوے (297) ہجری میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ ان کے فرزند قاسم جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے:

(i) لاہور میں (ii) کراچی میں (iii) بغداد میں (iv) بصرہ میں

(ب) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گھٹی دینے والی شخصیت ہیں:

(i) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ii) حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(iii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جن کے مواعظ سے اکتسابِ فیض کرتی تھیں:

(i) حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(iii) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (iv) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(د) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:

(i) سعودی عرب میں (ii) عراق میں (iii) ایران میں (iv) شام میں

(ہ) سید الطائفہ (صوفیہ کی جماعت کے سردار) لقب ہے:

(i) حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا (ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا
(iii) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا (iv) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ ____________ کا مزار کلفٹن، کراچی میں واقع ہے۔

ب۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ____________ سال تک ریاضت کی۔

ج۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ____________ نے رکھا۔

د۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ____________ میں ہوا۔

ہ۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے میں ____________ لوگوں نے شرکت کی۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف۔ تصوُّف سے کیا مُراد ہے؟

ب۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں کے رہنے والے تھے؟

ج۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کہاں ہے؟

د۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک خصوصیّت تحریر کریں۔

ہ۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے کس مقام سے نوازا تھا؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

ب۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

ج۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ سبق میں مذکور صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مختصر حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جس میں ان کے نام، القابات، ولدیت، پیدائش، عمر، تصانیف اور تاریخ وفات کا ذکر ہو۔

برائے اساتذہ کرام:

سبق میں مذکور صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مکالمہ منعقد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale

(و) علما و مفکرین

(حضرت اِمام جعفر صادق، اِمام ابوحنیفہ، اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- مذکورہ شخصیات کے اَخلاق وصفات اور علمی وفقہی کارناموں کی اہمیت جان سکیں۔
- ان کے اَخلاق وصفات اور اشاعتِ اسلام کے لیے خدمات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- تصوّف وروحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ شخصیات کے اعلیٰ افکار و کردار کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

علما و مفکرین ان مایہ ناز شخصیات کو کہا جاتا ہے جنھوں نے اسلامی علوم کی بے مثال خدمت کی۔ ان علوم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور انھیں حفاظت سے آنے والی نسلوں تک پہنچایا۔ دینِ اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کے لیے ایسی شخصیات کا انتخاب فرمایا جنھوں نے علمِ دین کی خاطر دنیا کی ہر نعمت کو خیر باد کہا۔ علم کی خاطر دُور دراز کے سفر کیے اور ہر مشقت برداشت کی۔ اس سبق میں ہم انھی شخصیات میں سے تین کے حالات پڑھیں گے۔

1- حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت اِمام جعفر صادق یا جعفر بن محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جعفر، کنیّت ابوعبداللہ اور لقب صادق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت اِمام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے، حضرت اِمام زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور شہیدِ کربلا حضرت اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ فقہ جعفریہ کی نسبت اِنھی کی طرف ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تابعی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ بچپن میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے ملاقات فرمائی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد ہیں۔ ان حضرات نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت، اعلیٰ کردار اور حسنِ اَخلاق کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک حاجی مدینہ منوّرہ آیا اور مسجدِ نبوی میں سو گیا۔ آنکھ کھلی تو اسے شبہ ہوا کہ اس کی ایک ہزار دینار کی تھیلی موجود نہیں۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا، کسی کو نہ پایا۔ مسجدِ نبوی کے ایک گوشہ میں حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بالکل نہ پہچانتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ میری تھیلی تم نے لی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "اس میں کیا تھا؟" اس نے کہا "ایک ہزار دینار۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میرے ساتھ میرے مکان تک آؤ۔ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہو لیا۔ گھر پر تشریف لا کر ایک ہزار دینار اس کے حوالے کر دیے۔ وہ

مسجد میں واپس آیا اور اپنا سامان اٹھانے لگا تو خود اس کے دیناروں کی تھیلی اپنے ہی سامان میں نظر آئی۔ یہ دیکھ کر وہ بہت شرمندہ ہوا اور دوڑتا ہوا پھر حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آیا اور اپنی غلطی کو تسلیم کیا۔ پھر اس نے معذرت کرتے ہوئے وہ ہزار دینار واپس کرنا چاہے، مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہم جو کچھ دے دیتے ہیں وہ پھر واپس نہیں لیتے۔

حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اعلیٰ کردار کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وکیل معتب سے ارشاد فرمایا کہ غلّہ روز بروز مدینہ منوّرہ میں مہنگا ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاں کس قدر غلّہ ہوگا؟ معتب نے کہا کہ ہمیں اس مہنگائی اور قحط کی تکلیف کا کوئی اندیشہ نہیں۔ ہمارے پاس غلّہ کا اتنا ذخیرہ ہے کہ جو بہت عرصہ تک کافی ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: تمام غلّہ فروخت کر ڈالو۔ اس کے بعد جو حال سب کا ہو وہ ہمارا بھی ہو۔ جب غلّہ فروخت کر دیا گیا تو فرمایا: اب خالص گندم کی روٹی نہ پکایا کرو بلکہ آدھے گندم اور آدھے جو کی روٹی پکایا کرو، جہاں تک ممکن ہو ہمیں غریبوں کا ساتھ دینا چاہیے۔

2- حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اسلامی فقہ میں حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام بہت بُلند ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام "نعمان بن ثابت" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسّی (80) ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ کی تعلیم عظیم محدّث اور عالم حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اساتذہ کا سب سے پہلا طبقہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس اعتبار سے منفرد فقہی اِمام ہیں کہ آپ تابعی ہیں۔

حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم حدیث کے حصول کے لیے تین مقامات کا بطورِ خاص سفر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمِ حدیث سب سے پہلے کوفہ میں حاصل کیا۔ اس زمانے میں کوفہ علمِ حدیث کا بہت بڑا مرکز تھا۔ دوسرا مقام حرمین شریفین کا تھا جہاں سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احادیث اخذ کیں اور تیسرا مقام بصرہ تھا۔ حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے شمار اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ اور حدیث دونوں میں اِمامت کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں کی تعداد بھی شمار سے باہر ہے۔

حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ذہین اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زہد و تقویٰ، فہم و فراست اور حکمت و دانائی بہت مشہور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دن کو علم پھیلاتے اور رات کو عبادت کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنا طریق یوں بیان کرتے ہیں:

''میں سب سے پہلے کسی مسئلے کا حکم قرآنِ مجید سے اخذ کرتا ہوں۔ پھر اگر وہاں وہ مسئلہ نہ پاؤں تو سنّتِ رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے لے لیتا ہوں۔ جب وہاں بھی نہ ملے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اقوال میں سے کسی کا قول مان لیتا ہوں اور ان کا قول چھوڑ کر دوسروں کا قول نہیں لیتا۔''

حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فقہی مسلک کو حنفی فقہ کہتے ہیں۔ آج بھی اسلامی دنیا کا بہت بڑا حصّہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے فقہی مسلک کا پیروکار ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال بغداد میں ایک سو پچاس (150) ہجری میں ہوا۔ مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ پہلی بار نمازِ جنازہ میں کم وبیش پچاس ہزار کا مجمع تھا۔ اس پر بھی آنے والوں کا سلسلہ قائم تھا یہاں تک کہ چھے بار نمازِ جنازہ پڑھائی گئی۔

3- حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام مالک بن انس اور لقب "اِمامِ مدینہ" ہے۔ اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ترانوے (93) ہجری میں مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار مجتہدین، فقہا اور عظیم محدّثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے حدیث وفقہ کا علم اِمام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر مایہ ناز علما سے حاصل کیا۔

حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سترہ برس کی عمر میں مدینہ منوّرہ میں درس وتدریس کی مسند سنبھالی۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث کا درس بڑے ادب واحترام سے دیا کرتے تھے۔ غسل کرتے، صاف ستھرا لباس پہنتے، خوش بو لگاتے اور پھر درس کی مسند پر تشریف فرما ہوتے۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیک وقت حدیث اور فقہ کے اِمام تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طرزِ فکر میں حدیث اور فقہ کا حسین اِمتزاج ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف میں سے "مُؤطّا اِمام مالک" آپ کی معروف تصنیف ہے۔

مدینہ منوّرہ میں رہنے کی وجہ سے اپنے زمانے میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محبتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں اس حد تک سرشار تھے کہ ساری عمر مدینہ منوّرہ میں احتیاط وادب کی وجہ سے ننگے پاؤں رہ کر گزار دی۔

حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مدینہ منوّرہ سے شدید محبّت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال مدینہ منوّرہ میں ہی ہو۔ یہ خواہش آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں ایسا گھر کر چکی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کبھی مدینہ منوّرہ سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فقہی مسلک کو مالکی فقہ کہتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مشق

(الف) حضرت اِمام جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب تھا:

(i) صادق (ii) امین (iii) شمس العلماء (iv) امین الامت

(ب) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد تھے:

(i) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(iii) حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (iv) حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(ج) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ہے:

(i) مالک بن انس (ii) محمد بن اسماعیل (iii) نعمان بن ثابت (iv) محمد بن ادریس

د) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں:

(i) صحابی (ii) تابعی (iii) تبع تابعی (iv) اہلِ بیت کے اِمام

ہ) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ہے:

(i) صادق (ii) اِمامِ اعظم (iii) سیدالطائفہ (iv) اِمامِ مدینہ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب فقہی مسلک ________ کہلاتا ہے۔

ب) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ________ ہے۔

ج) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ________ میں پیدا ہوئے۔

د) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ اور حدیث میں ________ کا درجہ رکھتے ہیں۔

ہ) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف کا نام ________ ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف) علماء و مفکرین کن ہستیوں کو کہا جاتا ہے؟

ب) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا کا کیا نام ہے؟

ج) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام کیا ہے؟

د) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک استادِ محترم کا نام لکھیں۔

ہ) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیا خواہش تھی؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

ب) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نوٹ لکھیں۔

ج) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ اساتذہ کرام کی مدد سے سبق میں مذکور شخصیات کی زندگی مثلاً ان کے نام، القاب، پیدائش، تلامذہ، تصانیف اور وفات وغیرہ پر مشتمل معلومات جمع کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ سبق میں مذکور شخصیات کی علمی، فقہی اور معاشرتی خدمات پر تقریری مقابلہ کا انعقاد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ز) فاتحین

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- غلبۂ اسلام کے لیے مسلم فاتحین کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی، شجاعت و قیادت اور جہادی کارناموں سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب سیف اللہ کے بارے میں جان سکیں۔
- معرکوں میں فتح کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے موئے مبارک کی برکت سے آگاہ ہو سکیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات اور کردار کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر کے ان کی قائدانہ صلاحیتوں، بہادری اور عزم و ہمّت سے سبق حاصل کر سکیں۔

اسلامی تاریخ میں ایسے بہت سے بہادر مجاہد و سپاہی گزرے ہیں جنھوں نے جنگ کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان مجاہدین نے اسلام کو دنیا کے طول و عرض تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی ظلم و ستم کا دور دورا تھا، مسلمان مجاہدین نے فساد کو ختم کیا اور امن کا بول بالا کیا۔ اسلامی تاریخ ایسے سربکف مجاہدین اور فاتحین کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اس سبق میں ہم مسلمان فاتحین میں سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکّہ مکرّمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ولید بن مغیرہ اور والدہ کا نام لبابہ ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلّق قبیلہ بنو مخزوم سے تھا۔ بنو مخزوم عرب کا ایک معزّز قبیلہ تھا۔ عربوں کے دستور کے مطابق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں ہی گھڑ سواری، تلوار بازی اور دیگر جنگی مہارتیں سیکھ لی تھیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جاںنثار سپاہی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان فوج کے سپہ سالار بھی رہے اور آپ نے بہت سے علاقوں کو فتح کر کے اسلامی سلطنت کا حصّہ بنایا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو "سیف اللہ" یعنی اللہ کی تلوار کا لقب دیا۔

جب حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ولید بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا تھا: "خالد کہاں ہیں؟ خالد جیسا آدمی اب تک اسلام سے ناواقف ہے۔ اگر وہ اپنی ساری قوّت اور محنت مسلمانوں کے ساتھ لگا دیتے تو ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔"

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مکّہ نے اپنے جگر کے ٹکڑوں (یعنی اپنے بہترین لوگوں) کو ہماری طرف پھینک دیا ہے۔" (الرحیق المختوم، ص 311)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم صفر المظفّر آٹھ (08) ہجری کو اسلام قبول کیا اور جنگِ موتہ میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے تین سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم شہید ہو گئے تھے۔ اِن تینوں کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی لشکر کو سنبھالا۔ اس روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمنوں کے ساتھ ایسی شدید جنگ کی جس کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی۔ اس دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ اسی جنگ کے موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیف اللہ کا لقب ملا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سو پچیس کے قریب جنگوں میں حصّہ لیا اور کسی میں شکست نہیں کھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی جنگجو اور سپاہی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم کا کوئی حصّہ ایسا نہیں تھا جس پر تلوار یا تیر کے زخم کا نشان نہ ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذّاب کے بڑے لشکر کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکست دی۔ عراق کی جنگ میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کردار نمایاں ہے۔ جنگِ یرموک میں بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری اور کامیاب جنگی حکمتِ عملی کی وجہ سے مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس فتح نے مسلمانوں کے لیے رومی سلطنت کے دروازے کھول دیے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبّت تھی۔ جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر مبارک کا حلق کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کچھ موئے مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبرّک کے طور پر اپنی ٹوپی میں رکھ لیے تھے۔ اسی کی برکت تھی کہ جس دشمن نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقابلہ کیا شکست سے دوچار ہوا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے انتقال کے وقت اس بات کا بہت افسوس تھا کہ وہ میدانِ جنگ کے بجائے بستر پر جان دے رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکیس (21) ہجری میں شام کے شہر حمص میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک بھی حمص کی جامع مسجد خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام ہے:

(i) بنو بکر (ii) بنو مخزوم (iii) بنو خزاعہ (iv) بنو اوس

(ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیف اللہ کا لقب ملا:

(i) جنگ یرموک میں (ii) جنگ تبوک میں (iii) جنگ موتہ میں (iv) غزوۂ حنین

(ج) اِسلام کی طرف سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی جنگ ہے:

(i) جنگِ موتہ (ii) جنگ یرموک (iii) جنگ تبوک (iv) غزوۂ خندق

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(د) حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذّاب کے لشکر کو شکست دی:

(i) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں (ii) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں
(iii) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں (iv) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں

(ہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا:

(i) 20 ہجری (ii) 21 ہجری (iii) 22 ہجری (iv) 23 ہجری

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ________ میں پیدا ہوئے۔

(ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ________ ہے۔

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ________ ہجری میں اسلام قبول کیا۔

(د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ________ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں رکھے۔

(ہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ________ جنگوں میں حصّہ لیا۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) مسلمان فاتحین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے موقع پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

(ج) جنگِ موتہ میں مسلمانوں کے کون سے سپہ سالار شہید ہوئے؟

(د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کا کوئی واقعہ لکھیں۔

(ہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف تحریر کریں۔ (ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حالاتِ زندگی پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کیجیے تا کہ مسلمانوں کے روشن ماضی سے مستفید ہوسکیں۔
- ★ انٹرنیٹ کی مدد سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات سے مزید آگہی حاصل کیجیے۔
- ★ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے کون سے پہلو نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے؟

برائے اساتذہ کرام:

- ★ جماعت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کے متعلّق ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

باب ہفتم

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(الف) اِنسانی زندگی میں ماحول کی اہمیّت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ اِنسانی زندگی میں ماحول کی اہمیّت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ وبائی امراض کے دوران حفاظت سے متعلّق اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ ماحول کی حفاظت کے مختلف پہلوؤں مثلاً ہوا، پانی اور زمین کی صفائی کی اہمیّت کو سمجھ سکیں۔
- ★ ماحول کی حفاظت میں شجر کاری کی اہمیّت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ اسلام میں صوتی آلودگی (بے جا شور) کی مذمّت کو سمجھ سکیں۔
- ★ روزمرہ زندگی میں ماحول کی حفاظت میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

دنیا میں اِنسانوں، جانوروں اور پودوں کی زندگیاں ایک زنجیر کی صورت میں ایک دوسرے سے جُڑی ہوئی ہیں۔ ماحول ان سب کے مجموعے کا نام ہے، جسے صاف رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ماحول کا گندا، آلودہ اور خراب ہونا ماحول کی آلودگی کہلاتا ہے۔

ماحول کو آلودگی سے بچانے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں پاک صاف رہنے والے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے اور انھیں اپنا محبوب قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

> وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ (سورۃ التوبۃ:108)
>
> ترجمہ: "اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

اسلام صفائی کو نصف ایمان قرار دیتا ہے۔ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

> اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (صحیح مسلم:223)
>
> ترجمہ: "پاکیزگی نصف ایمان ہے۔"

اسلام میں صفائی ستھرائی کی اہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام میں سب سے اہم عبادت نماز ہے اور اس عبادت کو ادا کرنے کے لیے جسم، لباس اور جگہ کا پاک صاف ہونا لازمی ہے۔

ماحول اور معاشرے کو صاف ستھرا رکھنے کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے۔ گھروں کی صفائی کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> ترجمہ: "اپنے صحنوں کو صاف رکھو۔" (سنن ترمذی:2799)

آلودہ اور تکلیف دہ ماحول سے بچنے کی اہمیّت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایمان کے ستّر سے زیادہ حصّے بیان فرمائے جن میں سے ایک تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹانا بھی ہے۔ (صحیح مسلم:35)

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

وبائی امراض کے پھوٹ پڑنے کی صورت میں اسلام کی تعلیم ہے کہ ایک علاقے کو چھوڑ کر دوسرے علاقے میں نہ جایا جائے۔ لوگوں سے میل جول کم سے کم رکھا جائے اور علاج معالجہ کے ذریعہ وبا کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسلامی تعلیمات میں بیماریوں سے بچنے کے لیے کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا حکم ہے۔ نیز کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ فضا کو بیماریوں کے جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لیے کھانستے اور چھینکتے وقت رومال یا ہاتھ وغیرہ منہ پر رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

شور بھی ماحول کی آلودگی کی قسم ہے، جس سے لوگ بہت سی نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں آواز کو دھیما رکھنے کا حکم دیا گیا اور اونچی آواز کو گدھے کی آواز سے تشبیہ دی گئی ہے۔

آبی مخلوقات کی بقا کے لیے پانی کو آلودگی سے بچانا بھی ضروری ہے۔ چناں چہ اسلام نے گندگی اور غلاظت کو نہروں، دریاؤں اور چشموں میں بہانے سے سختی منع کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غسل اور وضو کے لیے پاک اور صاف پانی استعمال کریں۔

شجر کاری کی فضیلت

شجر کاری یعنی درخت لگانا ماحول کو آلودگی سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جنگلات آکسیجن پیدا کرنے، پانی کا بہاؤ روکنے، زمین کو کٹاؤ سے بچانے اور موسموں کو اعتدال پر رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درخت اور پودے ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شجر کاری میں خود حصّہ لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ مل کر کھجوروں کے پودے لگائے۔ جنگ کے موقع پر مسلمانوں کو ہدایات دی جاتی تھیں کہ وہ دشمنوں کے درختوں، پودوں اور فصلوں کو ہرگز نقصان نہ پہنچائیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی باڑی کرتا ہے، پھر اس سے انسان یا جانور فائدہ اٹھاتے ہیں تو اس شخص کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم:1552)

ماحول کو صاف رکھنے کے فائدے

ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ ماحول کی صفائی ہمیں بہت سی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ اگر ماحول صاف ہو تو اِنسان کا مزاج اور رویّہ بھی خوش گوار رہتا ہے۔ ماحول کی گندگی لوگوں کے لیے تکلیف اور اذیّت کا باعث بنتی ہے۔ آلودہ جگہ اِنسانوں، جانوروں اور پرندوں کے رہنے کے قابل نہیں رہتی۔

ماحول کی آلودگی ایک عالمگیر مسئلہ ہے اور اس کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آلودہ ہوا، جراثیم زدہ پانی، گندگی کے ڈھیر، بے ہنگم آوازوں کا شور اور ملاوٹ شدہ خوراک نے اِنسان کی صحت تباہ کر دی ہے۔ ٹریفک کے شور اور صنعتوں کے پھیلاؤ نے اِنسان کی صلاحیّتوں کو شدید متاثّر کیا ہے۔ آلودگی نے اِنسانوں، جانوروں اور پودوں کو بُری طرح متاثّر کیا ہے۔

تعلیماتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق سچّا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ لہٰذا ایک اچھّا مسلمان کوئی ایسا کام نہیں کرتا، جس سے دوسرے لوگ تکلیف میں مبتلا ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے کمرے، گھر، گلی،

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

محلّے، سکول اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ کوڑا کرکٹ وغیرہ کو اس کی مقرّرہ جگہ پر ڈالیں۔ مناسب آواز میں بات کریں۔ درختوں، پودوں اور پھولوں کی حفاظت کریں۔ اسی صورت میں ہم اچھے شہری اور اچھے مسلمان بن سکتے ہیں۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے:

(i) روزے کے لیے (ii) زکوٰۃ کے لیے (iii) نماز کے لیے (iv) تجارت کے لیے

(ب) قرآنِ مجید میں اونچی آواز کو تشبیہ دی گئی ہے:

(i) گدھے کی آواز سے (ii) کوے کی آواز سے (iii) شیر کی آواز سے (iv) گیدڑ کی آواز سے

(ج) پانی کو آلودگی سے بچانے کا ایک بڑا مقصد ہے:

(i) پرندوں کی حفاظت (ii) پودوں کی صحت (iii) آبی مخلوقات کی بقا (iv) درجہ حرارت میں کمی

(د) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے درخت لگانے کو قرار دیا ہے:

(i) فرض عبادت (ii) صدقہ جاریہ (iii) جنّت کی کنجی (iv) گناہوں کے مقابلے میں ڈھال

(ہ) انسانوں، جانوروں اور پرندوں کے رہنے کے قابل نہیں رہتی:

(i) سایہ دار جگہ (ii) دھوپ والی جگہ (iii) آلودہ جگہ (iv) گیلی جگہ

2 مختصر جواب دیں۔

(الف) ماحول کسے کہتے ہیں؟

(ب) صفائی ستھرائی کے بارے میں ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(ج) صفائی ستھرائی کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(د) شجر کاری کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(ہ) ماحول کو صاف رکھنے کے دو فائدے تحریر کریں۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) ماحول کو آلودگی سے بچانے کی فضیلت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحریر کریں۔

(ب) شجر کاری کے بارے میں ہمارا دین ہمیں کیا تلقین کرتا ہے؟

(ج) ماحول کو آلودگی سے بچانے کے فائدے لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ شجر کاری سے متعلّق مستند احادیثِ مبارکہ پر مشتمل چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔ ★ پانی کے ضیاع سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل پوسٹر بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ اپنے گھر، سکول اور محلّے میں صفائی اور شجر کاری کے فروغ کی مہم چلائیں۔

★ متعدی وبائی امراض اور ماحول کی آلودگی سے بچنے کی تدابیر پر مذاکرہ منعقد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) جانوروں کی اہمیّت اوران کے حُقوق

حاصلاتِ تَعَلُّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- جانوروں، پرندوں اور حشرات الارض کی مختلف اقسام (فائدہ منداور نقصان دہ، پالتو اور جنگلی) کے بارے میں جان سکیں۔
- جانوروں پر رحم کے بارے میں اسلامی تعلیمات سے واقف ہوسکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جانوروں، پرندوں وغیرہ کے ساتھ رحم دلی کے احکام کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔
- اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے جانوروں، پرندوں وغیرہ کے ساتھ حسنِ سلوک کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- دینِ اسلام کی روشنی میں روزمرّہ زندگی میں جانوروں کے حُقوق اور تحفظ کا خیال رکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو ہمارے فائدے کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ ہر جاندار کی پیدائش میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے، خواہ ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو۔ جانور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، ان سے فائدہ اٹھانا تو درست ہے لیکن انھیں تکلیف پہنچانا، مارنا یا پریشان کرنا گناہ کی بات ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

قرآنِ مجید میں بہت سے جانوروں کا تذکرہ ہوا ہے، کئی ایک سورتیں جانوروں کے نام سے موسوم ہیں، جیسے: اَلْبَقَرَۃُ (گائے)، اَلْاَنْعَامُ (چوپائے)، اَلنَّحْلُ (شہد کی مکھی)، اَلنَّمْلُ (چیونٹی)، اَلْعَنْکَبُوْتُ (مکڑی) اور اَلْفِیْلُ (ہاتھی) وغیرہ۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے جانوروں کے فوائد وخصائص اور ان کے منافع کو یوں بیان فرمایا:

''اور اسی نے چوپائے پیدا فرمائے اُن میں تمھارے لیے گرم لباس ہے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض (کے گوشت) کو تم کھاتے (بھی) ہو۔ اور تمھارے لیے اُن میں ایک رونق بھی ہے جب تم شام کو (چَرا کر) لاتے ہو اور جب صبح چَرانے لے جاتے ہو۔ اور وہ تمھارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جسمانی مشقّت کے بغیر پہنچ نہیں سکتے یقیناً آپ کا ربّ بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورۃ النحل: 5-7)

ایک مرتبہ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سفر کے دوران ایک جگہ قیام فرمایا۔ وہاں ایک درخت پر پرندے کا گھونسلا تھا۔ کسی نے پرندے کے بچّے گھونسلے میں سے نکال لیے۔ جب اُن کی ماں آئی تو بچّوں کو گم شدہ پا کر بے قرار ہوگئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی بے چینی دیکھی تو فرمایا: ''کس نے اس کے بچّے پکڑ کر اسے پریشان کیا ہے؟'' پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

''اس کے بچّے واپس رکھ کر آؤ۔'' اپنے بچّوں کو دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی اور وہ خوش ہوگئی۔ (سنن ابی داؤد: 2675)

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے چیونٹیوں کے بِل میں آگ لگادی، جس کی وجہ سے ان کا بِل جل کر راکھ ہوگیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا کرنے والوں کو ڈانٹا اور فرمایا:

"کسی جاندار کو آگ میں جلانے کا تمھیں کوئی حق نہیں ہے۔" (سنن ابی داؤد: 2675)

ایک مرتبہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک آدمی کا واقعہ سنایا کہ ایک شخص نے پیاسے کتے کو کنویں سے نکال کر پلایا، جب کہ وہاں رسی اور ڈول بھی نہیں تھا۔ اس آدمی کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا اور اسے جنّت میں داخل کرنے کا فیصلہ فرما دیا۔ یہ واقعہ سن کر ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا "اے اللہ کے رسول! کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا بھی اَجر ملتا ہے؟" نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "ہاں، ہر جاندار کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اللہ تعالیٰ اَجر عطا فرماتے ہیں۔" (صحیح بخاری: 2363)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو کسی پرندہ یا مرغی کو باندھ کر اس پر نشانہ لگا رہے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو دیکھا تو وہ وہاں سے بھاگ گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو باندھ کر اس پر نشانہ لگائے۔" (صحیح مسلم: 1957)

سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قدم بقدم جانوروں کے ساتھ رحم و کرم کا حکم دیا ہے، نہ صرف گھریلو اور پالتو جانوروں، بلکہ جنگلی جانوروں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی تاکید کی ہے۔ نقصان دہ اور ضرر رساں جانوروں کو بھی کم سے کم تکلیف میں مارنے کا حکم دیا ہے، جن جانوروں کو ذبح کیا جا رہا ہو ان کے ساتھ بھی بے رحمانہ سلوک سے منع کیا ہے۔ جانوروں پر بوجھ لادنے اور سفر کے دوران میں اُن کے چارہ پانی کی تاکید کی ہے اور زیادہ بوجھ لادنے اور زیادہ افراد کے سوار ہونے سے منع کیا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم بھی جانوروں کا خیال رکھیں اور انھیں تکلیف نہ پہنچائیں۔ نہ انھیں بلا وجہ ماریں اور نہ انھیں چھیڑیں۔ اگر گھر میں پالتو جانور ہوں تو ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں اور ان کو موسموں کے اثرات سے بچانے کی کوشش کریں۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر جو جانور گھر آتے ہیں ان کا خیال رکھنا تو اور زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) گھونسلے میں سے نکالے گئے بچّوں کو رکھ دیا گیا:
(i) پنجرے میں (ii) زمین میں (iii) جھاڑی میں (iv) گھونسلے میں

(ب) قرآنِ مجید کی سب سے طویل سورت، سورۃ البقرۃ میں تذکرہ ہے:
(i) گائے کا (ii) ہاتھی کا (iii) چیونٹی کا (iv) ہدہد کا

(ج) کتے کو پانی پلانے والے آدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے معاملہ فرمایا:
(i) اسے پانی پلایا (ii) اس کو بخش دیا (iii) اسے سزا دی (iv) اسے مال و دولت سے نوازا

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(د) اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے پر اَجر عطا فرماتے ہیں:

(i) ہر جاندار کے ساتھ (ii) اِنسان کے ساتھ (iii) جانوروں کے ساتھ (iv) مسلمانوں کے ساتھ

(ہ) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حسنِ سلوک کی تعلیم فرمائی ہے:

(i) پالتو جانوروں کے ساتھ (ii) جنگلی جانوروں کے ساتھ
(iii) حلال جانوروں کے ساتھ (iv) ہر طرح کے جانوروں کے ساتھ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) جانوروں کو تنگ کرنا اور انھیں تکلیف پہنچانا ____________ کی بات ہے۔
(ب) بعض جانوروں سے ہمیں گرم لباس اور ____________ حاصل ہوتا ہے۔
(ج) اللہ تعالیٰ نے پیاسے ____________ کو پانی پلانے والے شخص کو معاف فرما دیا۔
(د) ہر ____________ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتے ہیں۔
(ہ) کسی جانور کو ____________ کر اس پر نشانہ لگانا جائز نہیں۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) کیا ہر جانور کا کوئی فائدہ ہے یا کچھ جانوروں کا؟
(ب) پرندے کی پریشانی دیکھ کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟
(ج) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے چیونٹیوں کے بل میں آگ لگانے والوں سے کیا فرمایا؟
(د) پیاسے کتّے کو پانی پلانے والے کو کیا انعام ملا؟
(ہ) ہمیں پالتو جانوروں کا خیال کیسے رکھنا چاہیے؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) قرآنِ مجید اور حدیثِ نبوی کی روشنی میں جانوروں کے حُقوق تحریر کریں۔
(ب) سیرتِ طیّبہ سے جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کے واقعات تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ ان جانوروں کی فہرست بنائیں جن کا قرآنِ مجید میں تذکرہ ہوا ہے۔
- ★ جانوروں کے حُقوق کے بارے میں مستند احادیثِ مبارکہ تلاش کریں۔
- ★ جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے متعلّق اپنے ذاتی واقعات ایک دوسرے کو سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ طلبہ کو جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد کے بارے میں بتائیں۔
- ★ عیدالاضحیٰ کے موقع پر معاشرے کے کن کن طبقات کو معاشی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ اس بارے میں بھی طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

فرہنگ

باب اوّل: قرآن مجید و حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

قصص	واقعات، قصہ کی جمع
مذکورہ	جس کا ذکر کیا گیا
غیب	چھپی ہوئی چیز
بہتان	تہمت، جھوٹ
حسنِ معاشرت	میل جول کا اچھا طریقہ
لبالب نہر	کناروں تک بھری ہوئی نہر
برص	جلد کی ایک بیماری جس میں جسم پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں
آویزاں کرنا	دیوار وغیرہ پر لٹکانا

باب دوم: ایمانیات و عبادات

معبود	جس کی عبادت کی جائے
فرامین	فرمان کی جمع، احکام
بعثت	پیغمبر بنا کر بھیجنے کا عمل
حیاتِ طیّبہ	پاکیزہ زندگی
توکّل	اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا
ضبطِ نفس	اپنے آپ پر قابو رکھنا
شریعت	قانونِ الٰہی
سجدۂ سہو	نماز میں مخصوص غلطی کی تلافی کے لیے کیا جانے والا سجدہ
وعظ کرنا	نصیحت کرنا
تکبیرِ تحریمہ	نماز کی پہلی تکبیر
ستر	انسانی جسم کا وہ حصہ جسے بلا وجہ ننگا کرنا گناہ ہے

باب سوم: سیرتِ طیّبہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

حجرہ	کمرا، چھوٹا گھر
تبلیغ	پیغام پہنچانا
طعام	کھانا پینا
تزکیہ نفس	نفس کو پاکیزہ بنانا
محاذ آرائی	لڑائی جھگڑا
فدیہ	معاوضہ، بدلہ
رجزیہ اشعار	جنگ میں جوش دلانے والے اشعار
تفسیر	قرآنی احکام کی وضاحت کرنا، کھول کھول کر بیان کرنا
تعصُّب	اپنے قبیلے، زبان یا علاقے سے حد سے بڑھا ہوا لگاؤ جو انصاف سے ہٹا دے
افواہ	جھوٹی خبر، غیر مصدقہ بات
لازوال	ختم نہ ہونے والا
گھاٹا	نقصان
میثاق	معاہدہ
درّہ	دو پہاڑوں کا درمیانی راستہ
نومولود	نیا پیدا ہونے والا بچّہ
معرکہ	لڑائی، جنگ
شِعار	طریقہ، عادت، پہچان

باب چہارم: اخلاق و آداب

اطہار	پاک، طاہر کی جمع
ندامت	شرمندگی
تلقین	یاد دہانی، تاکید

Web Version of PCTBTextbook Not For Sale

محصور کرنا	قید کرنا، بند کرنا، حصار میں لینا
جسدِ خاکی	مٹی سے بنا ہوا جسم مُراد مردہ جسم
بے ہنگم	بغیر کسی ترتیب کے
تقدیر	قسمت، نصیب، مقدّر
کبیرہ گناہ	بڑا گناہ

باب پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت

خندہ پیشانی	خوشی سے، شکوہ کیے بغیر
کسر نہ چھوڑنا	کمی نہ چھوڑنا
وُسعت	کشادگی، کسی چیز کا زیادہ ہونا
صلہ رحمی	رشتہ داروں سے اچھا تعلّق قائم رکھنا
توقُّع رکھنا	اُمید رکھنا
مکروہ عمل	ناپسندیدہ عمل
مباح عمل	جائز اور حلال عمل
مداوا کرنا	علاج کرنا، درست کرنا
وحی	اللہ تعالیٰ کا نازل شدہ حکم
حاجت	ضرورت
مسکین	فقیر، غریب

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

دست کاری	ہاتھ سے کام کرنا
رفاقت	ساتھ
مدلّل	دلیل والی
فصیح	موقع کے مطابق گفتگو کرنے والا
زہد	دنیا سے بے رغبتی، پرہیزگاری
بلیغ	خوب صورت الفاظ اور معانی کے ساتھ گفتگو کرنے والا

قناعت	موجود میسّر چیزوں پر گزارا کرنا
علم بردار	پرچم اٹھانے والا
بصارت	بینائی، دیکھنے کی صلاحیت
برگزیدہ	نیک، چنا ہوا
عقیقہ	اولاد کی پیدائش پر کی جانے والی دعوت
اشک	آنسو
زرہ	جنگی حفاظتی لباس
دینار	سونے کا سکّہ
درہم	چاندی کا سکّہ
وکیل	نمائندہ
فقہ	شرعی احکام کا علم
موئے مبارک	بال مبارک
حلق کروانا	سر منڈوانا
حِجّۃُ الوداع	حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حج

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

وبائی امراض	پھیلنے اور منتقل ہونے والی بیماریاں
تشبیہ دینا	ایک چیز کو دوسری جیسا قرار دینا
شجرکاری	پودا لگانا، درخت لگانا
ضرر رساں	نقصان پہنچانے والے
عالمگیر	دنیا بھر کا
آلودہ	خراب کرنے والا

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد   کِشورِ حَسِین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان   ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام   قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت   پایندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پَرچمِ ستارہ و ہِلال   رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال   جانِ اِستقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور